بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

Updated from Joom`aah

20th Shawwal1433 // 7th August 2012

ثبوتِ ہلال منصوصات اور اجتہاد!!!

رابطہ عالمِ اسلامی کانفرنس!

بشمول تصدیقات مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ

سعودیہ میں شرعی ثبوتِ ہلال کے لئے ام القریٰ کیلنڈر پر عمل نہیں ہوتا

بلکہ سال کے بارہ مہینوں کی رویت کا اہتمام ہوتا ہے

مرتب: مولوی یعقوب احمد مفتاحی

مورخہ ۸ شوال ۱۴۳۳ھ / ۲۶ اگست ۲۰۱۲ء

شائع کردہ: مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ

Email: info@hizbululama.org.uk / www.hizbululama.org.uk

البشارۃ من اللہ والانتساب

قال اللہ تعالیٰ: و من یُطِع اللہ و الرّسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النّبیّٖن و الصّدّیقین والشُّھداء و الصالحین و حسن اولٰئک رفیقاً ذٰلک الفضل من اللہ (النّسآء ۶۹)

اُن مومنوں کے نام جو اپنی نماز، روزے و عبادات اللہ اور اس کے رسول ﷺ

کے فرمان کے مطابق منصوص عقائد و احکامات کی بنیاد پر شریعت کی حدود

اور اس کے مقرر کردہ اوقات میں ادا کرنے کی کوشش کرکے

اللہ تعالیٰ کو راضی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے

اللہ کی طرف سے معافی کا وعدہ ہے

صلّوا علی النبی الامّی صلی اللہ علیہ وسلم

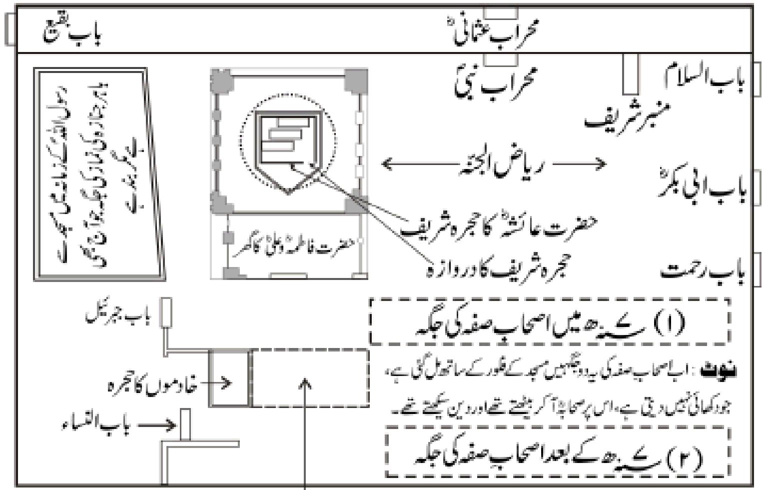

خادموں یا خواجاؤں کا چبوترہ، یہ اصحابِ صفہ کا چبوترہ نہیں ہے جو اس وقت ہے، آپؐ کے بعد یہ چبوترہ اس لئے بنایا گیا تا کہ دور سے معلوم ہو جائے کہ یہاں خادمِ حرم ہیں ان سے اپنی ضرورت پوری کریں۔

فہرستِ مضامین

تعداد نمبر	جس علم کے پیچھے مر خدا پر سرِ تسلیم خم کے عشق کی طاقت نہ ہو وہ علم بیکار ہے	صفحہ نمبر
1	ابتدائیہ	3
2	مقدمہ	4
3	مولانا سعید پالنپوری صاحب حفظہ اللہ کا الزام کہ سعودیہ نے رابطہ کانفرنس میں ثبوتِ ہلال میں عالمی اتحاد کے خاطر ام القریٰ کیلنڈر پر عمل کی تجویز رکھی!	5
4	زبان وقلم کا انتشار، کافروں کا حساب! حقیقت کیا ہے	6
5	کیا ایک رؤیتِ شرعی تو دوسرا ہلال یا مزید قمری کیلنڈر ایک ساتھ چل سکتے ؟!	7
6	ہلال کمیٹی کا ضروری اعلان اور اس پر مخالفانہ پروپیگنڈہ!	8
7	مولانا سعید صاحب کی چند غلط معلومات کا ازالہ اور ایک تصحیح ریکارڈ	10
8	کیا آپ ﷺ نے ثبوتِ ہلال کو نیومون تھیوری کے حساب سے مشروط کیا ہے؟	10
9	مختلف اسلامی سول کیلنڈرز بمقابلہ غیر اسلامی سول کیلنڈرز	11
10	مسائل رؤیہ اور اس کے ماخذ!	12
11	ماقبل اسلام نظریات وسبائی شیعی تحریک!	13
12	رابطہ کانفرنس اور گمراہ کن پروپیگنڈہ (سعودیہ میں رمضان وعیدین فلکیات کے برخلاف اعلانِ رؤیت)	13
13	مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کے ریکارڈ کی بالمشافہ مزید تصدیق!	14
14	سعودیہ میں رؤیتِ ہلال کا دعویٰ مگر دنیا میں کہیں رؤیت نہیں ہوئی!	16
15	فلکیاتی حساب کے مفروضات اور ایک اندوہناک تاریخی واقعہ!	18
16	قرآن وصاحبِ شرح والقرآن ﷺ، دعویٰ صراطِ مستقیم مگر مذاق ومنطق کا عجیب میدان!!!	19
17	مفتی تقی عثمانی کی شہادت اور گمراہی کی انتہاء	20
18	قرآنی آیات اور ان کے بیان مقاصد / نصِ ثبوتِ ہلال واجتہاد!	21
19	منصوصاتِ اسلامیہ اور سائنس (شاہ ولی اللہ، مفتی محمد شفیع)	22
20	سب سے پہلے شیعوں نے ثبوتِ ہلال میں فلکیات کو رواج دیا! (فلا یمکن علاماً ہالجریری)	22
21	مرکزِ عقیدت دارالعلوم دیوبند / مفتی کفایت اللہ، حکیم الامتؒ اور حرمین پر روزہ کی فرضیت	23
22	حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ اور سائنس	23
23	حضرت مفتی محمد تقی عثمانی، حکیم الامتؒ کا اتباع اور سائنس کے حوالہ سے ہدایت نامہ	24
24	فاضل بریلی مولانا احمد رضا خان وفتاویٰ رضویہ / ثبوتِ ہلال نصوص اور مختلف کانفرنسیں	25 / 26
25	فلکی حساب پر اسلامی سول کیلنڈر کی بنیاد اور اس کی قباحت	27
26	رابطہ کانفرنس قرارداد (فتاویٰ مفتی محمد شفیع سن ۱۹۴۴/۹/۲۷ء ۔ فتاویٰ مفتی ولی حسن ٹونکی وبنوری ۱۹۷۹ء)	29
27	وحیانہ منصوصات اور اجتہادی کانفرنسیں! (دین کامل یا دین ناقص!)	31
28	اجماعِ صحابہ پر عمل واجب ہے (شاہ ولی اللہ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ)	32
29	شیعی حکمرانی وثبوتِ ہلال / برطانیہ میں علماء کا اجماع / نصِ قرآن اور فلکیات کی شرعی حیثیت	36/38
30	ثبوتِ ہلال تحریف دین کا تاریخی واقعہ / مقدس حرمین، حقیقتِ مقدس اور مقاصد البیان	37 / 38

ابتدائیہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ومن تبعہ الیٰ یوم الدین

قال اللہ تعالیٰ: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ **یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج** (س۲۔۱۸۹)، من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولیٰ فما ارسلناک علیھم حفیظا (۴۔۸۰)

(۱) وقال صاحب الشریعہ ﷺ (عن) ابن عمر رضی اللہ عنھما یحدث عن النبی ﷺ انہ قال: انا امۃ(عن) ابن عمر رضی اللہ عنھما یحدث عن النبی ﷺ انہ قال: انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب، الشھر ھکذا وھکذا وھکذا، وعقد الابھام فی الثالثۃ، والشھر ھکذا وھکذا وھکذا یعنی مرۃ تسعۃ وعشرین ومرۃ ثلاثین۔ بخاری)

قال حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فی فتح الباری شرح بخاری، "باب قول النبی ﷺ لانکتب ولانحسب": والمراد بالحساب ھنا حساب النجوم وتسییرھا ولم یکونوا یعرفون من ذلک ایضا الا النزر الیسیر فعلق الحکم بالصوم وغیرہ بالرؤیۃ لرفع الحرج عنھم فی معاناۃ حساب التسییر واستمر الحکم فی الصوم ولو حدث بعدھم من یعرف ذلک بل ظاھر السیاق یشعر بنفی تعلیق الحکم بالحساب اصلا ویوضحہ قولہ فی الحدیث الماضی فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین ولم یقل فسلوا اھل الحساب والحکمۃ ، **وقد ذھب قوم الی الرجوع الی اھل التسییر فی ذلک** وھم الروافض (فتح الباری ص۱۰۲)

(۲) عن ابن عباسؓ قال جاء اعرابیٌ الی نبیِّ ﷺ فقال انی رایت الھلال یعنی ھلال رمضان، فقال اتشھد ان لا الٰہ الا اللہ؟ قال نعم، قال اتشھد ان محمداً رسول اللہ؟ قال نعم، قال فقال یا بلال اذّن فی النّاس ان یصوموا غداً۔ (۳) عن رجل من اصحاب النّبی ﷺ قال اختلف النّاس فی اخر یوم من شھر رمضان فقدم اعرابیان فشھدا عند النّبی ﷺ باللہ لاھلا الھلال امس عشیۃً، فامر رسول اللہ ﷺ للنّاس ان یفطروا ، وزاد فی روایۃ، وان یغدوا الیٰ مصلّیھم۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، نسائی، احمد) (۴) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غم علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین (متفق علیہ) حدیث میں صوموا اور افطروا یہ دونوں الفاظ عربی کے جمع کے صیغے ہیں، اس کے معنی یہ ہیں: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ (رمضان) ختم کرو اور بادل کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو (۵) عن ابی ھریرۃؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی (بخاری) آپ ﷺ نے فرمایا: میری پوری امت میں سے سب جنت میں جائیں گے سوائے اس کے جس نے انکار کیا

صحابہؓ نے پوچھا ابیٰ کا کیا مطلب ہے تو فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنتی ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا (بخاری) (۶) عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ: لایؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ (مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الاعتصام) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے کوئی بھی تب تک مومن نہیں ہے جب تک وہ اپنی خواہشات کو میرے لائے ہوئے احکام کے تابع نہ کرے (مشکوٰۃ) (۷) قال ﷺ: لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لاتبعتموھم قلنا یا رسول اللہ الیھود والنصاری؟ قال فمن؟ (رواہ مسلم) (۸) قال ﷺ: لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین حتی یاتی امر اللہ وھم ظاھرون (بخاری، مسلم)۔

شروع میں آیت شریفہ میں صحابہؓ کا سوال علم ہیئت کے حوالہ سے تھا مگر اللہ تعالیٰ نے جوابًا بتلایا کہ "یہ لوگوں کی حج اور ان کے دیگر معاملات کے اوقات ہیں! چونکہ سوال کے مطابق آیت میں جواب نہیں، اور مفسرین و فقہاء نے اس آیت سے ثبوتِ ہلال کے لئے علم ہیئت کا بطلان ثابت کیا، اس آیت کے شانِ نزول کے حوالے سے تاریخی پس منظر کو جب ہم دیکھتے ہیں تو اسلام کی آمد سے پہلے یہود تورات میں آخری پیغمبر کی آمد کے انتظار میں اپنے مانوس سراپا کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اطاعت کے لئے منتظر تھے، حضرت ابراہیمؑ کے دو بیٹے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ تھے، حضرت اسحاقؑ کو یہود اسرائیل سے بھی پکارا جاتا ہے، زیادہ تر انبیاء حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں گذرے، یہود سمجھتے رہے کہ چونکہ ہم بنو اسحاق (یہودا کے بیٹے یہود) ہیں آخری پیغمبر بھی ہم ہی میں آئے گا!

سن ۶۱۰ عیسوی میں مکہ المکرمہ میں بنو اسماعیل کے خاندان قریش میں حضرت بی بی آمنہ زوجہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں پیدا ہونے والی ۴۰ سالہ شخصیت محمد پر غارِ حرا میں جبرئیل امین فرشتے نے اللہ تعالیٰ کا پیغام و وحی **اقرء باسم ربک الذی خلق** نازل فرمایا، جیسے پچھلے انبیاء پر وہ وحی لیکر آیا کرتے تھے، اب مقدس ترین انسان اور انسانیت میں اعلیٰ ترین نمونہ میں اسلام اور آخری پیغمبر (ﷺ) کا ظہور ہو چکا، آخری پیغمبر و رسول پر سب سے پہلے زوجہ بی بی خدیجہؓ ایمان لائیں، وہ آپ کو مکہ کے راہب حضرت ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو اس وقت دینِ الٰہی (دینِ عیسوی) کے تحت پابند بہت بڑے عالم تھے، حضرت ورقہ بن نوفل نے اس شخصیت کے متعلق تورات و انجیل و دیگر انبیاء کی خوشخبری و پیش گوئی کے مطابق آخری نبی ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے ہجرت یثرب کی بابت بتلایا **بنو اسماعیل** میں آخری پیغمبر کی آمد **بنو اسحاق** یعنی یہودیوں پر بجلی بن کر گری حالانکہ **دونوں** ہی حضرت ابراہیمؑ کی اولاد تھے،

عمر علی عالم حضرت ورقہ بن نوفل کی طرف سے تورات و انجیل کی پیش گوئی کے مطابق کفارِ مکہ کے ستانے پر آخری پیغمبر (ﷺ) نے سن ۶۲۲ عیسوی میں مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی جہاں عرب کے یہودیوں کی بہت بڑی تعداد بھی رہائش پذیر تھی، انہیں پہلے ہی اس نبی سے نسلی اعتبار سے دشمنی تھی اب مدینہ کے باسیوں کی طرف سے انہیں سردار تسلیم کرنے پر اس میں اور اضافہ ہو گیا! **مدینہ آمد** کے دو سال بعد سن ۶۲۴ عیسوی میں رمضان کے روزوں کی فرضیت پر یایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کا نزول ہوا جس پر خاتم المرسلین نبی امی ﷺ نے امت کو یہود سے مشابہت اور ان کے اختیار کردہ فلکی حساب کے خلاف ۲۹ دن یا قمری

کی شام چاند کی (مطلق) رویت کا صحابہ کو حکم فرمایا۔ **تفسیری تقاضا:** آیت شریفہ یسئلونک عن الاھلۃ کے شانِ نزول کے متعلق بیان کرتے ہیں: تفسیر مظہری کے مطابق حضرت معاذ بن جبلؓ اور ثعلبہ بن غنمؓ نے (اور قرطبی کے مطابق صرف حضرت معاذؓ نے) آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یہودیوں نے چاند کے گھٹنے بڑھنے کے متعلق سوال کی بوچھاڑ کر کے ہمیں پریشان کر دیا ہے، جبکہ قرطبی ہی میں حضرات ابن عباسؓ، قتادہؓ اور ربیعؒ کی روایت کے بموجب یہ آیت مسلمانوں کے آپ ﷺ سے چاند کے گھٹنے بڑھنے کے سوال پر نازل ہوئی! دونوں اقوال میں کوئی تضاد نہیں، یہ آیت اسلام سے قبل یہودی دین میں تحریف والے فلکی حسابات (وجودِ قمر، امکانِ رویت وغیرہ) کا دین میں دخیل ہونے کا انکار کرتی ہے، اسی حکمت و ایما پر اللہ تعالیٰ نے علم ہیئت والے اصل سوال کا جواب نہ دیا!

یہود و ہیئت کی پیغمبر اسلام سے دشمنی اور آپ ﷺ پر علمی سبقت کے گھمنڈ خاص کر چاند کی گردش پر اس کا وجود و رویت، اس کی مختلف اشکال، اس کے معدوم و موجود ہونے کے مفروضہ حسابات کی علم دانی (علم ہیئت)، سب کو انہوں نے تحریف کا نشان بنایا جس کو ان کے اجداد نے انبیاء کے طریقے میں تحریف و تبدیلی کر کے ۳۵۸ھ میں ۱۳۳۱ ق م کے مجنون فلسفی کے مفروضہ حسابات پر اختیار کر لیا تھا، یہودیوں کے لئے حیران کن بات یہ تھی کہ یہود کے عاشورہ محرم پر روزہ رکھنے پر آپ ﷺ نے موسیٰ میرے بھائی ہیں، میں زیادہ حقدار ہوں کہتے ہوئے روزہ رکھا اس کے باوجود ثبوتِ ہلال میں آپ ﷺ نے ان کے طریقے کی تردید فرمائی یہاں تک کہ نہ آپ ﷺ نے اور نہ ہی صحابہؓ نے ان سے فلکیاتی علم کو جاننے سیکھنے کی کوشش نہ کی، حالانکہ آپ نے یہود تک سے علم سیکھنے پر حضرت زید کو ان سے عبرو زبان سیکھنے اور مشرکین مکہ کے گرفتار پڑھے لکھے قیدیوں کو مسلمانوں کی تعلیم تک کا حکم فرمایا مگر ثبوتِ ہلال کے لئے فلکی حساب میں یہود یا کسی سے بھی جان بوجھ کر حکمِ الٰہی کے تحت فائدہ نہ اٹھایا پیغمبر (ﷺ) کے ساتھیوں صحابہ کرامؓ نے نبی کے حکم کی تابعداری میں یہود دشمنی یا ان کے علمی امتیاز کی بالکل پرواہ نہ کی **یہاں تک کہ سن ۱۱ھ ہجری** مطابق ۶۳۲ء میں آخری پیغمبر (ﷺ) وفات پا گئے مگر خلفائے راشدین و صحابہ اسی پیغمبری حکم پر جمے رہے اور یہود کا حساب مخالفت پر ان کا اجماع جاری رہا حالانکہ جس علم ہیئت پر یہود مدینہ کا ناز تھا اس علم کے گہوارے اسکندریہ، کلدانیہ اور شام، اس کے ماہرین و رصدگاہوں تک پر یلغار بھی ہو چکے تھے! آگے مختلف الخیال و ادیان والے ممالک پر اسلام کا جھنڈا گڑ جانے، بہت سوں کے اسلام میں داخل ہو جانے، نیز قیدیوں کی طرف سے اسلام قبول کر لینے کے باوجود ان کے رواج و پچھلے دین کے نظریات "اسلام" میں دخیل بگڑنے کا سبب بنے یہاں تک کہ پہلی صدی ہجری کے بعد بنو امیہ کی حکمرانی کے اختتام پر بنو عباس کی حکمرانی کی ابتداء میں رافضیوں (شیعوں) کے منصب حکومت میں دخیل بنے، منصور عباسی (۱۵۸ھ) کے نجوم و کہانت و فلسفہ میں متحرک ہونے، بعد میں اس کے پوتے ہارون رشید کا دار الحکمت کا ادارہ قائم کر کے یونانی فلسفیانہ کتب کے عربی تراجم نے مسلمانوں کے اعتقادات و سوچوں میں تبدیلی کی ہوا پھیلا دی!

رویتِ ثبوتِ ہلال کے ضمن میں مذکورہ تاریخی پس و پیش منظر، تاریخ ادیان و تاریخ اسلام کے انبیائی طریقے پر چند سطور قارئین کے گوش گذار ہوئیں تا کہ وہ **اس اجمال** کی تفصیل مدنظر رکھ کر ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچیں کہ اسلامی احکامات کی اصلیت کے خلاف اسلام مخالف طاقتوں کی روش، ہمارے اپنے اندر کے ان کے خیراندیش اور خود اپنی ذات کا **سہولت و سہولت** کے نام پر آپ ﷺ اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین و صحابہؓ کی کے طریقے کو ہم یہود و نصاریٰ کے مثل تحریفِ دین تو نہیں کر رہے؟

مقدمہ

علم اگر اکیلا انسان کی فضیلت کا معیار ہوتا تو وہ شیطان میں موجود تھا، آج بھی علم و فضل کے ایسے استاد آپ کے اس ملک میں، امریکہ، کینیڈا میں موجود ہیں، وہ ایسی ایسی کتابوں سے حوالے دیتے ہیں جو ہمارے علماء نے دیکھے بھی نہیں **لیکن وہ علم کس کام کا جو انسان کو "ایمان" کی دولت "نہ دے سکے** ایسے علم سے کیا فائدہ؟ تنہا علم معیارِ حقیقت نہیں ہوتا وہ علم جس کے پیچھے "عشق" نہ ہو "محبت" نہ ہو "تقویٰ" نہ ہو "سوز و گداز" نہ ہو وہ علم کسی کام کا نہیں، اس کا فائدہ نہیں ہو پہنچتا۔ وہ علم "فتنے" بڑھاتا ہے "فتنے" جگاتا ہے، فتنے دباتا نہیں، "**علم کے پیچھے عشق کی طاقت نہ ہو وہ علم بیکار ہے**"۔ تنہا علم معیارِ فضیلت نہیں، ابلیس بہت بڑا عالم تھا علم کی اس کے پاس کوئی کمی نہ تھی، امام رازیؒ کو بھی دنیا سے جاتے وقت "عقلی" دلائل میں اس نے توحید پر لاجواب کر دیا تھا۔ **علم کے اعتبار سے زیادہ علم شاید ہی کسی کے پاس ابلیس سے زیادہ ہو سوائے انبیاء علیہم السلام کے**۔ اس نے "عقلی" دلیل پیش کی تھی کہ میں آگ سے پیدا کیا گیا اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے بنے ہیں، مٹی آگ کے مقابلہ میں کمتر ہوتی ہے، وہ عالم بھی تھا، عارف بھی تھا، عاقل بھی تھا! ایک عیب اس میں تھا ایک کمی تھی، "عشق" کی کمی تھی، کاش وہ سمجھتا کہ ظاہر میں آدم میں کچھ بھی کمی ہو مگر "**میرے مالک و خالق حکم دے رہے ہیں تو مجھے عمل کرنا چاہیئے**" (حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ: بمقام ذوہری اسپورٹ ہال، اتوار ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ مطابق ۳۰ جولائی ۲۰۰۰ء)

اما بعد: برادرانِ اسلام مائیں بہنیں، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس سے پہلے کہ ہم آگے بڑھیں اولاً اس مضمون کے محرکات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتے ہوئے مقدمہ کے طور پر چند سطریں ملاحظہ فرمائیں؛ مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کا پچھلے ۲۷ برسوں کا ریکارڈ آپ کے سامنے ہے کہ ہم اول روز سے باحوالہ یہ بات شائع کرتے چلے آئے ہیں کہ سعودی عربیہ کی مجلس قضاء اعلیٰ (سعودیہ کی سپریم کورٹ) نصوص کے مطابق شرعی ثبوتِ ہلال کا اعلان کرتی چلی آئی ہے اور اسی کے مطابق وہاں رمضان و عیدین کا اعلان ہوتا ہے، نیز ام القریٰ کا جو کیلنڈر ہے وہ سعودیہ کی قمری

تاریخوں کا اسلامی **سول کیلنڈر** ہے یہ دفتری **ضروریات** کے لئے ہے یہ انگلش و دیگر اسلامی غیر اسلامی کیلنڈروں کی طرح وہاں کا سول کیلنڈر ہے۔ مگر سعودیہ کی شرعی تاریخوں کے ضمن میں غلط پروپیگنڈہ کرنے والوں کی طرف سے ہمیشہ یہی کہا جاتا رہا کہ سعودیہ والے ام القریٰ ہی کی تاریخوں کا اعلان کرتے ہیں، اس سلسلہ میں جہاں ہم نے اپنی کتب و مضامین میں باحوالہ تردیدات شائع کیں وہیں تین قسطوں میں مزید ایک **مضمون** باحوالہ ویب لنک ۱۴۳۳ھ کے جمادی الاول، جمادی الثانی اور رجب، کل تین مہینوں کے **ہلال نیوز لیٹرز میں** نیز یہ پورا مضمون مستقلاً ایک ہی قسط میں ہماری ویب سائٹ پر انگلش میں شائع کیا، اس کے علاوہ ماہِ شعبان ۱۴۳۳ھ کے ماہانہ ہلال پرچہ میں بھی مذکور رابطہ کانفرنس کے ضمن میں ایک اور مضمون اردو میں بھی شائع ہوا ہے ملاحظہ ہو یہ لنکس:۔

(1) http://www.hizbululama.org.uk/articles/english/ample%20proof.pdf

(2) http://www.hizbululama.org.uk/files/rabiulawwal1433h.

(0) ttp://www.hizbululama.org.uk/articles/english/Shaban.pdf

اِسی درمیان پروپیگنڈہ مشنری نے چاند کمیٹی کے لنک نمبر (2) والے ضروری اعلان کے اردو انگلش مضمون کے حوالے سے جو پروپیگنڈہ کیا اس میں مولانا سعید احمد پالنپوری صاحب حفظہ اللہ کی تقریر کا بھی حوالہ دیا تا کہ قارئین کو دھوکہ دیا جائے! نیز رابطہ عالم اسلامی کی فروری ۲۰۱۲ء والی کانفرنس اور اس کی تجاویزات خصوصاً حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ کی پوری وضاحت کے باوجود پروپیگنڈہ مشنری نے کانفرنس اور مفتی صاحب کو بھی غلط طور پر استعمال کیا جس پر مجبوری یہ وضاحتی کتابچہ شائع کیا گیا! آگے پڑھتے جائیں:۔

مولانا سعید پالنپوری صاحب کا الزام کہ سعودیہ نے رابطہ کانفرنس میں ثبوتِ ہلال میں عالمی اتحاد کے خاطر ام القریٰ کیلنڈر پر عمل کی تجویز رکھی!

(الف) اس کانفرنس میں ہلال کا مسئلہ زیر بحث رہا اور جو تجاویز پاس ہوئیں اس سے الحمد للہ مزید ثابت ہوگیا کہ رابطہ کی اس کانفرنس کی طرح پچھلی کسی بھی کانفرنس میں '**شرعی ثبوتِ ہلال کے لئے** ام القریٰ کیلنڈر پر عمل کرنے کی کبھی کوئی تجویز سعودیہ کی طرف سے پیش نہیں ہوئی اور مولانا سعید پالنپوری صاحب کی بقول خود یہ غلط فہمی کہ: سعودیہ نے ۳۰ سال قبل رابطہ کانفرنس میں یہ تجویز رکھی تھی کہ حج کی

طرح ساری دنیا رمضان و عید بھی ایک ساتھ کریں اس لئے اس کا مدار رویت کے بجائے نیو مون پر رکھا جائے ۔۔‘‘ کی صفائی بھی ہوگئی کہ یہ مولانا کو مغالطہ ہوگیا تھا، اس وقت سعودیہ کی طرف سے دنیا بھر میں **سول اسلامی تاریخ** کے لئے ام القریٰ کیلنڈر کی تجویز پیش کئے جانے کی بات تو صحیح ہوسکتی ہے مگر اس تجویز کو 'رسمی شرعی' تاریخوں پر عمل کی تجویز کہنا یقیناً یہ آپ کی غلط فہمی ہی کا نتیجہ ہے!

مولانا نے اسے اتنا قطعی سمجھ لیا کہ اسے بغیر تحقیق کے اپنی تقریروں کے علاوہ تحریراً بھی اپنی کتاب المعی تک میں لکھ دیا! آپ کی اس فہم کی تردید جہاں پچھلی دہائیوں میں سعودیہ میں سال کے ہر مہینے میں شرعی ثبوت و رویت پر جاری سعودیہ کے محکمہ مجلس قضاء اعلیٰ کے منضبط عمل سے ہوتی رہی وہیں رابطہ کے پاکستان سے مندوب **حضرت** مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی البلاغ کی پچھلی اشاعتوں میں شائع شدہ شہادتوں سے بھی رد و باطل ہو چکی!

آپ نے **رویت ہلال اور فلکی حسابات** 'عنوان کے تحت رابطہ کے پچھلے خاص کر تیسرے اور چوتھے اجلاس کے احوال پر البلاغ ۱۴۰۸ھ، اپریل ۱۹۸۸، ج ۲۲ شمارہ ۸ میں جو لکھا اس کا اقتباس ملاحظہ ہو: 'ماہرین **فلکیات** نے مجمع کے سامنے واضح کیا کہ چاند کا قابل رویت ہونا کسی بھی حساب سے یقینی طور پر دریافت نہیں کیا جاسکتا اور اس پر جتنی پیش گوئیاں کی جاتی ہیں، وہ صرف ظن و تخمین کی حیثیت رکھتی ہیں، لہٰذا ایک جگہ کی رویت دوسری جگہ **ثبوت** کے شرعی طریقوں سے کافی ہوسکتی ہے'' اھ ،اس کے علاوہ مفتی صاحب نے ہم سے دو بدو **ملاقات** میں بھی فرمایا کہ: '' رابطہ کے اجلاسوں میں سعودیہ کے علماء کی طرف سے شرعی **ثبوتِ** ہلال و رویت کو فلکی حساب سے مشروط کرنے کے خلاف ہمیشہ ردِ عمل آتا رہتا ہے''۔ (مولانا موسیٰ کرماڈی و مولوی یعقوب منشاحی)،

مکہ مکرمہ میں رابطہ کا ایک اجلاس ۱۹ سے ۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ (بمطابق ۱۱ تا ۱۳ فروری ۲۰۱۲ء) کو منعقد ہوا اس میں پچھلے اجلاسوں کی طرح **شرعی ثبوتِ ہلال** پر جو غیر شرعی تجاویز سامنے آئیں **وہ سب** سعودیہ کے دار الافتاء یا دار القضاء کے علماء کے بجائے غیر ملکی مندوبین ہی نے پیش کیں!

یاد رہے کہ مولانا سعید پالنپوری صاحب کی پیچھے ذکر کردہ تما م تحریرات اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کی طرف سے جوابی تفصیل ہماری کتاب ''**شرعی ثبوتِ ہلال، تاریخ فلکیات و جدید تحقیق**'' کے

صفحہ نمبر ۶۸ تا ۷۹ پر ہماری ویب سائٹ میں موجود ہے انہیں وہاں دیکھیں، البتہ مولانا نے **اپنی تقریر میں جو کہا وہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں (یاد رہے کہ اسی لنک سے موصول یہ لنک حزب العلماء یوکے مرکزی** رویت ہلال کمیٹی برطانیہ کی ویب سائٹ پر بھی اب موجود ہے) کہتے ہیں :۔

(3) http://www.hizbululama.org.uk/highlights/1432ah/dhulhajj/Maulana_Palanpuri_videos.html

'' جب سعودیہ والوں کو ام القریٰ کے متعلق لندن سے ۱۹۷۷ء میں پوچھا گیا کہ یہ نیومون پر کیوں بنائی ہے تو **انہوں نے "عذرِ گناہ بدتر از گناہ" کی طرح جواب دیا کہ یہ ملک کا کاروبار چلانے کے لئے ہے**، اور عبادات کے لئے (شرعی رسمی تاریخ کا) دوسرا انتظام ہے۔۔آگے آپ نے فرمایا:۔ایک ملک میں دو قمری تاریخیں کیسے ہوسکتی ہیں؟ نہیں چل سکتیں! **یہ ممکن ہی نہیں (!)**، ہاں ایک تاریخ (سول) **اسلامی** اور دوسری (سول) **انگریزی** ہو، یہ تو ہوسکتا ہے جیسے ہندوستان میں (پہلے سے متعین مفروضہ نیومون حساب کے) امکانِ رویت پر مبنی کیلنڈر چھپتے ہیں، ان میں اوپر **ہندی (سول) تاریخ** ہوتی ہے، دائیں طرف (امکانِ رویت والی) **"اسلامی"** (سول) **تاریخ** ہوتی ہے اور بائیں جانب **انگریزی (سول) تاریخ** ہوتی ہے۔۔پھر ہندوستان میں (اس رسمی اسلامی تاریخ کے لئے) سال کے بارہ مہینوں کے پہلے چاند کی رویت اسی امکانِ رویت والے کیلنڈر کے مطابق ہی ہوتی ہیں کبھی کبھار **فرق** ہوجاتا ہے بلکہ **گذشتہ سال تو بارہ کے بارہ مہینوں میں اسی کیلنڈر کے مطابق چاند دکھائی دیا**۔۔۔بہرحال تب سے اب تک سعودیہ والے (شرعی رسمی تاریخوں کے لئے) ام القریٰ پر ہی عمل کرتے ہیں۔۔۔اھ

زبان وقلم کا انتشار، کافروں کا حساب!

حقیقت کیا ہے

مولانا کا نام ایک بڑی مسند سے جڑا ہوا ہے انہیں کوئی شخصیت ہی سمجھا سکتی ہے کہ سعودیہ اور ہندوستان سمیت دنیا کے ہر ملک میں دو قمری تاریخیں نہ صرف ساتھ ساتھ چل سکتی ہیں بلکہ چل رہی ہیں جس کا اقرار موصوف خود بھی اپنی اسی تقریر میں بھی کر رہے ہیں مثلاً خلاصہ: **(الف)** ہندوستان میں دو قمری تاریخیں چل رہی ہیں اور ان دونوں میں اکثر مطابقت بھی رہتی (۱) ایک امکانِ رویت کے حساب

والا کیلنڈر جو **پہلے سے متعین تاریخ کا سول کیلنڈر** ہے (جو ضرورۃً پہلے سے تاریخیں متعین کر کے چھاپ لیا جاتا ہے) چاہے اس میں ہر دن کا ایک پتہ یا سال کے بارہ ماہ کے بارہ صفحات میں سے ایک پتہ پھاڑا جاتا ہو (۲) ہندوستان میں دوسرا وہ کیلنڈر جو ہر مہینے چاند کو آنکھوں سے دیکھ کر اسی **رسمی تاریخوں پر مشتمل ہوتا** ہے! اس طرح جب موصوف خود ہند میں دو قمری کیلنڈروں کا اقرار کر رہے ہیں اور یہی طریقہ نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں مسلمانوں کے ہاں رائج ہے تو پھر موصوف کے نزدیک سعودیہ میں بھی ایسی دو قمری تاریخیں (**سول** اور **رسمی**) کیوں نہیں چل سکتیں؟! **(ب)** نیز رابطہ عالم اسلامی کی ماضی کی کانفرنسوں کے احوال سمیت مئی ۲۰۱۲ء والی کانفرنس کے افتتاحی بیانات، مقالے اور ان پر مبنی اختتامی تجاویز پر موصوف کیا کہیں گے؟! جس میں سعودیہ سمیت دنیا بھر کے ہر ملک میں (۱) **قمری سول** تاریخ اور (۲) **قمری رسمی** شرعی تاریخ کے دو کیلنڈروں کا مسئلہ زیرِ بحث رہا ! کیا آپ بتلائیں گے کہ سعودیہ والوں کی طرف سے ام القریٰ کے کیلنڈر کے متعلق کاروباری ضرورت والا جواب ''عذرِ گناہ بدتر از گناہ'' کیسے ہوگیا؟! جبکہ اسی کاروباری وغیرہ ضرورت کی بنیاد پر ہند میں بھی پہلے سے متعین فلکی امکانِ رویت والا **قمری سول کیلنڈر** (بمع قمری رسمی کیلنڈر) بھی جاری ہے!

الحمدللہ ثم الحمدللہ: مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ نے البلاغ اور دینِ اسلام ویب سائٹ میں حالیہ کانفرنس کے جو احوال لکھے اس سے جہاں سعودیہ کی شرعی رسمی تاریخوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں کی قلعی کھل گئی وہیں آپ نے مولانا موصوف جیسے بہت سوں کو اپنی غلط فہمی دور کرنے کا موقعہ بھی نصیب فرمایا۔معلوم یہ ہوتا ہے کہ مولانا موصوف **اسلامی رسمی قمری** تاریخوں اور **اسلامی سول قمری کیلنڈر** کے حوالہ سے غلط فہمی میں مبتلاء چلے آرہے ہیں اور اس غلط فہمی کو غیر جانبدارانہ طور پر سمجھنے سمجھانے اور اسے دور کرنے کی کوششوں کے فقدان کے علاوہ سعودیہ مخالف پروپیگنڈہ مشنری کے جھوٹ نے بھی آپ کی غلط فہمی میں اور اضافہ کردیا جنہوں نے مولانا کو اپنے جھوٹ کے لئے استعمال کیا تاکہ آپ ان کے پشت پناہ رہیں! اسی کشمکش میں مولانا موصوف اپنی تقریروں میں سعودیہ کے شرعی ثبوتِ ہلال کے طریقے پر مفروضہ نیومون کے حساب والے ام القریٰ کے **سول کیلنڈر** کو، سعودیہ کا **شرعی رسمی** کیلنڈر سمجھنے کی غلط فہمی میں سعودی عرب پر بیجا الزامات و بہتانوں کی بوچھاڑ کرتے نظر آرہے

ہیں وہیں اپنی کتاب **تحفۃ الالمعی** کے مضمون کے اخیر میں فلکی حساب کے **شرعاً غیر معتبر** ہونے کا حکم بھی لگاتے ہیں کہ "چاند کے معاملہ میں **حساب کا شرعاً اعتبار نہیں**" مگر دو سطروں کے بعد آپ کی قلم ٹھوکر کھا کر لکھتی ہے کہ (امکانِ رویت والا) **حساب استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں** !!!

کیا ایک رسمی، شرعی تو دوسرا سول قمری کیلنڈر دونوں ایک ساتھ چل نہیں سکتے ؟!

آپ اپنی اس کتاب کی اشاعت کے بعد پھر اسی غیر یقینی کی کیفیت میں لندن کی ایک تقریر میں سعودیہ کی ثبوتِ ہلال کی رسمی تاریخوں کا **دفاع کرتے بھی نظر آرہے ہیں** ! ملاحظہ ہو یہ وڈیو:۔

(4) http://www.hizbululama.org.uk/highlights/1432ah/dhulhajj/Maulana_Palanpuri_videos.ht

اِس وڈیو کے دوسرے، تیسرے حصہ (Part 2/3) میں مولانا بڑے شد ومد سے جہاں ایک طرف سعودیہ کی شرعی ثبوتِ ہلال کی رسمی تاریخوں کا دفاع کرتے نظر آرہے ہیں تو دوسری جانب نیومون مفروضہ اور اس کے امکانِ رویت کے گرینیوچ آبزرویٹری کے حسابات پر لاحول پڑھ کر اسے **کافروں کا حساب** ہونے تک کا فتوی بھی صادر فرمارہے ہیں! اور فرماتے ہیں کہ "**مولانا یعقوب کاوی صاحب اور مولانا ظہیر الدین** نے میرے سامنے علمِ فلکیات سے ناواقف ہونے کا خود اقرار کیا کہ یہ حساب تو ہم گرینیوچ آبزرویٹری سے لیتے ہیں! **میں نے انہیں کہا کہ یہ تو آپ کافروں کے حساب کا فالو** (تابعداری) **کرتے ہیں** لاحول ولاقوۃ الا باللہ ! **میں نے انہیں کہا کہ تم سعودیہ کی رویے کو حساب کی بنیاد پر رد کرتے ہوئے "بالکل غلط"** ہے، سعودیہ والے کہتے ہیں کہ **ہم گواہیوں پر فیصلہ کرتے ہیں تو پھر ہم انہیں غلط کیسے کہہ سکتے ہیں**! اھ

(**الف**) مولانا کا یہ فرمانا کہ ایک ملک میں دو قمری کیلنڈر چل ہی نہیں سکتے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر ہندوستان میں سال بھر کی امکانِ رویت والی **سول اسلامی** تاریخوں کی کیا ضرورت ہے؟ صرف ہر ماہ چاند دیکھ کر **رسمی اسلامی** تاریخیں جان لینا کیوں کافی نہیں؟ جواب یقیناً یہی ہوگا کہ چونکہ مسلمان اپنے اسلامی تشخص، اسلامی واقعات، رمضان وحج کی متوقع تاریخوں وغیرہ کی بضرورت یاد

داشتوں کی بناء پر **پہلے سے متعین اسلامی سول کیلنڈرز** استعمال کرتے ہیں جو صدیوں سے ہند اور سعودیہ میں ام القری کیلنڈر سمیت دنیا بھر میں ہر جگہ مسلمانوں میں یہ طریقہ جاری وساری ہے اور بشمول سعودیہ ہر جگہ دو دو قمری کیلنڈر چل رہے ہیں

(**ب**) رہی سعودی ثبوتِ ہلال کے خلاف پروپیگنڈہ مشنری! جس کا ذکر شروع میں گذرا! جو سعودیہ میں رائج **نبوی رسمی تاریخ** کی مخالفت میں ام القری کیلنڈر کو اسلامی کیلنڈر کہتے اور اسے مساجد میں چسپاں کرنے کو گناہ کرنے کا فتوی لگاتے ہیں لاحول ولاقوۃ الا باللہ! تو یاد رہے (**۱**) کہ ام القری کیلنڈر میں صرف اور صرف **قمری اسلامی تاریخیں** ہی ہوتی ہیں مگر اس مشنری کا کہنا ہے کہ اس کا مساجد میں ہونا ناجائز وگناہ کا کام ہے تو پھر دنیا بھر میں ہر جگہ مساجد، مدارس، دارالعلومز اور گھروں میں ہندو، پارسی، جینی، انگلش، یہودی، عیسائی وغیرہ تاریخوں والے کیلنڈرز، نیز خود ان کے ہاتھوں اور گھروں ومساجد کی گھڑیوں میں موجود انگلش تاریخ کے متعلق خاص کر مولانا سعید پالنپوری صاحب کے اپنی مذکورہ تقریر میں ہندی، انگریزی وسول قمری تاریخوں والے ہندوستانی کیلنڈر کو **اسلامی** تاریخ کہنا اس کے متعلق ان کا کیا کہنا ہے؟! (**۲**) دوسری بات یہ کہ ام القری تو صرف مفروضہ نیومون کے ہو جانے پر بنی ہے بہ نسبت **مراکش** اور **ساؤتھ افریقہ** کے اسلامی کیلنڈروں کے! کہ یہاں کے کیلنڈر چاہے **سول** ہوں یا نامی **رسمی** ہوں! دونوں کا مدار نہ صرف نیومون پر ہے بلکہ نیومون کے بعد کئی گھنٹے بھی گزر جانے پر بنی ہیں! لہٰذا ام القری کی بہ نسبت وہاں کے دونوں کیلنڈرز ان کے بقول تو ہرگز اسلامی نہیں کہے جاسکتے! (**۳**) اگر مراکش اور ساؤتھ افریقہ کے کیلنڈر مذکورہ خامی کے باوجود اسلامی ہی ہیں تو **پھر مراکش وساؤتھ افریقہ کے سول اور نامی رسمی دونوں کیلنڈرز کی بہ نسبت** سعودیہ کا ام **القری سول کیلنڈر، اپنی بنیاد کے اعتبار سے ذکر کردہ نبوی طریقہ ثبوتِ ہلال کے زیادہ قریب ہونے میں کیا شک وشبہ ہے؟! قطعاً یہ رسمی طریقے سے قریب** ہے کیونکہ نبوی طریقہ ثبوتِ ہلال کے نصوص کا **مفروضہ نیومون کے امکانِ رویت** حسابات اور اس کے متز دیا مزید گھنٹوں کے گزرنے کے قواعد سے کوئی سروکار نہیں ویسے ہی ام القری کیلنڈر کا بھی اس قاعدہ سے کوئی سروکار نہیں ہے

(۴) پروپیگنڈہ کرنے والوں کی عجیب منطق ہے کہ دیگر سول اسلامی کیلنڈروں کی بہ نسبت ام القریٰ کیلنڈر جو **شرعی نبوی اسلامی کیلنڈر** سے زیادہ قریب ہے اس کے باوجود اسے عام مساجد، حرمین شریفین یا مسلمانوں کے گھروں میں موجود ہونے پر اسے گناہ کا کام ہونے کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں! اگر گناہ ہونے کی وجہ یہی (فلکی حساب کی بنیاد) ہے تو ان کے اس اصول پر مراکش اور ساؤتھ افریقہ کے اسلامی کیلنڈرز چاہے وہ سول ہوں یا رسمی ہوں انہیں چھاپنے اور رکھنے میں کیوں گناہ نہیں؟! حالانکہ ان میں تو ڈبل گناہ ہونا چاہئے! کیونکہ ان ممالک کے دونوں قسم کے کیلنڈرز بجائے صرف نیومون پر بلکہ ساتھ ہی نیومون کے بعد کئی گھنٹے بھی گزر جانے پر بنی ہیں! (۵) آخری بات، جہاں تک مولانا سعید پالنپوری صاحب کا ہندوستان کے ایک غیر اسلامی کیلنڈر کو **اسلامی** کہنا (جیسے کہ آپ کی تقریر کا حوالہ گزرا جس میں موصوف نے ہندوستان کے" ہندی، انگریزی اور مسلم قمری تاریخوں پر مشتمل کیلنڈر" کو **اسلامی کیلنڈر** کہا) تو موصوف کا کہنا بالکل بجا ہے، دنیا بھر میں ہر جگہ کے علماء وعام مسلمان بھی حساب والے قمری **سول** کیلنڈرز کو (جو حقیقۃً شرعی رسمی کیلنڈر نہیں ہوتا اس کے باوجود) بول چال میں اسے "اسلامی کیلنڈر" کے نام سے ہی پکارتے ہیں، کفیٰ باللہ شہیداً

بہر حال رابطہ کی فروری ۲۰۱۲ء والی کانفرنس جہاں شروع ہوئی وہیں یار لوگوں نے عجیب وغریب قسم کے جھوٹ پھیلانے شروع کردے، جس میں حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ کا نام بھی استعمال کیا گیا حتیٰ کہ کسی نے ہمیں جھوٹ کی اشاعت والا ویب سائٹ مضمون بھی بھیجا جس میں ہماری طرف سے شائع شدہ مضمون کے اقتباسات انہوں نے شائع کرکے اس پر اپنا جھوٹ منطبق کرنے کی بے جا کوشش تک کی، ذیل میں اس کی مثال قارئین کی نظر کی جاتی ہے تاکہ وہ خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں کہ یہ کس کس طرح قارئین کو ناکام دھوکہ دینے کی فکر کرتے رہتے ہیں! مگر اللہ کا فرمان سچا ہے: ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین

ہلال کمیٹی کا ضروری اعلان اور اس پر مخالفانہ پروپیگنڈہ

مرکزی رویت ہلال کمیٹی برطانیہ کی جانب سے مذکورہ کانفرنس سے کافی پہلے ایک ضروری اعلان شائع کیا گیا تھا (5) http://www.hizbululama.org.uk/files/rabiulawwal1433hdf.pdf

اس لنک کے ص ۲ پر موجود اردو مضمون کی یہ سطر دیکھیں:۔" پچھلے 27 برسوں میں سعودیہ کی ام

القریٰ کی تاریخوں کی نسبت سے وہاں کی "رسمی شرعی تاریخوں" کا مقابلۃً" چند ایام ہی **میں** فرق رہا" اھ () **پوری عبارت یہ ہے:۔**" سعودیہ میں جو غیر ابتدائی شرعی "رسمی" تاریخ جاری ہے اس سے ام القریٰ کیلنڈر کی مفروضہ تاریخیں بہت زیادہ قریب ہیں، کیونکہ **دوسری تقویمات** کی بہ نسبت **ام القریٰ کیلنڈر** میں (ان کی ناممکن رویت کے امکان کے لئے) یہ شرط نہیں کہ مفروضہ نیومون کے بعد "سترہ یا زیادہ گھنٹے" بھی گذرنے چاہئے! نیز شرعی رویت وثبوتِ ہلال کے ہمارے اور دیگر عالمی رکارڈ سے بھی ثابت ہوا کہ **پچھلے ۲۶ برسوں میں سعودیہ کی ام القریٰ کی تاریخوں کی نسبت سے وہاں کی "رسمی شرعی تاریخوں" کا مقابلۃً چند ایام ہی میں** فرق رہا اور اکثر وبیشتر "شرعی رویت وثبوتِ ہلال کے ایام کی پہلی تاریخ" ام القریٰ کی ۲۹/۳۰ کے مطابق ہوئی"، اھ

نیز اس لنک کے ہمارے انگلش مضمون کی یہ سطر یں بھی دیکھیں:

" Saudi Arabian moon sighting records of Rasmi dates when compared to the pre-determined Umm ul Qura calendar dates show ***they closely follow the Shar'ee 'Rasmi*** dates ***with*** only a ***few days*** difference."

اِن سطور سے ہمارا صاف صاف مطلب یہی تو ہے کہ پچھلے ۲۶ سالوں میں سعودیہ میں رسمی شرعی تاریخیں جو ثابت ہوئیں چند مہینوں کو چھوڑکر اکثر مہینوں میں دونوں کی تاریخیں ساتھ ساتھ رہیں۔ہماری اس عبارت پر پروپیگنڈہ مشنری نے جو ضیاع پاشی کی اسے ملاحظہ فرمائیں:۔

All along the ...... have been consistent in saying that the months other than ibaadaa ***tare determined according to the Umm ul Qura calendar***.

اب اس پر کیا رونا رویا جائے جبکہ حضرت مفتی تقی صاحب حفظہ اللہ تک نے اس عبارت والے بہتان کو ردو باطل قرار دیکر اس کے جھوٹے ہونے کی قلعی تک کھول دی (کہ سعودیہ والے رسمی شرعی تاریخ کیلئے ام القریٰ کیلنڈر ہی کی تاریخوں کو استعمال کرتے ہیں)، اس کی تفصیل ص ۲ پر آگے آرہی ہے)۔

پھر بھی پروپیگنڈہ مشنری اسی بہتان کی رٹ لگائے جارہی ہے! لاحول ولاقوۃ الا باللہ

قارئین کرام: جب اس مشنری کو نصوص اور آپ ﷺ و صحابہ ؓ کے قول و عمل پر اعتماد و یقین نہیں تو پھر ان کے ہاں ہمارے بزرگانِ دین اور ان کی تصدیقات کی وقعت و اہمیت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا! بارہا مرکزی رویت ہلال کمیٹی نے جہاں سعودیہ کے شرعی ثبوت ہلال کے حوالوں سے وہاں کے جید علماء و مفتیانِ کرام کے فتاویٰ و تحریرات شائع کیں وہیں (۱) حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ (۲) مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ (۳) مولانا موسیٰ بازیؒ (۴) مفتی رشید احمد لودھیانویؒ (۵) مفتی نظام الدین صاحبؒ کی خاص تصدیقاتی تحریرات اور (۶) دارالعلوم دیوبند اور (۷) دیگر کئی دیوبندی دارالافتاء کے فتاویٰ (۸) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ (۹) مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحبؒ کا سعودیہ پر عمل کا برطانوی فیصلہ و فتاویٰ تصدیقات بھی شائع کیں، مگر واے بدقسمتی! دیکھو یہ لنک

(6) http://www.hizbululama.org.uk/highlights/urgent_request_to_all_muslims.pdf

حضرت مفتی لاجپوریؒ نے لندن اجلاس میں سعودیہ کو بھی تسلیم کیا تھا دیکھو ذیل کی نمبر 7 کی لنک میں مفتی صاحب کے **جواب کے ص ۲ کا جز ۱ : دوسری صورت**۔۔۔۔۔

(7) http://www.hizbululama.org.uk/highlights/FILE(B).pdf

بہر حال ان کے ہاں جس طرح سعودیہ کے جید علماء اور مرکز و مرکزیت دیوبندیت، دارالعلوم دیوبند سمیت ہمارے کسی بھی ادارے و بزرگ کی تصدیقات کی کوئی وقعت و اہمیت نہیں! یہ ان کی آج تک کی رٹ سے ثابت ہوچکا حتیٰ کہ حضرت مفتی محمد تقی صاحب حفظہ اللہ نے بھی اپنی تصدیق کی مہر ثبت فرمادی کہ سعودیہ میں نہ صرف عبادات کے مہینوں کے لئے بلکہ سال کے بارہ کے بارہ مہینوں کے لئے ثبوتِ ہلال کا بندوبست باقاعدہ دارالقضاء کے ذمہ دار دفتر کی طرف سے کیا جاتا ہے مگر پھر بھی یہ ان نہ ماننے والوں کے شل **حضرت مفتی محمد تقی صاحب کی مہر تصدیق کو بھی ردی کی نظر کردیا** ! انہوں نے مزید حد تجاوز کرتے ہوئے مولانا سعید احمد پالنپوری صاحب تک کو پہلے کی طرح اپنی پشت پناہی میں غلط استعمال کیا اور لکھا کہ مولانا نے اپنی تقریر میں جو کہا تھا بات وہی ہے (کہ **سعودیہ والے چاند دیکھنے کے بجائے ام القریٰ کیلنڈر ہی پر عمل کرتا ہے!**) انا للہ وانا الیہ راجعون ملاحظہ ہو پروپیگنڈہ مشنری کی تحریر:۔

A fact also mentioned by ...., Mufti Saeed Ahmad Palanpuri in his lecture .... Yet until now there was a total rejection on the side of CMC of this well known fact.

قارئین کرام! اگر بات وہی ہے جسے یہ مولانا موصوف کے نام سے اوپر نقل کررہے ہیں تو اس تقریر سے مولانا کے رجوع کرنے والی بعد والی دوسری تقریر کے متعلق یہ کیا کہیں گے؟! جس میں آپ سعودیہ کے شرعی موقف کا دفاع بڑے شد و مد سے کرتے نظر آرہے ہیں! ملاحظہ ہو یہ وڈیو تقریر:

(8) http://www.hizbululama.org.uk/highlights/1432ah/dhulhajj/Maulana_Palanpuri_videos.html

اس وڈیو کے دوسرے اور تیسرے حصہ (part 2 / 3) میں مولانا ایک طرف سعودیہ کی شرعی ثبوتِ ہلال کی رکی تاریخوں کا دفاع کررہے ہیں تو دوسری جانب نہ صرف مفروضہ اور اس کے امکانِ رویت کے گرد گھومتے آبزرویٹری کے حسابات کو شرعاً ٹھکرا کر ان پر لاحول پڑھتے ہوئے اسے کافروں کا حساب ہونے تک کا فتویٰ بھی صادر فرمارہے ہیں! ۔۔۔ اگر پروپیگنڈہ مشنری کو موصوف کی تقریر پر اتنا سارا اعتماد ہے کہ اپنے لئے بار بار وہ انہیں حوالہ بناتے ہیں تو پھر یہ موصوف کی مذکورہ تقریر کو کیوں تسلیم نہیں کرتے؟! اگر انہیں یہ تسلیم نہیں اور یقیناً یہ تقریر ان کے غیر شرعی و باطل نظریہ پروپیگنڈے کے خلاف ہے اسلئے اسے قبول کرنے پر یہ تیار نہیں تو پھر یہ مولانا کے خلاف بھی تو پروپیگنڈہ کریں! دراصل اس پر ان کی خاموشی، حق کو چھپانے کی ان کی دائمی روش ہے جو اس بات پر غماز ہے کہ اب تک مفتی تقی صاحب کا نام استعمال کرنے اور اب آپ کی طرف سے رابطہ تحریر آنے پر جیسے ان کے ہاں ہمارے دیگر دیوبندی بزرگوں کی تصدیقات کی کوئی اہمیت نہیں، مفتی تقی صاحب کی تصدیقات کی بھی کوئی حیثیت نہیں رہی اور یہی حال مولانا سعید پالنپوری صاحب سے ان کے اعتقاد و اعتماد کا ہے اور ان کی مذکورہ بات کی بھی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی! انا للہ وانا الیہ راجعون،

مولانا سعید صاحب بھی مفتی تقی صاحب کی طرح اب صاف صاف کہہ رہے ہیں کہ سعودیہ والے شہادت پر عمل کرتے ہیں نہ کہ ام القریٰ کیلنڈر پر! اس کے باوجود یہ مشنری آپ کے نام کو خود کی پشت پناہی میں غلط استعمال کرنے پر حد تجاوز ہے جس کا علم شاید مولانا کو بھی نہیں! ہوا تو یہ

چاہیے تھا کہ موصوف کی اس تقریر کے بعد عوام کے سامنے بے اللہ کے حضور توبہ کرتے اور بہتان، جھوٹ اور غلط باتوں سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارہ پا لیتے! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو آپ ﷺ، وصحابہ کرام والے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور نفسانی دھوکہ دہی سے نجات دے، آمین

مولانا سعید احمد پالنپوری کی چند غلط معلومات کا ازالہ برائے صحتِ رکارڈ

مولانا سعید احمد پالنپوری صاحب کی نمبر (8) والی جس **تقریر فلک** کا حوالہ اوپر جو گزرا اس میں آپ کی چند باتوں میں معلومات کی کمی محسوس ہوتی ہے جس بیان کی طرف سے کچھ لغزشیں صادر ہوئیں! **(الف)** رکارڈ کی درستگی و معلومات کی تصحیح کے خاطر معلوم ہونا چاہیے کہ آپ یہ جو فرماتے ہیں کہ: میں جب پہلی مرتبہ انگلینڈ آیا تو اس وقت پورا ملک مراکش پر عمل کرتا تھا۔۔۔ یہ بات درست نہیں،

قارئین کرام (۱) یہ بات ذہن نشین رہے کہ مولانا کی مذکورہ بات معلومات کی کمی کی وجہ سے صحیح نہیں! کیونکہ برطانیہ کی جو دیوبندی مساجد آپ کی یہاں شروع آمد پر مراکش پر عمل کرتی تھیں ان کو حزب العلماء یوکے کی طرف سے مراکش کے اعلانات پر مشتمل ہر مہینے کا **ماہانہ رنگین پرچہ** اس وقت جو جاری ہوا تھا یہ ہمارے قطعی رکارڈ کے مطابق (رمضان ۱۴۰۵ھ بمطابق مئی ۱۹۸۵ء اور رمضان ۱۴۰۶ھ بمطابق اپریل ۱۹۸۶ء تک) ان مساجد کی تعداد صرف تیرہ (۱۳) رہ گئی تھی، جبکہ جمعیۃ العلماء برطانیہ (رمضان ۱۴۰۵ھ کو چھوڑ کر) اسلامک کلچرل سینٹر و دیگر مقامی، ملکی تنظیمیں، برطانیہ کے باہر سے آنے والی چاند ہو جانے کی پہلی خبر پر عمل کیا کرتی تھیں جو اکثر سعودیہ ہی کے مطابق ہوتی تھی! **(۲)** دوسری بات یہ کہ یکم شوال ۱۴۰۶ھ، بمطابق ۸ جون ۱۹۸۶ء بروز اتوار کا دن یہ وہی دن ہے جب مراکش میں اس دن عید الفطر کا ہونا رات کے بالکل آخری حصہ میں طے ہوا تھا، اور اسی صبح ۹ بجے حاجی محمد منشی صاحب چودھری والوں نے اپنے گھر کے آفس روم میں مراکش کی وزارۃ الاوقاف سے عید کی خبر کا ٹیلکس دیکھا (بقول مولانا صاحب، کسی کی دوکان پر انہوں نے دیکھا! یہ غلط ہے) تو اولاً انہوں نے ڈیوزبری فون سے خبر دینے کے بعد بلیکبرن میں حضرت مولانا اسمٰعیل منوبری صاحب کو بذریعہ حافظ محمد ڈیسائی صاحب خبر دی، جس پر مفتی احمد دیولوی صاحب کی امارت میں چاند کمیٹی نے فوری طور پر اپنا اجلاس بمقام بلیکبرن بلا لیا تھا، مگر ممبران کے حاضر ہونے اور مراکش ڈیوزبری وغیرہ فون رابطے کر کے فیصلہ طے کرنے پر وقت

زوال قریب ہو چکا تھا جس پر کمیٹی نے ظہر سے پہلے ہی روزہ توڑتے ہوئے روزہ توڑ دینے اور دوسرے روز عید کی نماز پڑھی جانے کے فیصلہ کا اعلان بھی کر دیا تھا اور ہر شہر کے متعلقین کو فوری طور پر فون سے بتلا بھی دیا تھا! لہٰذا مولانا نے یہ جو کہا کہ ''بولٹن میں طیبہ مسجد میں جب انہوں نے ظہر کے بعد روزہ توڑا تب پورے ملک والوں نے بھی روزہ توڑا۔۔۔'' یہ آپ کی معلومات کی کمی کی وجہ سے غلط کہا (صحیح رکارڈ از:۔ حزب العلماء یوکے) اھ

کیا آپ ﷺ نے شرعی ثبوتِ ہلال کو نیومون تھیوری کے حساب سے مشروط کیا ہے؟!

قارئین کرام: یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ نصوص میں '' ثبوتِ ہلال کا طریقہ'' (بغیر کسی مزید شرط کے) جو بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ (شرعی) ۲۹ ویں کی شام چاند کی رویت ہونے پر اس شام کو اور رویت نہ ہونے پر ۳۰ ویں دن کی شام کو پہلا چاند ثابت ہوگا''۔ ان نصوص میں فلکی حسابات کی ایسی کوئی بھی شرط بیان نہیں کی گئی ہے کہ ۲۹ ویں کی شام فلکیاتی حسابات کا نیومون ہو جانے کے ساتھ ساتھ چاند افق پر بھی موجود ہو تب چاند کی گواہی کو قبول کیا جائے وغیرہ، اس کے بجائے آیت شریفہ **یسئلونک عن الاھلۃ** جو یہودیوں کے صحابہ سے کو بار بار سوال کرنے نے انہیں آپ ﷺ سے سوال کرنے پر مجبور کر دیا تھا کہ یہ چاند کیوں گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اور پھر معدوم ہو کر دوبارہ نکلتا ہے؟! مگر اللہ نے ثبوتِ ہلال میں علمِ ہیئت سے بے نیاز ہونے والا جواب **قل ھی مواقیت للناس و الحج** نازل فرمایا، نیز آپ ﷺ نے حدیث امی میں بھی فلکیات پر عمل کرنے سے قطعاً منع تک فرما دیا (**دیکھو شروع صفحہ پر ذکر کردہ احادیث و دیگر ذخیرہ کتب احادیث**)،

() قرآن و احادیث سے ثابت ہے کہ شرعی ثبوتِ ہلال میں فلکیاتی حسابات کو استعمال کرنا باطل ہے، مفسرین، محدثین و فقہاء نے اسی بنیاد پر چاند کے (مفروضہ نیومون اور اس کے امکانِ رویت کے) فلکی حساب پر عمل کرنے کو باطل و ناجائز قرار دے کر حساب کے خلاف آنے والی گواہیوں کو بھی قبول کئے جانے کا حکم دیا ہے **تفصیل کے لئے ہماری ویب سائٹ پر کتب و مضامین نمبر ذیل کی لنکس ملاحظہ:۔**

(9)http://www.hizbululama.org.uk/files/thuboot-e-hilaal.pdf:

(10)http://www.hizbululama.org.uk/files/ruyatehilal09.pdf

( ) احادیث سے ثابت ہے کہ ثبوتِ ہلال کے لئے فلکیاتی مفروضہ نیو مون اور اس کے حسابات پر عمل کرنا یہ غیروں کا طریقہ ہے جسے ام القریٰ سول کیلنڈر اور دنیا بھر کے دیگر اسلامی **سول کیلنڈروں** میں استعمال کیا جاتا ہے حتیٰ کہ **مراکش اور ساؤتھ افریقہ وغیرہ اکثر ممالک میں تو یہ حساب شرعی طریقہ تک کو مشروط کرتے ہوئے استعمال کیا جاتا ہے!** حالانکہ آپ ﷺ نے اس سے منع تک فرمایا اس کے باوجود یہ اس کا استعمال کر کے اپنی اس حسابی اصطلاح میں نعوذ باللہ اسے **محقق رویت** کا نام دیتے ہیں! **حالانکہ محقق رویت تو آپ ﷺ کے طریقہ والی رویت ہی ہے** جس میں فلکی نیو مون تک حساب کے امکانِ رویت کا تو نام و نشان تک نہیں! لہٰذا آپ ﷺ کے طریقے کے علاوہ کوئی بھی رویتِ ہلال و حسابی طریقہ ہرگز محقق نہیں، **کیا یہ چند منجمین آپ ﷺ سے بھی زیادہ محقق ہے؟!** (ب) کے ماتحت مزید دیکھیں؛

مختلف اسلامی سول کیلنڈرز بمقابلہ غیر اسلامی سول کیلنڈرز

دنیا میں ہر مذہب کے ماننے والوں کا اپنا اپنا کیلنڈر ہے جو ان کے مذاہب کی طرف **منسوب** ہوتا ہے حتیٰ کہ بعض کے ہاں ایک ان کا مذہبی کیلنڈر ہوتا ہے تو دوسرا سول بھی ہوتا ہے مثلاً عیسائیوں کا مذہبی کیلنڈر'' چاند کے نیو مون تھیوری کے حساب کے امکانِ رویت پر مبنی ہوتا ہے'' دیکھو یہ لنک ؛

(O)http://www.hizbululama.org.uk/articles/english/Cristain_Jews_religious_lunar_date_.jpg

جبکہ ان کا **سول کیلنڈر** ''گیری گورین کیلنڈر'' ہے جسے عرصہ تک مذہبی گردانا جاتا رہا، ویسے ہی مسلمان جو دینِ اسلام کے ماننے والے ہیں ان کا ایک تو مذہبی کیلنڈر ہے جو نصوص کے ماتحت فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق نیو مون اور اس کے امکانِ رویت کے قواعد سے غیر مشروط، چاند کو محض ۲۹ ویں شرعی رمی قمری کی شام دیکھنے پر مبنی ہوتا ہے جبکہ اسلام سے منسوب مسلمانوں کے اسلامی **سول کیلنڈرز** پہلے سے سال بھر یا مزید عرصہ کے لئے جو تیار ہوتے ہیں وہ یا تو مہینے کے ۲۹/۳۰ ایام کے سادہ حساب پر یا پھر فلکیات کے نیو مون تھیوری کے حساب پر بنائے جاتے ہیں جیسے کہ سعودی عربیہ کہ جہاں کا اسلامی سول کیلنڈر ۱۹۵۲ء سے ماقبل، سادہ حساب پر مبنی ہوتا تھا جبکہ موجودہ سول کیلنڈر جسے ام القریٰ کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ اور مسلم دنیا کے دیگر اسلامی سول کیلنڈرز نیو مون کے حساب پر مبنی ہوتے ہیں!

یاد رہے کہ ام القریٰ سمیت دنیا کے ہر قسم کے **اسلامی سول کیلنڈرز** کی تیاری میں **بضرورت دنیوی مصلحت، پہلے سے معین** مختلف طرق استعمال کئے جاتے ہیں جو بشمول سعودیہ کا ام القریٰ یا مراکش اور ساؤتھ افریقہ وغیرہ **ہر ایک کے سول کیلنڈرز** یقیناً اسلام کے ''شرعی عینی'' رویتی طریقہ سے مختلف اور ''**شرعاً**'' غیر معتبر ہی کہلائیں گے۔

یہ **بات** بھی یاد رہے کہ اسلامی ماہ و تاریخوں والے **اسلامی رمی کیلنڈر** میں سال بھر یا کچھ برسوں پہلے سے معین کیلنڈرز تیار کرنے میں **شرعی طریقہ** استعمال کرنا چاہیں تب بھی نہیں کیا جا سکتا! کیونکہ **اسلامی رمی کیلنڈر** کا طے ہونا ہر ماہ چاند دیکھنے کے بعد ہی ممکن ہوتا ہے جبکہ **سول اسلامی کیلنڈرز** میں سال بھر کے ہر مہینے کی تاریخ کا تعین پہلے سے کرنا پڑتا ہے! لہٰذا مسلمانوں کے اپنے سول کیلنڈروں کو عام بول چال میں **اسلامی** (سول) **کیلنڈر** کہے جانے میں کوئی حرج نہیں جیسے کہ مولانا سعید پالنپوری صاحب نے بھی اپنی تقریر میں ہندوستان کے **قمری سول کیلنڈر کو**۔۔۔ ''**اسلامی کیلنڈر**'' سے تعبیر کیا ہے جو عجب کی بات نہیں! کیونکہ یہ قمری کیلنڈر اسلامی مہینوں پر مشتمل ہو کر ان کی **سول تاریخوں** کا ریکارڈ بتلاتا ہے!

اسی طرح سعودیہ کا پہلے سے معین اسلامی تاریخوں والا **ام القریٰ** کا سول کیلنڈر یز مسلم دنیا کے دیگر معین اسلامی **سول** کیلنڈرز ہیں جو ہر جگہ مسلمانوں کی طرف سے اپنے اپنے طور پر یا حکومتی ماتحتی میں شائع کئے جاتے ہیں، چونکہ ام القریٰ سمیت ان تمام کا تعلق **شرعی رمی کیلنڈر** سے نہیں ہوتا بلکہ یہ دفتری و دیگر ضروری یادداشتوں کے لئے ہوتے ہیں اس لئے انہیں سول **ضرورت** کے طور پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں!

حکیم الامت شاہ اشرف علی تھانویؒ نے مکاتبات و مخاطبات، عام بول چال اور دیگر امور میں **انگریزی سول کیلنڈر** کے استعمال تک کو ''احکام القرآن ص ۱۹۷ ج اول'' میں جائز قرار دیا ہے اگرچہ آپؒ نے سول انگریزی تاریخ استعمال کرنے کو خلافِ اولیٰ کہا ہے! (کہ اصل تو یہی ہے کہ ہر ماہ کے شرعی چاند کے مطابق مکاتبات و مخاطبات میں **اسلامی شرعی تاریخ** کو استعمال کیا جائے یا پھر **اسلامی سول کیلنڈر تاریخ** کو اس مقصد کے لئے استعمال کیا جائے جیسے کہ اسلامی دنیا میں دونوں طرق پر یہ عمل جاری ہے اگرچہ اکثریت انگریزی یعنی **گیری گورین عیسوی یا آئی سول تاریخ** پر عمل پیرا ہو چکی ہے)

( ) سعودیہ کے شرعی طریقے کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ" سعودیہ کو چھوڑ کر دنیا بھر میں خاص کر مراکش وساؤتھ افریقہ میں سال کے بارہ ماہ چاند دیکھ کر **محقق** رویت کا اعلان کیا جاتا ہے!یاد رہے کہ اس پروپیگنڈہ کے خلاف مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ پچھلے ۲۷ سالوں سے حوالہ جات کے ساتھ سعودیہ کے شرعی موقف کی تائید کرتی چلی آئی ہے کہ وہ سال بھر کے بارہ ماہ کا چاند دیکھتے ہیں مگر **میں نہ مانوں** کی ان کی رٹ ان کی فطرت بن گئی ہے حتیٰ کہ **(الف)**:۔ اب حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ نے البلاغ ودین اسلام ویب سائٹ میں ان نامی حسابیوں کے دیگر جھوٹ کے ساتھ ساتھ اس جھوٹ وتہمت کا جہاں پول کھول دیا وہیں آپ نے ان کے الزام وبہتان کو بھی رد کر دیا! اس کے علاوہ مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کی پچھلے ۲۷ برسوں کی اشاعات، سعودی فتاویٰ، بیانات، مضامین اور ہمارے بزرگانِ دین کی بھی مفتی صاحب نے تصدیق فرما دی جن کا ذکر سعودی شرعی فیصلوں کی تصدیقات کے حوالے سے "پچھلے صفحہ پر گذرا! کہ سعودیہ میں (ام القریٰ کے بجائے) چاند دیکھ کر ہی عبادات کے ایام شروع کئے جاتے ہیں!

مزید براں مفتی صاحب نے یہ لکھ کر کہ" **وہ سال بھر کے ہر مہینے میں باقاعدہ چاند کی رویت کا اہتمام کرتے ہیں**" جس کے تحریری ثبوت تک دیکھنے کا بھی آپ نے ذکر فرمایا! آپ کے ان حقائق نے سعودیہ پر نا کیدامیر تصدیق ثبت فرما دی! کیا اب بھی یہ حضرات اسی رٹ وپرانی ڈگر پر قائم رہیں گے یا پھر اللہ کے حضور توبہ کر کے تہمت کے گناہوں کے بوجھ سے چھٹکارا پا سکیں گے؟! اللھم اھد

(ب):۔رہا ان کا یہ کہنا کہ مراکش وساؤتھ افریقہ ودیگر ممالک میں **محقق رویت** کا اعلان ہر ماہ کیا جاتا ہے! اولاً تو حسابیوں کو صاف طور پر عوام کو بتلانا چاہئے کہ **ان کا یہ محقق کیا ہے**؟ ! دراصل نامی مبلغ بھول میں ہیں کہ **محقق رویت** کے نام پر شرعی رویت کے بجائے درحقیقت یہ خود اپنے آپ ہی کو جھٹلاتے ہیں جس کا انہیں احساس تک نہیں! کیونکہ محقق رویت کے نام سے نعوذ باللہ یہ آپ ﷺ اور آپ کے نصی طریقے ہی کا مذاق اوڑاتے ہیں اور نصوصِ شرعیہ کے خلاف تبلیغ کرتے ہوئے یہاں تک کہتے ہیں جس شام کو حتیٰ کہ ، یہود ونصاریٰ کے فلکی حسابی طریقہ پر نیومون ہو اور امکانِ رویت کے لئے مخصوص گھنٹے گزریں ،اس کی اونچائی اتنی اتنی ہو تب جا کر نعوذ باللہ شرعی رویتِ ہلال" **محقق رویت** کہلائے گی! جب شرعی ثبوتِ ہلال کی نصوص میں ان قیود اور لفظ **محقق** کا کہیں ذکر ہی نہیں تو صاف ظاہر ہے یہ آپ ﷺ کے فرامین میں زیادتی وتحریف ہے جس کے گناہ ان کی

گردن کے طوق ہیں۔!اللھم اھد

مسائلِ دینیہ اور اس کے مآخذ!

یہ بات مخفی نہیں کہ مسائلِ دینیہ کے اولین مآخذ نصوص یعنی قرآن وسنت ہے جن میں مسائل کو بیان کر دیا گیا ہے البتہ وہ مسائل کہ جن کا ذکر ان مآخذ میں صاف صاف موجود نہیں انہیں اجماعِ صحابہؓ سے ورنہ قرآن وسنت وآثارِ صحابہ کی روشنی میں قیاس کرتے ہوئے حل کئے گئے اور مستقبل میں بھی 'ایسے مسائل شرعی اجتہاد کے ذریعہ تا قیامت حل کئے جاتے رہیں گے۔

چونکہ ثبوتِ ہلال کے شرعی مسئلہ میں فلکیاتی حسابات کو شرعاً دخل نہیں جیسے کہ نصوصِ قطعیہ کے ساتھ ساتھ اجماعِ صحابہؓ سے بھی ثابت ہے اسی بناء پر خلفائے راشدین کے زمانہ میں ماہرین فلکیات وفلکی رصدگاہوں، ان کے کنجالوں تک پر قابو پا لیا گیا تھا (فارس، جندی صابور، اسکندریہ) جن سے یہ ثبوتِ ہلال کی حسابی نامی صحت وعدمِ صحت پر وہ استفادہ کر سکتے تھے مگر انہوں نے قرآن وسنت کے مقابل اسے حقیر جانا اور شرعی ثبوتِ ہلال کو **نیومون مفروضہ کے حسابات سے مشروط کرنے کا اجتہاد نہیں کیا** کیونکہ آپ ﷺ کی موجودگی میں مدینہ کے یہود بھی تو فلکی علوم سے واقف تھے مگر آپ ﷺ نے نہ تو خود ان سے استفادہ کیا اور نہ ہی اپنے ان صحابہؓ کو استفادے کا حکم دیا تھا حالانکہ آپ ﷺ نے **یہودی زبان** سیکھنے کیلئے تو حضرت زیدؓ کو حکم فرمایا تھا اور جنگِ بدر کے پڑھے لکھے **مشرک** قیدیوں کے چھٹکارے کیلئے ان پر مسلمانوں کی تعلیم کی شرط لگا کر انہیں آزاد کیا تھا! مگر فلکی حساب کے مسئلے میں آپ ﷺ نے یہودیوں سے استفادہ نہ کیا، لہٰذا" منصوص ثبوتِ ہلال طریقہ" میں فلکی حساب کے اجتہاد کی کوئی گنجائش ہی نہیں، اس لئے خلفائے راشدین وصحابہ کرامؓ آپ ﷺ کے طریقے پر ہی جمے رہے!

یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے ثبوتِ ہلال میں فلکیاتی حسابات کے "مفروضہ نیومون" کے قواعد کے دخل کو یہود ونصاریٰ کی اپنے دین میں تبدیلی کی طرح تحریف میں شمار کیا، کیونکہ قرآن وصاحبِ شرع علیہ ﷺ نے حدیث ہی سے فلکیاتی حسابات کو ثبوتِ ہلال میں دخیل بنانے سے جہاں منع کر دیا تھا وہیں خلفائے راشدین کی طرف سے فلکی رصدگاہوں اور ان کے ماہرین پر قابو پانے کے باوجود گواہ کی شہادتِ رویت کو فلکی حسابات پر کر قبول کرنے کے لئے اجتہاد تک نہ کیا،

ما قبل اسلام نظریات وسبائی شیعی تحریک!

دینِ اسلام میں نظریات وعقائد اور نصوص کی تبدیلی کے حوالے سے شیعہ سبائی تاریخ مخفی نہیں جنہوں نے یہود ونصاریٰ کے عقائد ونظریات کو اسلام میں داخل کرتے ہوئے پاپائیت کو امامت کی شکل میں اپنے نامی اسلام میں داخل کیا اور یہود ونصاریٰ اور گذرے فلسفیوں کے نظریات کو نہ صرف شدی بلکہ انہیں عملاً واعتقاداً اپنا لیا، حتیٰ کہ''ثبوتِ ہلال کی نصوص'' کو فلکیاتی متبوتک فلسفیانہ نظریہ مفروضہ نیومون سے مشروط کر کے اسے اپنے طور رائج کرنے کی ابتداء کی اور اسے سنیوں میں بھی پھیلانا شروع کیا یہاں تک کہ جب شیعوں کا مصر کی حکومت پر قبضہ ہوگیا تو ان کے حکمران حاکم بامر اللہ ۳۹۰ھ نے جو اثنا عشری و بوہریوں کا امام غائب ہے (تاریخ فاطمین مصر)، اپنی مصری سُنی رعایا کو اس پر عمل کے لئے مجبور کیا جس کے خلاف سنیوں کو پانچ سال تک اپنی جان ومال کی قربانیاں دینے پر کامیابی ملی مگر شیعہ اپنے دیگر کئی نظریات سنیوں میں پھیلا کر ان میں کئی فرق پیدا کر دئے اور بدعات داخل کرادیں اسی طرح افسوس ثبوتِ ہلال کی نص میں فلکیاتی حساب کی کسوٹی کے زہر مفروضہ نیومون کے امکانِ رویت کو دخیل بنانے میں بھی یہ پیچھے نہ رہے!

البتہ اہلِ سنت والجماعت فقہاء اب تک ان نظریات کے خلاف خاص کر کے ثبوتِ ہلال کو شیعہ رافضیوں کے حسابی طریقے پر مشروط کئے جانے کے خلاف جد وجہد میں الحمد للہ پیش پیش چلے آرہے ہیں

رابطہ کانفرنس اور گمراہ کن پروپیگنڈہ

رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے مکۃ المکرمہ میں مورخہ ۱۹ سے ۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ (بمطابق ۱۱ تا ۱۳ فروری ۲۰۱۲ء) کو ایک کانفرنس منعقد ہوئی جہاں رویتِ ہلال کے موضوعات پر مقالے پڑھے گئے، جس میں سعودی عربیہ کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز آلِ شیخ حفظہ اللہ نے جو بیان دیا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ''ثبوتِ ہلال کے مسئلہ میں فلکیاتی قواعد کی پیوندکاری مردود ہے جبکہ علماء کی طرف سے اس حساب کی تردید کرنے کا مطلب ماہرینِ فلکیات وحساب والوں سے علماء کی ذاتی دشمنی نہیں!''۔

قارئین کرام: اس سے پہلے ہم بارہا واضح کر چکے ہیں کہ رابطہ عالم اسلامی کو دنیا کے کسی ملک میں خاص کر سعودی عربیہ کی سیاست وثبوتِ ہلال سمیت کسی بھی دینی مسئلہ میں''حکم کرنے یا اسے تبدیل کرنے کا کوئی اختیار نہیں'' یہ

عالمی ادارہ ہے جس کا ہیڈ کوارٹر مکہ مکرمہ میں ہونے کو سب نے تسلیم کیا ہے، اس کے باوجود سعودی عربیہ میں اسلامی فتاویٰ اور اس پر عمل درآمد کا تعلق اس کے اپنے خود کے اداروں''دار الافتاء اور دار القضاء'' سے ہے نہ کہ رابطہ سے! یہی وجہ ہے کہ مفتی اعظم سعودیہ نے اپنے افتتاحی بیان میں دار الافتاء کے کبائر علماء سعودیہ کی میٹنگوں میں جو فتاویٰ وشرعی فیصلے کئے جا چکے ہیں اسی کو پیش کیا اور کانفرنس کے آخر میں اس کی پاس کردہ تجاویز سے پہلے ہی مفتی صاحب نے اسے واضح کرتے ہوئے ثبوتِ ہلال میں فلکیاتی حسابات کی تردید فرمادی تھی! مگر اس حوالہ کو چھپا کر یار لوگوں نے امانت ودیانت کو پرے رکھ کر شور مچادیا کہ کانفرنس اور سعودی علماء نے فلکیاتی حساب پر عمل کا فیصلہ کر دیا اور اب فلکیاتی مفروضہ نیومون کے قواعد کے خلاف''شرعی گواہی'' کو سعودیہ میں قبول نہیں کیا جائے گا! انا للہ وانا الیہ راجعون،

حالانکہ مختلف ممالک ومسالک پر مشتمل اس مشاورتی تنظیم کی پاس کردہ تجاویز پر عمل کے لئے ان ممالک وتنظیموں کو اسے مشورہ کے طور پر لیا جانا طے ہوتا ہے اب جس کی مرضی ہے اسے قبول کرے یا نہ کرے! اور یہی بات حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ نے بھی دار العلوم کراچی کے ماہنامہ''البلاغ اپریل ۲۰۱۲ء اور دینِ اسلام ویب سائٹ'' میں اپنے مضمون میں واضح طور پر لکھی کہ:۔'' جیسا کہ رابطے کے امین عام شیخ عبد المحسن الترکی نے کہا کہ مؤتمر کی قرارداد کسی ملک پر قانوناً لازم نہیں ہوتی، لہٰذا **ضروری نہیں ہے کہ سعودی عرب آئندہ اس پر عمل بھی کرے**۔۔۔اھ، پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں؛

(الف)، آپ فرماتے ہیں:۔''۔۔بہر حال یہ باتیں تو درست ثابت نہ ہوئیں کہ سعودی عرب میں رویت کے بجائے حسابی تقویم (ام القریٰ) پر اعتماد کیا جاتا ہے یا ہر مہینے رویت کا اہتمام نہیں ہوتا۔لیکن **یہ بات درست ہے کہ شہادتوں کو ایسے مواقع پر بھی تسلیم کرلیا گیا ہے جب حسابی طور پر رویت ممکن نہیں تھی**۔۔۔اب اس مؤتمر نے یہ قرارداد تو منظور کر لی ہے کہ ایسے مواقع پر شہادت قبول نہیں کرنی چاہئے لیکن یہ رابطے کی مؤتمر کی قرارداد ہے اور جیسا کہ رابطے کے امین عام شیخ عبد المحسن الترکی نے کہا کہ **مؤتمر کی قرارداد کسی ملک پر قانوناً لازم نہیں ہوتی، لہٰذا ضروری نہیں ہے کہ سعودی عرب آئندہ اس پر کرے۔۔۔(البلاغ۔۔دینِ اسلام ویب سائٹ)**

قارئین کرام: پھر کیا ہوا؟ ہوا یہ کہ اس کانفرنس کے بعد رمضان ۱۴۳۳ھ کے چاند کی رویت کے لئے سعودی سپریم کورٹ کے علماء نے''فلکیاتی امکانِ رویت نہ ہوتے کے باوجود''شرعی'' اعلان کیا کہ ۲۹ شعبان بروز

جمعرات مورخہ ۱۹ جولائی ۲۰۱۲ء کی شام چاند دیکھیں، دیکھیں ذیل کی یہ لنک؛

(0) C:\Users\Hizbul Ulama UK\Desktop\All Saudi Files\spa.htm

حتیٰ کہ گواہیاں بھی آئیں جنہیں "شرعاً" قبول کئے جانے کے بعد رمضان ہو جانے کا بھی اعلان کیا! **کہاں گیا پروپیگنڈہ والا جھوٹ کہ "سعودی علماء رابطہ کے اجلاس میں امکانِ رویت نہ ہونے پر گواہیوں کو نہ قبول کرنے پر متفق ہوگئے!**۔ اب آگے مزید یہ بھی دیکھئے کہ عید الفطر ۱۴۳۳ھ کے موقعہ پر کیا ہوا!

سعودیہ میں ۲۹ رمضان بروز جمعہ مورخہ ۱۷، اگست ۲۰۱۲ء کی شام فلکیوں کے حساب سے چاند دکھائی دینے کے قطعی امکانات نہ تھے، اس کے باوجود سعودی علماء نے "شرعی" اعلان کیا کہ اس شام بھرپور طریقے سے چاند دیکھنے کی کوشش کی جائے اور گواہیاں مقامی ججوں کے پاس درج کرائیں، دیکھیں ذیل کی یہ لنک؛

(0)http://www.spa.gov.sa/details.php?id=1022713 الرّوتہ رویت ہلال

کی شرعی گواہیاں نہ آنے پر سعودیہ نے تیسواں روزہ رکھ کر اتوار مورخہ ۲۰، اگست کو عید الفطر منانے کا اعلان کیا، **کہاں گیا ان کا جھوٹ کہ "سعودی علماء فلکی حساب مخالف گواہیاں قبول نہ کرنے پر متفق ہوگئے!**

بہر حال سعودیہ میں غیر شرعی فلکی حساب کے مطابق رمضان وعید الفطر ۱۴۳۳ھ کے موقعہ پر چاند کی رویت کے قطعی عدم امکان کے باوجود دونوں مواقع پر سعودی علماء نے جہاں رویتِ ہلال کی کوشش کرنے کا اعلان کیا وہیں رمضان کی گواہیاں تک کو بھی قبول کیا، اس طرح پہلے کے مانند اب کے بھی جہاں پروپیگنڈہ مشن کا جھوٹا ہونا ثابت ہوا وہیں حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کی بات دوبارہ قطعاً صحیح ثابت ہوئی کہ رابطہ کی قراردادوں پر عمل کرنا نہ تو سعودیہ پر اور نہ ہی کسی دوسرے ملک (یا تنظیم) پر ضروری ہے! اس طرح مرکزی رویت ہلال کمیٹی برطانیہ کا ۲۷ سالہ دعویٰ و ریکارڈ بھی الحمد للہ پہلے کی طرح درست ثابت ہو گیا کہ وہاں ہر ماہ رویتِ ہلال پر عمل ہوتا ہے!

قارئین کرام اوپر کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ یار لوگوں نے اتنے واضح و مفصل احوال اور رابطہ کانفرنس کے اختتامی خطبہ کی تجاویزات کو حکم نامہ اور سعودیہ کی طرف سے اپنا شرعی موقف بدل دینے کا جو پروپیگنڈہ کیا اس کے جھوٹے ہونے اور اصل حقیقت کی قلعی خود رابطے کے مندوب حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کے مذکورہ بیان سے کھل گئی! ساتھ ہی "سعودی عربیہ کا ثبوتِ ہلال میں فلکی حسابات مخالفانہ شرعی وہی جو موقف ہے اور ان کا مستقبل کا جولائحہ عمل ہے اسے مفتی اعظم سعودیہ نے نہ صرف اسی کانفرنس میں ابتداءً بیان کر دیا بلکہ یہ بیان

کانفرنس کی تجاویز میں تجویز نمبر ایک کے طور پر اس کا جزء تک بنا لیا گیا، اس طرح یار لوگوں کی طرف سے عوام الناس کو پہلے کی طرح دھوکہ دینے کی بے جا کوششیں الحمد للہ کئی بار پہلے کی طرح اب کے بھی طشت از بام ہو گئیں!

مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کے رکارڈ کی بالمشافہ مزید تصدیق!

الحمد للہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے ذریعہ نہ صرف مذکورہ صداقت کی رونما ہوئی بلکہ مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ نے پچھلے ۲۷ برسوں میں بارہا سعودیہ کے شرعی موقف وفیصلوں کو جو شائع کیا ان سب کی بھی مزید تصدیق ہوگئی جن میں شیخ سبیل حفظہ اللہ، دارالافتاء ریاض کے فتاویٰ، سعودی، وزارۃ الاوقاف کے خطوط نیز رمضان وحج وسال کے ہر ماہ کی ۲۹ ویں کو شرعی ثبوتِ ہلال کی رویت کی سعودی علماء وذمہ داران جو کوشش کرتے کرواتے ہیں یہ سب شامل ہوا اور یہ کہ وہ نصوص کے مطابق مفروضہ نیومون کے فلکی حسابات کو قطعاً خاطر میں نہیں لاتے بلکہ شہادتوں کے آنے پر شرعاً چاند ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں!

پروپیگنڈہ مشن بے پر جھوٹ کی ایک ہی رٹ لگائے جارہی ہے کہ سعودیہ میں ہر ماہ کی رویت کا کوئی انتظام نہیں اور وہ ام القریٰ کی سول تقویم پر عمل کرتا ہے! ان کا دعویٰ ہے کہ یہ دیوبندی اہل سنت ہیں مگر یہ کیسے دیوبندی جنہوں نے ہمارے بزرگانِ دین شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، مفتی محمود الحسن گنگوہیؒ، ماہر فلکیات مولانا موسیٰ بازیؒ، مفتی رشید احمد لودھیانویؒ، مفتی نظام الدین صاحبؒ وغیرہم کی تصدیقات تک کو حقارت کی نظر کر دیا! اب بھی اگر یہ اسی جھوٹ پر اڑے رہ کر بہتان تراشی کی رٹ لگاتے رہتے ہیں تو یہ ان بزرگوں کی طرح مفتی محمد تقی صاحب حفظہ اللہ کی تصدیقات کو بھی ردی کی نظر ہی کر کے اپنے بہتان کے گناہوں کو گردنوں کی طوق ہی بنا رہے ہیں! اللھم اھد۔ ہمارے بزرگوں کی تصدیقات ذیل کی لنک کے **عکس پر سرخ کلر لنکوں** میں دیکھیں؛

(11) http://www.hizbululama.org.uk/highlights/urgent_request_to_all_muslims.pdf

بہر حال کانفرنس میں موجود سعودی محکمہ علیا کے شیخ عبدالعزیز بن صالح حفظہ اللہ کی طرف سے پیش کی گئی تفصیل قارئین کے سامنے رکھ کر حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب نے جھوٹ اوڑانے والوں کو اپنی زبان وقلم کو قابو رکھنے کا درس دیا کہ اب انہیں اپنے اس قسم کے رویہ سے دین، مسلمانوں اور خود کی بھی تذلیل کرنے سے

باز رہنا چاہئے!

(ب):۔مفتی تقی عثمانی صاحب اپنے مضمون میں تحریر فرماتے ہیں کہ:''۔۔۔ماضی میں سعودی عرب کی طرف سے بکثرت رویت کا اعلان ایسے دن ہوتا رہا ہے جب **کہیں اور چاند نظر نہیں آیا** اس وجہ سے بعض حضرات اس شک کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ شاید وہاں حقیقی رویت کی بجائے اس تقویم کے مطابق عمل کیا جاتا ہے جو''تقویم ام القریٰ'' کے نام سے موسوم ہے۔**یہ خیال بالکل غلط ہے''تقویم ام القریٰ''** درحقیقت دفتری امور انجام دینے کے لئے تیار کی گئی ہے،**رمضان اور عیدین وغیرہ کا تعین اس کی بنیاد پر نہیں ہوتا**۔اس مؤتمر کے دوران سعودی عرب کے انتظامِ رویت کے بارے میں بھی مفصل رپورٹ پیش کی گئی جس کا حاصل یہ تھا کہ **ہیئت کبار العلماء نے ۱۴۰۳ھ میں اپنی قرار داد نمبر ۱۰۸** میں یہ فتویٰ دیا تھا کہ رویتِ ہلال میں **دوربینوں اور جدید آلات** سے مدد لی جاسکتی ہے،چنانچہ اس کی بنیاد پر سعودی عرب کے مختلف خطوں میں آٹھ رصدگاہیں قائم کی گئی ہیں،رویتِ ہلال کمیٹی ان رصدگاہوں کے ماہرین کے ساتھ چاند دیکھنے اور اس کے لئے شہادتیں لینے کا اہتمام کرتی ہے،یہ **ماہرین چاند کی پوزیشن کو متعین کرتے ہیں جس سے چاند دیکھنے میں مدد ملتی ہے** البتہ ان رصدگاہوں کے ایک نمائندے نے یہ شکوہ کیا کہ **بعض مرتبہ ہم نے حسابات کے ذریعے سے یہ متعین کردیا تھا کہ چاند سورج کے غروب کے ساتھ ساتھ غروب ہوجائے گا یا غروب آفتاب کے بعد صرف ۲ منٹ افق پر رہے گا**،جس میں اس کا دوربین سے بھی **نظر آنا ممکن نہیں** ہے،اس کے باوجود دو گواہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے انہی دو منٹ کے دوران چاند دیکھا ہے،اور ان کی گواہی کو قبول کرلیا گیا۔لہٰذا مذکورہ صورتِ حال کی اصل وجہ یہی ہے کہ بعض ایسے مواقع پر چاند دیکھنے کی شہادتیں قبول کی گئیں جب اس کا نظر آنا **حسابی طور پر ممکن نہ تھا**۔۔۔اھ''

نتیجہ: رصدگاہ والوں کی مذکورہ شکایت یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ''سعودی علماء و محکمہ علیا و قضاء والے ''رصدگاہی ماہرین کو اس لئے اپنے ساتھ مقامِ مشاہدہ پر نہیں رکھتے ہیں کہ ان کے حساب کو رویت و شہادتِ شرعیہ میں دخیل بنائے!انہیں ایسا نہیں،جس کی مزید تصدیق مفتی صاحب کے سامنے والے صفحے کے اس بیان سے بھی ہوگئی جس میں آپ لکھتے ہیں کہ:۔ **یہ بات درست ہے کہ شہادتوں کو ایسے مواقع پر بھی تسلیم کرلیا گیا ہے** جب''حسابی طور پر''رویت ممکن نہیں تھی!

بہرحال سعودی علماء،محکمہ علیا و قضاء والے''رصدگاہی ماہرین کو صرف اس لئے اپنے ساتھ رکھتے ہیں تاکہ ان کے نشان زدہ مقامِ افق پر لوگوں کو چاند تلاش کرنے میں آسانی و جلدی ہو!

آگے آپ لکھتے ہیں:۔ میں نے **یہ مسئلہ بھی اٹھایا کہ ہم نے یہ سنا ہے کہ** سعودیہ میں ہر مہینے رویت کا اہتمام نہیں ہوتا،بلکہ خاص ان مہینوں میں رویت کا اہتمام کیا جاتا ہے جن کا تعلق براہِ راست رمضان کے روزوں،عید یا حج سے ہوتا ہے،میں نے عرض کیا کہ اگر یہ بات صحیح ہو تو رمضان کی رویت کا کیسے اعتبار کیا جاسکتا ہے اور یہ کیسے متعین ہوگا کہ جس شام رویت کا اہتمام کیا جارہا ہے وہ واقعۃً شعبان کی ۲۹ تاریخ کی شام ہے!۔**جواب میں** قاضی عبدالعزیز بن صالح نے **مؤتمر کو بتایا کہ ہم ہر مہینے رویت کا اہتمام کرتے ہیں** اور یہ **بات غلط** ہے کہ صرف ان خاص مہینوں میں رویت کا اہتمام کیا جاتا ہے،

سرکاری کاغذات و اندراج رجسٹر: آگے آپ لکھتے ہیں: **پھر محکمہ کے بعض افسران نے وہ سرکاری ہدایات بھی دکھائیں جو ہر مہینے متعلقہ حضرات کو بھیجی جاتی ہیں،اور ان میں یہ تاکید ہوتی ہے کہ ۲۹ تاریخ کو رویتِ ہلال کا اہتمام کیا جائے،یہ ہدایات سال کے تمام مہینوں سے متعلق تھیں**۔اور (اس میں) ہر مہینے کا اجراء کیا جاتا ہے۔بہرحال **یہ باتیں تو درست ثابت نہ ہوئیں کہ سعودی عرب میں رویت کے بجائے حسابی تقویم (ام القریٰ) پر اعتماد کیا جاتا ہے،یا ہر مہینے رویت کا اہتمام نہیں ہوتا**۔لیکن **یہ بات درست ہے کہ شہادتوں کو ایسے مواقع پر بھی تسلیم کرلیا گیا ہے جب''حسابی طور پر''رویت ممکن نہیں تھی**۔۔۔(یہ بھی ذہن نشین رہے کہ) **اب اس مؤتمر نے یہ قرارداد منظور کرلی ہے کہ ایسے مواقع پر شہادت قبول نہیں کرنی چاہئے** لیکن **یہ رابطے کی مؤتمر کی قرارداد ہے**،اور جیسا کہ رابطے کے امین عام شیخ عبدالمحسن الترکی نے کہا کہ **مؤتمر کی قرارداد کسی ملک پر قانوناً لازم نہیں ہوتی**،لہٰذا **ضروری نہیں ہے کہ سعودی عرب آئندہ اس پر عمل کرے**۔۔۔اھ

(12) http://deeneislam.com/ur/horiz/halate_hazra/2055/article.php?CID=2056

نتیجہ وخلاصہ:۔ حضرات وخواتین! آپ نے حضرت مفتی تقی عثانی صاحب کی گواہی پڑھ لی جس سے ثابت ہوا کہ:۔ کانفرنس میں آپ کی تحریک پر واضح ہوا کہ سعودیہ میں ہر ماہ رویت کا اہتمام ہوتا ہے، اور اس حوالہ سے سرکاری کاغذات میں سال بھر کے بارہ مہینوں کے ہونے والے اندراج ومتعلقہ اداروں سے رویت کے لئے اہتمام کرنے کے تحریری ثبوت تک مؤتمر کو دکھائے گئے، یہاں تک کہ سعودی دارالقضاء ومحکمہ علیا نے فلکی حساب سے رویت ممکن نہ ہونے کے باوجود "رویت کے شرعی گواہوں کی گواہیاں بھی قبول کیں" اور فلکی حساب کو شرعاً وہ خاطر میں نہ لائے، یہ بھی ثابت ہوا کہ رصدگاہوں سے چاند کے دیکھنے کا اہتمام جو ہوتا ہے اس میں وہاں ماہرین فلکیات جو موجود ہوتے ہیں وہ محض چاند کی جگہ متعین کرکے اس کی نشاندہی کرتے ہیں تاکہ دیکھنے والے چاند کی موجودگی کی خاص جگہ میں اپنی نظریں اس جگہ جمائیں اور چاند کو بآسانی دیکھ لیں، معلوم ہوا کہ ماہرین وہاں اس لئے نہیں ہوتے کہ وہ "کسی گواہ کی گواہی کو رد کردے!" حضرت مفتی صاحب کی اس "غیر طرفدانہ" گواہی سے سعودیہ میں رہی شرعی اسلامی تاریخ کے ثبوت ہلال طریقے پر مخالفانہ سوچ والوں کو اپنی اصلاح کر لینی چاہئے!

عرصہ ہوا جب سعودیہ نے اپنی رصدگاہوں کو فعال کرنے کا اعلان کیا تو ایک فتین فطین نے برطانیہ میں اردو اخبارات اور اپنی تحریرات کے ذریعے عامۃ المسلمین سے "مذکورہ قسم کی دھوکہ بازی کی تھی کہ "سعودیہ میں اب سے چاند کی رویت کے بجائے رصدگاہیں چاند کا اعلان کیا کریں گی!"

اس کی اس حرکت نے عوام الناس میں سخت اضطراب پیدا کردیا تھا! گویا اس کے نزدیک رصدگاہ دوربین کی طرح کا کوئی آلہ یا ذریعہ نہیں کہ جس سے عینک کی طرح کسی چیز یا چاند کو دیکھنے، ڈھونڈھنے کا کام لیا جائے بلکہ یہ کوئی قاضی وجج ہے جو بقول اس کے آئندہ چاند کا فیصلہ کیا کرے گا! لاحول ولاقوۃ الا باللہ، الحمدللہ اس وقت ہمارے بروقت حوالہ جاتی اعلانات نے جہاں واضح طور پر اس جھوٹ کی قلعی کھول دی تھیں وہیں اب دوبارہ اس کی مزید تائید پیچھے ذکر کردہ احوال سے میں حضرت مفتی صاحب کے قلم سے بھی ہوگئی"، فللہ الحمد والشکر

سعودیہ میں رویتِ ہلال کا دعویٰ مگر دنیا میں کہیں بھی رویت نہیں ہوئی!!!

حضرت مفتی تقی عثانی صاحب حفظہ اللہ **کے حوالہ سے ایک اہم وضروری وضاحت:** (1) پچھلے صفحات میں حضرت مفتی صاحب کے (۱۹۸۹ء) والے بیان میں آپ نے فرمایا کہ "ماضی میں سعودی عرب کی طرف سے بکثرت رویت کا اعلان ایسے دن ہوتا رہا ہے جب **کہیں اور چاند نظر نہیں آیا۔۔۔"!** اھ

آپ کی اس تحریر سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ سعودیہ میں جس شام کو چاند دیکھ لئے جانے کا اعلان ہوا اس دن کی شام کو **برطانیہ سمیت دنیا کے دیگر ممالک** میں جو رویتِ ہلال ہوئیں وہ واقعات حضرت مفتی صاحب کے سامنے نہیں آئے جس پر آپ کے قلم نے مذکورہ الفاظ لکھے! واللہ اعلم بالصواب

بہرحال معلومات کے لئے عرض ہے کہ سعودیہ میں جس شام کو چاند دکھائی دیا اسی شام دنیا کے جس جس ملک میں چاند دکھائی دیا اس کی تفصیل وریکارڈ پچھلے ۲۶ سالہ عرصہ میں ہماری طرف سے بارہا شائع کی گئیں، نیز ہماری ویب سائٹ کی اس لنک پر بھی یہ ریکارڈ دیکھا جاسکتا ہے:۔

(13) http://www.hizbululama.org.uk/files/moon_sighting_records.htm

اس نقشہ میں دی گئی تفصیل کے علاوہ بھی واقعات جمع ہیں جو نقشے میں ابھی تک شامل نہیں ہوئے، اس نقشے میں دنیا بھر کی وہ شہادتیں بھی ہیں جن میں چاند ایسے موقعہ پر دکھائی دیا جبکہ متوتک فلکی حساب سے اس کا دیکھا جانا، ناممکن تھا، اور بحوالہ جنگ ۲ مئی ۱۹۸۳ء، پاکستان میں ۲۸ اپریل ۱۹۸۳ء کی شام ایسے ہی چاند دیکھنے کا ایک واقعہ بمقام **پغمان**، پشاور میں ہوا اور گواہ کی گواہی کو **مفتی اعظم پاکستان** مفتی محمد رفیع صاحب حفظہ اللہ **نے قبول بھی فرمائی جبکہ چاند کی مفروضہ عمر صرف ۱۲ گھنٹے کی تھی!** یہی نہیں بلکہ ۱۹۸۹ء کے حج کے موقعہ پر بندہ اپنے خاندان سمیت حج کے سفر میں شرعی یکم ذی الحج سے پہلے مدینہ منورہ میں تھا جہاں نہ صرف ہم نے بالکل سیکڑوں مصلیوں نے ذی الحجہ؟؟ کا پہلا چاند اوّلاً مشکل میں پھر بار بار بڑا واضح دیکھا! یاد رہے کہ اس واقعہ کا ذکر گرین وچ آبزرویٹری کے اس وقت کے ڈائریکٹر پروفیسر برنارڈ یلوپ سے ذکر کی نیز بعد میں ڈاکٹر خالد شوکت سے بھی اس کا ذکر کیا گیا، جس پر یلوپ صاحب نے تو اسی متوتک (۴۳ قم) حساب کی تائید کی تھی

جس کو اختیار کرتے ہوئے ان کے اجداد **یہود ربائی حائیل دوم** نے ۳۵۸ء میں انیائی طریقے میں تحریف کرتے ہوئے اسے اختیار کرلیا تھا، موصوف نے مدینہ منورہ کے اس واقعہ کی بھرپور انداز میں تردید کردی! البتہ مون سائٹنگ ڈاٹ کام کے ڈاکٹر خالد شوکت صاحب کہ جن کا نظریہ بھی اگرچہ فلکیاتی امکانِ رویت کے اسی میتھویٹک حساب پر موقوف ہے اس کے باوجود موصوف نے اس واقعہ و شہادتوں کی تصدیق اسی فلکی حساب کی بنیاد پر ہی کردی ! افسوس صد افسوس کراچی میں مفتی رشید احمد لودھیانوی کے چھوڑے ہوئے مبارک پودے میں **قلم** کئے گئے" **مشرف دور کی سیاسی مصلحت کے فلکی چاند ادارے** " کی طرف سے ہر باداول الذکر موصوف برارڈ ٹیلوپ صاحب کو **(شرعاً؟!)** معتبر ترین ماہر ہونے کا تمغہ دیا جاتا ہے! گویا پروفیسر اور اہلِ فلک کا رتبہ ان کے نزدیک صاحبِ شرع ﷺ، اجماعِ صحابہ و خلفائے راشدینؓ اور **خود اس ادارے کے بانی مبانی** سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے جن کی حساب دانی کا کسی کو انکار نہیں پھر بھی آپ نے اِسے **شرعی دخیل** بتانے سے صاف صاف رجوع و انکار کر دیا ! انا للہ وانا الیہ راجعون، تفصیل اس لنک سے ملاحظہ فرمائیں ؛؛

(0)http://www.hizbululama.org.uk/articles/urdu/dhulhajj.htm

بانی مبانی حضرت مفتی رشید احمد لودھیانویؒ کے حوالے سے ذیل کی لنک میں ص۲ سے پڑھیں؛

(0)http://www.hizbululama.org.uk/files/RUYAT_E_HILAL.pdf

آپؒ کی وفات کے بعد مشرف دور میں جب آپ کے ادارے کی طرف سے وہاں فلکی شعبہ قائم کرنے کا اعلان کیا گیا تو مسلمانوں نے خاص کر ادارہ کے بہی خواہوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ کسی دینی ادارے کے ماتحت انسانوں کی دنیوی ضرورتوں میں سائنسی تحقیقات میں یہ پہلی و نیک نام نمونہ ثابت ہوا مگر افسوس صد افسوس جس ادارے سے دین کی خوشبوئیں پھیلتی تھیں اور باطل کا رد کیا جاتا تھا وہاں کے سائنسی شعبہ سے انسانی ضرورت پوری کرنے کا کام تو کیا لیا جاتا ! اس نے دینی ضرورتِ دفاع کا بیڑا غرق کرنے کا جھنڈا اٹھایا اور شرعی ثبوتِ ہلال و شرعی گواہوں کی تردید میں دنیا بھر کے قدیم و جدید ماقبل اسلام وما بعد والوں کو مہرتا کر وحیانہ نبوی مہر کو نعوذباللہ مردود قرار دیکر فلکی حساب کی تبلیغ میں ادارے کے بانی مبانی تک کا خیال نہ رکھ کر ان کی روح کو تکلیف پہونچائی جارہی ہے جن کی حساب دانی نے ہرگز یہ گوارہ نہ کیا تھا کہ فلکی حسابات کو دینی عقیدے پر ترجیح دیکر اسے دین میں دخیل بتائے! جیسے کہ اس باب کے حوالے سے مذکورہ لنک میں آپ کے

نظریات و فتاوٰی اس پر شاہد ہیں، اللہ انہیں ہدایت دیں، آمین

پیچھے مفتی آتی صاحب کے قول کے برخلاف جس دن سعودیہ میں چاند دیکھا گیا اس دن دنیا میں بہت سی جگہوں پر پچھلے برسوں میں اسی شام چاند دکھائی دینے کے حوالے سے بات جاری ہے، اس حوالے سے **مزید ملاحظہ فرمائیں؛** امسال رمضان ۱۴۳۳ھ کے موقعہ پر ۲۹ شعبان مطابق ۱۹ جولائی ۲۰۱۲ء جمعرات کی شام نہ صرف سعودیہ میں دو جگہوں پر بلکہ پاکستان میں میران شاہ میں میر علی کے گاؤں حیدر میں پانچ آدمیوں نے چاند دیکھا جس کی توثیق امام مولوی محمد ہارون نے ذیلی اوصاف کے رپورٹر کے سامنے کی، (ARY-Pakistan) اسی طرح **موزانبق** (شمال میں کئی جگہوں پر، CMSCGB)، **گھانا** (ICOP)، **نائجیریا** (چار جگہوں پر درجن گواہیاں)، **لیبیا** اور **بنگلہ دیش** میں بھی یہ چاند دکھائی دیا! ایطرح ۲۹ رمضان ۱۴۳۳ھ مورخہ ۱۷ اگست ۲۰۱۲ء بروز جمعرات چین کے صوبے Xinjiang کے گاؤں Lucaogou میں دکھائی دیا (اگرچہ سعودیہ میں یہ چاند نہیں دکھائی دیا ہے)، رمضان و شوال ۱۴۳۳ھ کا عالمی ریکارڈ ذیل کی لنک میں ملاحظہ فرمائیں؛

(0) http://www.hizbululama.org.uk/articles/english/Shawwal.pdf

مشرف دور کی سیاسی مصلحت کا چاند ادارہ "مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی پاکستان"

جیسے کہ ذکر ہوا کہ اس کمیٹی نے میران شاہ کے پانچ گواہوں کی گواہیوں کو خاطر میں نہ لیا حتیٰ کہ دوسرے روز مسجد قاسم خان مسجد میں خیبر پختون خواہ کی صوبائی کمیٹی کے سامنے سنیچر کی شام ایک عورت سمیت ۲۳ مردوں کی گواہیاں پیش ہوئیں جسے مرکزی چاند کمیٹی پاکستان نے قبول نہ کیا جس پر اس صوبائی چاند کمیٹی نے ان گواہیوں کو قبول کرتے ہوئے اگلی صبح اتوار کو عید ہونے کا اعلان کر دیا۔

یاد رہے کہ پاکستان میں یہ حالات کئی برسوں سے جاری ہیں کہ مرکزی کمیٹی شرعی شہادتوں کو قبول نہیں کرتی چاہے گواہوں کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ ہو جس کا افسوسناک پہلو تو یہ ہے کہ حکومتی ماتحتی کی مرکزی کمیٹی کے علماء چاہے وہ بریلوی ہوں یا دیوبندی اس کے خلاف آواز بلند کرنے سے تو رہے بلکہ جیسے پیچھے ذکر ہوا حضرت مفتی رشید لودھیانویؒ کی مسند سے شرعی گواہیوں کے خلاف فلکی محاذ تک کھولدیا گیا ہے جسے چار چاند لگانے کی تبلیغ میں ہر باد ضربِ مومن کے صفحات تک کو ملوث کر کے شرعی گواہیوں کی تردید میں یہ بھی مرکزی کمیٹی کے غیر

شرعی طور وطریقے کی تائید کی جاتی ہے اور ایسے سینکڑوں گواہوں سے غیر شرعی منفی گواہیوں کے حصول کا طریقہ اپنا کر نبوی طریقے کی تردید میں انہیں پیش کیا جاتا ہے مگر کوئی بھی اس عیب کو ختم کرنے کے لئے آگے نہیں آرہا! حتیٰ کہ بریلوی دیوبندی دونوں گروہ کے علماء ختم نبوت عقیدے پر قادیانیت کے خلاف ایک مضبوط پوزیشن لئے ہوئے ہیں مگر کوئی بھی مرکزی کمیٹی کی طرف سے ''ثبوتِ ہلال کی شرعی گواہیوں وباب الشہادت ''عقیدے کو خاطر میں نہ لائے جانے اور حضرت مفتی رشید احمد لودھیانویؒ کی مسند سے دین مخالف محاذ جاری کرنے والوں کو سمجھانے میں آگے آنے کے لئے کوئی تیار نہیں خاص کر دیوبندی جید علماء تک کی خاموشی نے یہاں سوالیہ نشان چھوڑ دیا ہے جبکہ اس مسئلہ کا تعلق ختم نبوت عقیدے ہی سے جڑا ہوا ہے مگر افسوس اسے یہاں سیاسی مصلحت کی بھینٹ چڑھا دیا گیا!

مرکزی چاند کمیٹی پاکستان کے فیصلوں پر عمل واتحاد کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ چونکہ یہ مملکت کی مرکزی تنظیم ہے اس کے فیصلے پر ہر ایک کو آمنا وصدقنا کہنا چاہئے! ٹھیک ہے مان لیا مگر کوئی بھی تنظیم چاہے وہ حکومتی سطح ہی کو کیوں نہ ہو اس کے نصوص مخالف فیصلوں کو تو ہرگز تسلیم نہیں کیا جاسکتا جیسے حکومتی بینکوں کے سودی لین دین کو یا دیگر دینی نصوص واحکامات مخالف قوانین کو تسلیم نہیں کیا جاتا! کتنا افسوسناک پہلو ہے کہ ایک طرف شرعی گواہان موجود ہیں مگر فلکیات کی بنیاد پر ان کی گواہیوں کو جھوٹ قرار دیکر مردود قرار دیدیا جارہا ہے کیا یہ دین میں تحریف نہیں! پھر یک دو گواہ نہیں کہ جس کی تعیین صاحب شرع ﷺ نے خود فرمادی ہے نیز ائمہ کرام حتیٰ کہ امام ابوحنیفہؒ تک بھی یہی فرماتے ہیں، بلکہ ان کی بڑی تعداد تک کو بھی مردود قرار دیدیا جاتا ہے یہ کونسا دین ہے! حالانکہ دیوبندی ہوں یا بریلوی بزرگ بشمول فاضل بریلی مولانا احمد رضا خان ومفتیان کرام سب نے فلکیات کی کسوٹی کی تردید فرمادی ہے، یہ کتنی افسوسناک صورتِ حال ہے کہ دیوبندی، بریلوی علماء تک کے مفتی حضرات اور ان کے فتاویٰ کے باوجود یہ سب نہ صرف پاکستان کے ان غیر شرعی حالات پر خاموش ہیں یاد رہے الفاظ میں 'وہ بھی خوش یہ بھی خوش والی سیاست' پر گامزن! جیسے کہ ذکر ہوا بعض تو اوپر سے دین کے باب الشہادت نصوص پر سختی سے عمل کرنے والے مفتیان کرام وعلماء کی تردید میں حکومتی ادارے کے غیر اسلامی فیصلے کی تائید میں اخباری بیانات تک جاری کرتے ہیں! کیا یہ احکم الحاکمین کے سامنے جوابدہی پر قادر ہیں؟! گویا ان کی سیاست وعزت نے دین کو حکومتی مصلحتوں کی جھولی میں ڈالدیا ہے، کیا اب بھی پراسرار خاموشی پاکستان

کا مقدر رہے گی؟!

مزید برآں: یادرہے کہ برطانیہ میں ایک فتین نے اپنی بدطینت جبلت بتائی کہ جب بھی چاند کی شہادتیں متواتر فلکی حساب کے خلاف آئیں اور اسے مرکزی رویت ہلال کمیٹی برطانیہ نے قبول کیا تو انہیں غلط ٹھہرانے میں ہر قسم کے ہتھکنڈوں سے شاہدین بیچاروں کا مساجد، گھروں بازاروں تک ہر جگہ اس نے پیچھا کیا! اس طرح شعائرِ دینیہ، باب الشہادت اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی برطانیہ کو جھوٹا ٹھہرا کر بدنام کرنے کی بھرپور کوشش کی! یہاں تک کہ لوگوں کو مرنے مارنے تک پر اس نے اکسایا! اس طرح **چاند دیکھنے کی کوشش کرنے والوں پر دھاک بٹھائی کہ شرعی ثبوتِ ہلال سے ثابت ۲۹ ویں کی شام کوئی بھی چاند دیکھنے کی کوشش کے لئے نہ نکلے!** فتین کی اس حرکت پر علامہ شامیؒ والے واقعہ کی طرح برطانیہ میں بھی لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ ہم تو سنتِ رسول وفرضِ کفایہ ادا کرنے نکلے تھے اولٹا ہمیں ہی گنہگار ٹھہرایا گیا اب سے ہم کبھی رویتِ ہلال کے لئے نہ نکلیں گے، جس کا گناہ اس پر اس جیسوں کے کندھوں پر ہوگا! انا للہ وانا الیہ راجعون،

فلکیاتی حساب کے مفروضات اور ایک اندوہناک تاریخی واقعہ پر علامہ شامیؒ کی فنکار

علامہ شامیؒ نے اپنے یہاں فلکی حساب کے خلاف ثبوتِ ہلال کے واقعہ کی تصدیق فرماتے ہوئے فلکیاتی حساب کتاب کے شرعاً عدم اعتبار پر ایک مستقل رسالہ '' تنبیه الغافلين والوسنان على احكام رمضان '' تک لکھا، لکھتے ہیں کہ ۲۹شعبان ۱۲۴۰ھ کو امرکی شام چند لوگوں نے چاند دیکھنے کی گواہی دی، تفتیش حال کے بعد ایک جماعت نے ان گواہوں کا تزکیہ کیا اس کے بعد حاکم نے گواہی کے بارے میں رقعہ لکھ کر دمشق کے مفتی اعظم سے پوچھا انہوں نے اس کی صحت کی تصدیق فرمائی اور رمضان ہونے کا اعلان کردیا، اور لوگوں نے روزہ شروع کردیا مگر بعض نے اس فیصلہ کو توڑنے کا ارادہ کرلیا، اس کے لئے انہوں نے چند من گھڑت بے بنیاد دلائل قائم کئے، کہ (۱) ایک جماعت نے پیر کی صبح چاند دیکھا اور یہ ناممکن ہے کہ ایک چاند شام کو دیکھا جائے اور (آنے والی) صبح کو بھی دکھائی دیوے! اس لئے کل رات کی گواہی غلط تھی، ایک شور وفتنہ برپا کردیا گیا، **یہ فتین لوگ رمضان بھر اپنی حرکت پر قائم رہے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ**

''مرتد'' ہوگئے (۲) جب مسلمانوں نے عید الفطر منائی اور عید پڑھی تو **ان لوگوں نے عید کے دن روزہ رکھا**، حالانکہ یہ بات مسلم ہے کہ **نبی کریم ﷺ کی انہی احادیث کی وجہ سے ثبوتِ ہلال میں فلکیات والوں کے حساب وکتاب پر اعتماد نہیں کیا جائے گا** جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته اور ایک اور جگہ فرمایا لاتصوموا حتى تروه ولاتفطروا حتى تروه الخ، ان میں آپ ﷺ نے مہینہ کی ابتداء وانتہاء کے لئے یا تو ۲۹ کی شام رویتِ ہلال کا اور عدمِ رویت پر تیس دن پورے کرنے کا فرمایا مگر **آپ ﷺ نے اہلِ حساب سے رجوع کرنے کا نہیں فرمایا** بلکہ دوسری حدیث میں صاف فرمادیا نحن امة امية لانكتب ولانحسب الخ (الرسالة التاسعه من رسائل ابن عابدين، ج ۱ص ۲۳۲) اھ ، دیکھیں یہ لنک:

(o) http://hizbululama.org.uk/articles/English/Log_Murtad.jpg

یاد رہے کہ برطانوی فتنین نے بھی روزہ رکھ کر عید نماز تک پڑھائی، نیز اسی نے دار العلوم دیو بند کے صدر مفتی مرحوم حضرت مفتی نظام الدین صاحبؒ اور آپ کے فتویٰ تک کو چالاکی سے جھٹلانے کی کوشش کی جس کی تردید الحمد للہ مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کے بروقت اقدامات سے خود مفتی نظام الدین صاحبؒ ہی کی قلم نے کردی تھی، یہ دیکھیں

14) http://www.hizbululama.org.uk/files/Fitteene_Fateen.pdf

() قارئینِ کرام ! ماقبل صفحات میں پروپیگنڈہ مشنری کے بہتان والزامات اور اس پر تفصیل گذری، اس حوالے سے مزید یہ بھی ملاحظہ فرمائیں: پروپیگنڈہ کرنے والوں کو ماہنامہ البلاغ میں حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب کی تحریر میں اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہ آیا کہ اس کی اصلاح کرلیتے! بجائے اس کے انہیں اپنے جھوٹ کو سچ بنانے کی فکر پڑگئی اور حضرت مفتی صاحب کو استعمال کرکے لکھا :- Mufti..... well known fact accepted....

Muhammad Taqi Uthmani Saheb DB, that the moon has to be at least sixteen hours old before it can be visible to the human eye.

کہ حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے نزدیک انسانی آنکھ سے چاند دکھائی دینے کے لئے اس کا سولہ گھنٹوں کی مفروضہ عمر کا ہونا چاہئے۔اھ! کیا انہوں نے حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کے وہ فتاویٰ نہیں دیکھے جس میں آپ سعودیہ کے (فلکی حسابات مخالف) شرعی ثبوتِ ہلال کے فیصلوں کو جائز قرار دیتے ہیں! قارئین اس حوالے سے بعد کے صفحات میں ان شاء اللہ ملاحظہ فرمائیں گے۔

قرآن وصاحبِ شرع والقرآن ﷺ، دعویٰ تو صراطِ مستقیم!!!

مگر مذاق ومنطق کا عجیب میدان

ثبوتِ ہلال میں متجو نک فلکی حساب کی وکالت میں اس غیر شرعی طریقہ کو شرعی ثبوتِ ہلال میں دخیل بنانے کی تائید میں افسوس صد افسوس کہا جاتا ہے کہ'' ہم بھی تو نصوص میں مذکور'' رویت'' ہی پر تو عمل کرنے کا کہتے ہیں! مگر جب انہیں یاد دلایا جائے کہ'' ٹھیک ہے مگر آپ اپنی رویت کو'' مفروضہ نیو مون کے فلکی حساب سے مشروط کرتے ہیں'' اس کا تو نصوص میں کہیں ذکر نہیں! بلکہ اولاً نص قرآن نے تو اس سے صاف اعراض کیا نیز نص حدیث امی میں آپ ﷺ نے صاف صاف یہودیوں کے فلکی حساب کا رد فرمادیا! حتیٰ کہ بدر کے قیدیوں کے چھٹکارے کو ان کی طرف سے مسلمانوں کی تعلیم کی شرط اور حضرت زیدؓ کو یہودیوں سے ان کی زبان سیکھنے کے'' صاحبِ شرع'' ﷺ کے واقعات کے باوجود آپ ﷺ نے فلکی حساب کے لئے نہ تو کوئی توجہ فرمائی اور نہ ہی صحابہ کو اس کے سیکھنے سکھانے کی طرف متوجہ کیا! جب یہ باتیں انہیں یاد دلائی جائیں تو انہیں ماننے کی چال چل کر کہتے ہیں کہ'' سعودیہ میں جس دن چاند دیکھ لئے جانے کا کہا جاتا ہے اس دن دنیا میں کہیں بھی چاند نہیں دکھائی دیتا!!! لاحول ولاقوۃ الا باللہ،

جب ان کے سامنے دنیا میں اسی شام چاند دکھائی دینے کے واقعات پیش کئے جاتے ہیں تو پھر دوسری چال چلتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ تو فلکی حسابات کے خلاف ہیں، انہوں نے چاند نہیں کوئی اور چیز دیکھی یا پھر یہ جھوٹ ہے، ہم نہیں مانتے!!! انا للہ وانا الیہ راجعون (دیکھیں ہماری ویب سائٹ کی ذیل کی پیکس):-

بد منتظم تبلیغی مرکز وغیرہ کے مقامی وعالمی واقعات!

(15) http://www.hizbululama.org.uk/highlights/ramadan1431_vitness_urdu.pdf

(16) http://www.hizbululama.org.uk/files/moon_sighting_records.htm

(17) http://www.hizbululama.org.uk/articles/english/D_Bur. دارالعلوم بری

(18) http://www.hizbululama.org.uk/articles/english/Licester.pdf دارالعلوم لیسٹر

دراصل ثبوتِ ہلال کے لئے فلکی حساب کی وکالت کرنے والوں نے پہلے ہی طے کرلیا ہے کہ اس حساب کے خلاف شہادتِ رویت کو تسلیم ہی نہیں کرنا ہے! البذا دنیا میں کہیں بھی اس دن رویت نہ ہونے کیان کی طرف سے جھوٹی رَٹ لگانا اور یہ کہہ کر لوگوں کو دھوکہ دینا زیب نہیں دیتا کہ ہم بھی نصوص کے مطابق رویت ہی کا کہتے ہیں! انہیں صاف صاف قبول کرلینا چاہئے کہ وہ آپ ﷺ کی نصوص اور اس کی **غیر مشروط رویت والے طریقہ** کو نہیں مانتے **اس لئے کو بیان تو آتی ہیں مگر ہم اسے نہیں مانتے**

اصل حقیقت یہی ہے کہ یہود ونصاریٰ نے جو طریقہ اختیار کیا ہے یہ اس کے صحیح ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور نبویا شاالہی سے انہیں کوئی سروکار نہیں!

مفتی تقی عثمانی صاحب کی شہادت اور گمراہی کی انتہاء

قارئین کرام! جیسے کہ پیچھے ذکر ہوا کہ متو تک نیو مون تھیوری کے حسابات پر ایمان لانے والوں نے نہ تو قرآن ورسول ﷺ، نہ ہی صحابہ کرام وخلفاء راشدین کے اجماع اور نہ ہی ائمہ اربعہؒ کہ ہمارے اکابرین بزرگوں وامتِ مسلمہ کے اجماعِ عملی، ان کی تصدیقات وفتاویٰ تک کو تسلیم کیا بلکہ اسی حساب کی بنیاد پر دنیا بھر کی شرعی گواہیوں کے ساتھ ساتھ سعودیہ کے شرعی ثبوتِ ہلال کے فیصلوں کے خلاف غلط پروپیگنڈہ تک کر کے اپنے ایمان تباہ کررہے ہیں!

نیز یہ بیان بھی گذرا کہ فروری ۲۰۱۲ء کے رابطہ عالم اسلامی کے مکہ اجلاس میں مفتی تقی عثمانی صاحب جیسی جانی پہچانی معروف ومشہور شخصیت نے وہاں سعودیہ کے ذمہ دار علماء سے اسی حوالہ سے سوالات نقل کئے اور اس پر جواباً (بشمول مفتی تقی صاحب) دنیا بھر کے مندوبین کے سامنے سعودی محکمہ وزارۃ العدل کے ذمہ داروں نے حسابیوں کے الزام وبہتان کے رد میں اندراج وفسلک اداروں سے رابطہ کاغذات کے دستاویزی ثبوت دکھائے کہ وہاں شرعی ثبوتِ ہلال کے لئے ام القریٰ کیلنڈر پر عمل نہیں کیا جاتا بلکہ سال بھر ہر مہینے میں چاند کی رویت کا اہتمام کیا جاتا ہے، چونکہ برطانیہ میں یہ گروہ حضرت مفتی تقی صاحب کو اپنے مقاصد کے لئے (غلط) استعمال کرنے میں پیش پیش رہا ہے اس لئے ہوا تو یہ چاہئے تھا کہ یہ ''البلاغ اپریل ۲۰۱۲ء'' میں ''سعودی ذمہ دار علماء کی مذکورہ حوالجات کی تصدیقات'' کی اشاعت کو من وعن تسلیم کرلیتے! بجائے اس کے اولٹا انہوں نے مفتی صاحب

کو بھی مخدوش کردیا حالانکہ اس سے پہلے آپ ان کے نزدیک ''ایک مہر تصدیق'' تھے مگر سعودیہ کے فیصلوں کی تصدیقات کی اشاعت پر اب یہ آپ کی بھی مخالفت وتنقیص پر اتر آئے! ملاحظہ فرمائیں یہ کیا کہتے ہیں!:-

Mufti Taqi Usmani's in Al-Balag magazine is misleading because (a) no decisions are made in Saudi Arabia based on moon sighting for all 12 months and (b) the Ummul Qura date is followed in all 12 months

یعنی کہ البلاغ رسالہ میں مفتی تقی عثمانی کا مضمون لوگوں کو گمراہ کررہا ہے۔۔۔'' اھ (انا للہ وانا الیہ راجعون)،

افسوس نیو مون تھیوری کے حسابات کہ جنہیں قرآن ورسول ﷺ نے باطل قرار دیا اس پر انہوں نے نعوذباللہ ایمان کی حد تک عشق کرلیا اور صاحب شرع ﷺ کی تعلیمات کی قبولیت کے ذرائع و''معتبر شہادات'' تک کو ٹھکرا کر اب اشہادات نصوص کی مخالفت پر اتر آئے کہ لوگ اور علماء نصوص کے بجائے اِن کی زبان پر بولیں، عمل کریں! لاحول ولاقوۃ الا باللہ

افواہ سازوں میں سے کراچی سے ایک اور صاحب کو نہ صرف سعودیہ کی شرعی اتھوریٹی کی سچائی پر بلکہ مفتی صاحب تک کی تصدیقات تک پر بھی شک ہے! جبکہ یہ اپنے گریبان میں نہیں جھانکتے کہ وہ بار بار غلط اور جھوٹ پھیلا کر کے خود اپنی ذات کی سچائی پر دھبہ لگائے جارہے ہیں جس کی ایک ہی مثال کافی ہے کہ یہ صاحب شرعی ثبوتِ ہلال کے ''عصری'' مسئلہ میں ہر بار، ماقبل ومابعد اسلام کے مسلم غیر مسلم ماہرین کے حوالجات سے عام مسلمانوں کو ایک طرف جہاں دین سے بدظن کرنے کی مہم جاری کئے ہوئے ہیں وہیں یہ اپنے ان ماہرین میں دو جھوٹے نام برفہرست ایسے بھی لگاتے ہیں جو ہرگز ماہر نہیں اور یہ سراسر صاف جھوٹ اور ان مسمیٰ حضرات پر بہتان عظیم ہے جبکہ یہ مسمیٰ خود ماہرِ فن تو کیا اس فن کی حساب دانی تک کا صاف انکار کررہے ہیں جس کی گواہی مولانا سعید پالنپوری صاحب کے سامنے انہوں نے دی اور اس شہادت علی الشہادت کا ذکر آپ نے اپنی تقریر میں بھی فرمادیا کہ: مولانا یعقوب کاوی صاحب اور مولانا شمیر الدین نے میرے سامنے علمِ فلکیات سے ناواقف ہونے کا خود اقرار کیا کہ یہ حساب تو ہم گرینوچ آبزرویٹری سے لیتے ہیں! **میں نے انہیں کہا کہ پھر تو آپ کا فروں کے حساب کا فالو کرتے ہیں**، لاحول ولاقوۃ الا باللہ!۔۔اھ، مسلسل ایسے صریح جھوٹ پھیلانے والے حتیٰ کہ سعودی ذمہ داروں اور مفتی تقی عثمانی صاحب سمیت رابطہ کے بھرپور اجلاس کی شہادت تک پر جوشک کرے

کیا ایسوں کی گواہی وتر دید شرعاً کوئی حیثیت باقی رہ جاتی ہے جس پر اعتماد کیا جائے؟! ہرگز نہیں! دیکھیں یہ لنک:

(0) http://www.hizbululama.org.uk/highlights/1432ah/dhulhajj/Maulana_Palanpuri_videos.html

قرآنی آیات اور ان کے بیانِ مقاصد

شرعی ثبوتِ ہلال میں فلکی حسابات کے دخل کی وکالت کرنے والوں کی طرف سے ان قرآنی آیات کو دلیلاً پیش کیا جاتا ہے جن میں چاند سورج، سیاروں اور دن، رات کے حوالہ سے اللہ کی قدرتِ کاملہ کے حساب کا ذکر ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ '' اللہ خود ان آیات میں حسابِ فلکی کا ذکر کرتے ہیں''! گویا ان کے ہاں یہ آیات آپ ﷺ کے بعد نعوذ باللہ نازل ہوئیں یا نعوذ باللہ آپ ﷺ نے باوجود ان آیات کے نازل ہونے کے آپ نے اپنی طرف سے مفروضہ فلکی حسابات کا رد کر دیا یا پھر آپ ﷺ ان آیات کو بھول گئے تھے!!! لاحول ولاقوۃ الا باللہ، حالانکہ آپ ﷺ کی ذاتِ پاک، آپ کی احادیث واعمال وفرمودات خود قرآن کی وحیانہ تفسیر ہے جو دیگر تمام تفاسیر سے اعلیٰ وافضل ترین تفسیر ہے کیونکہ یہ وحی ہے (وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔ القرآن، آپ ہرگز نفسانیت سے بات نہیں کرتے بلکہ آپ کی بات (حدیث) تو اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے تو پھر ان آیات کو اپنی دلیل میں غلط طور پر پیش کرنے والے کیا آپ ﷺ سے بھی بڑھ کر نعوذ باللہ مفسر بالوحی ہو چکے؟! لاحول ولاقوۃ الا باللہ

نصِ ثبوتِ ہلال واجتہاد!

(الف) یہ جو کہا جاتا ہے کہ ثبوتِ ہلال کا مسئلہ اجتہادی ہے اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ نفسِ ثبوتِ ہلال (یعنی ۲۹ ویں کی شام کو چاند کی رویت ورنہ ۳۰ ایام کی تکمیل) کی نص مبہم ہے اس لئے اس میں اجتہاد کیا گیا یا کیا جائے! نہیں ایسا نہیں، بلکہ نصوصِ قطعیہ جن میں کی چند خطبہ میں گذریں بالکل واضح اور غیر مبہم ہیں جیسے کہ ان میں یہ مطلق الفاظ صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ الخ اور حدیث نبیہ: نحن امۃ امیۃ لانکتب ولانحسب الخ'' کی نصوص کا مطلب یہی تو ہوا کہ (فلکیاتی حسابات کے مفروضہ نیو مون اور اس کے حسابات کی شرائط کے بغیر) ۲۹ ویں کی شام مطلقاً چاند دیکھ لیا جائے تو ورنہ ۳۰ دن مکمل کر لئے جائیں اور اگلے مہینے کی پہلی تاریخ شروع کی جائے، معلوم ہوا کہ نفس الامر میں یہ نص فلکیاتی حسابات سے مشروط

کرنے میں ہرگز اجتہادی نہیں!

(ب) نیز یاد رہے کہ آپ ﷺ رمضان کے لئے ایک مسلمان اور عید کے لئے دو مسلمانوں کی شرط پر صحابہ کی شہادتِ رویت کو قبول فرما لیتے تھے، البتہ بعض سلفِ صالحین نے شہادت کے بارے میں جو اجتہاد کیا ہے وہ ''غیر صحابی کی شہادت کو قبول کرنے میں شاہد کے عادل ہونے نہ ہونے کی بنیاد پر کیا ہے۔ انہوں نے صحابہ کے عادل ہونے اور غیر صحابہ کے اس صفت سے متصف نہ ہونے پر غیر صحابہ کی شہادت کو اس کے عادل ہونے کے ساتھ مشروط کر کے کچھ قیود وشرائط شرعی حدود میں رہ کر عائد کئے! اگر چہ ہر ایک نے اسے تسلیم نہیں کیا! جیسے مولانا مفتی ظفیر الدین صاحبؒ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند اپنے ایک فتوی میں فرماتے ہیں: واضح رہے کہ **امام اعظمؒ** سے دوسری روایت جو حسن بن زیادؒ کے واسطے سے مروی ہے یہ ہے کہ ثبوتِ رمضان وعیدین کیلئے **مطلع صاف ہونے کی صورت میں بھی جمِ غفیر کی شہادت ضروری نہیں** اور علامہ ابن نجیم نے البحر الرائق میں اور علامہ شامیؒ نے بھی رد المحتار (میں ج ۲ ص ۹۲) **اسی کو ترجیح دی ہے** اھ

بہر حال سلف کا اجتہاد نفسِ نص کو کسی غیر شرعی شرط وفلکی حسابات سے مشروط ومقید کرنے پر نہیں ہوا تھا (ب) نیز سلفِ صالحین نے نفسِ ثبوتِ ہلال کے طریقہ میں کسی تبدیلی کے بغیر جو اجتہاد کیا وہ ''ایک جگہ کی رویت، روئے زمین کی کتنی حدود میں مؤثر ومعتبر ہو اس پر کیا ہے'' چونکہ احادیث کے الفاظ ''صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ'' میں عموم ہے کہ چاند کی رویت پر روزہ رکھو اور رمضان ختم کرو تو فقہاء نے اس عموم پر تحقیق کرتے ہوئے جو اجتہاد کیا اس میں کہا گیا کہ:۔ ایک جگہ کی رویت ہر جگہ کے لئے معتبر ہوگی جیسے کہ امام صاحب امام اعظم ابو حنیفہؒ کا قول ہے جبکہ دیگر نے ایک جگہ کی رویت کو صرف متحدۃ المطلع جگہ ہی میں معتبر قرار دیا تو دوسروں نے ایک جگہ کی رویت کو صرف اسی مقام کے لئے قبول کیا! رابطہ کی مئی ۲۰۱۲ء کی اس کانفرنس میں اس مسئلہ پر بھی بحث ہوئی۔

مطلب یہ کہ سلفِ صالحین کی طرف سے جو اجتہاد کیا گیا انہوں نے نفسِ نصوص کے ثبوتِ ہلال طریقہ میں کوئی کمی بیشی نہیں کی اور احادیث میں فلکی حساب کے مفروضہ نیو مون یا کسی فلکی شرط کو دخیل بنائے بغیر محض شرعی ۲۹ ویں کی شام چاند کی رویت ہونے پر اور رویت نہ ہونے پر ۳۰ ویں دن کی تکمیل کے بعد پہلی تاریخ

کا جو حکم دیا گیا ہے اسی سادہ حکم کو باقی رکھا، معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ **اصــــلاً** ہرگز اجتہادی نہیں اولاً تو احادیث کے الفاظ صوموا لرؤیتہ و افطروا لرؤیتہ میں عمومیت اور حدیثِ ابن عباسؓ وکریبؒ کی بنیاد پر شرعی اصل طریقہ میں کسی بھی مزید شرطکے بغیر خاص کر فلکی حساب کو بڑھائے بغیر بعضوں نے محض علاقوں کے مطالع پر اجتہاد کیا اور ایک جگہ کی رویت کو دوسری جگہ کے لئے معتبر یا غیر معتبر قرار دیا! معلوم ہوا کہ جہاں اجتہاد کیا گیا ہے وہاں منصوص ثبوتِ ہلال کے طریقہ میں نہیں کیا گیا اور قیامت تک اس اصل میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی اور نہ ہی کی جاسکتی ہے ورنہ یہ تحریف ہوگی۔

منصوصاتِ اسلامیہ اور سائنس

() **حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ:** آپؒ نے حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرمایا ہے کہ شریعت کے احکام کا مدار ظاہری امور (علامات) پر رکھا گیا ہے (ہیئت وفلکیات کی) فنی موشگافیوں اور حسابات پر نہیں رکھا گیا بلکہ شریعت نے تو حسابات وغیرہ پر (شرعی احکام کا) دارومدار رکھنے سے بھی روکا ہے (حجۃ اللہ البالغہ جلد۲، صفحہ ۱۰)

() **حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ:۔** آپ نے ''رویتِ ہلال'' کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ بلاشبہ موجودہ دور میں فنِ ریاضی وفلکیات نے کافی ترقی کر لی ہے لیکن اس کے باوجود یہ نہیں کہا جاسکتا کہ **آج ایک محقق ماہر نے جو کچھ کہہ دیا وہ حرف آخر ہے آئندہ اس کی تغلیط کوئی نہیں کرسکتا۔** مفتی صاحب آگے لکھتے ہیں کہ:۔ ۲۹ رمضان بروز جمعہ ۱۳۸۰ھ کے چاند کے بارے میں کراچی اور پنجاب کی آبزرویٹی کے آپس کے حساب میں فرق پڑ گیا تھا۔ پنجاب یونیورسٹی کے محکمۂ موسمیات نے بتایا تھا کہ جمعہ کی شام عید کا چاند نظر آنے کا امکان کم ہے جبکہ اسی چاند کے بارے میں کراچی کی موسمیات والوں نے بتایا کہ چاند نظر آنے کا امکان ہے (رویتِ ہلال از مفتی محمد شفیع صاحب، ص ۲۳ تا ۳۴)

سب سے پہلے شیعوں نے ثبوتِ ہلال میں فلکیات کو رواج دیا!

فتح الباری شرح بخاری میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ 'باب قول النبی ﷺ لا نکتب ولا نحسب '' کے ماتحت فرماتے ہیں: والمراد بالحساب ھنا حساب النجوم وتسییرھا ولم یکونوا یعرفون من ذلک ایضا الا النزر الیسیر فعلق الحکم بالصوم وغیرہ بالرؤیۃ لرفع الحرج عنھم فی معاناۃ حساب

التسییر واستمر الحکم فی الصوم ولو حدث بعدھم من یعرف ذلک بل ظاھر السیاق یشعر بنفی تعلیق الحکم بالحساب اصلا ویوضحہ قولہ فی الحدیث الماضی فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلاثین ولم یقل فسلوا اھل الحساب والحکمۃ ..وقد ذھب قوم الی الرجوع الی اھل التسییر فی ذلک وھم الروافض (فتح الباری ص ۱۰۲)

علامہ سبکیؒ! علامہ شامیؒ نے علامہ سبکی کی یہ کہہ کر تردید فرمائی کہ: جو کچھ سبکی نے کہا اس کو ان کے ہم مذہب اور بعد والوں نے مردود قرار دیا ہے جن میں حافظ ابن حجرؒ اور رملیؒ بھی ہیں ملاحظہ ہو یہ حوالہ جات ۔۔۔۔

وللامام السبکی الشافعی تالیف مال فیہ الی اعتماد قولھم لان الحساب قطعی اہ ومثلہ فی شرح الوھبانیۃ قلت ماقالہ السبکی ردہ متاخر واھل مذھبہ منھم ابن الحجر والرملی فی شرح المنھاج (رد المحتار ج۲ ص ۱۰۰) :ولا عبرۃ بقول الموقتین ولو عدولا علی المذھب (درمختار) لایعتبر قولھم بالاجماع ولایجوز للمنجم ان یعمل بحسابہ نفسہ وفی النھر فلا یلزم بقول الموقتین انہ ای الھلال یکون فی السماء لیلۃ کذا وان کان عدولا فی الصحیح (شامی ج۲ ص۲)

علامہ عبد الرحمان الجزیریؒ: آپ 'کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعۃ' میں عنوان قائم کرتے ہیں: **ھل یعتبر قول المنجم ؟** ، پھر اس کے ماتحت لکھتے ہیں: لاعبرۃ بقول المنجمین ،فلایجب علیھم الصوم بحسابھم ،و لاعلی من وثق بقولھم ، **لان الشارع علق الصوم علی امارۃ ثابتۃ لاتتغیر ابدا ،وھی رویۃ الھلال او اکمال لعدۃ ثلاثین یوما** ،اما قول المنجمین فھو ان کان مبنیا علی قواعد دقیقۃ ،فانا نراہ غیر منضبط ،بدلیل اختلاف آرائھم فی اغلب الاحیان (ج ۱ ص ۵۵۱) منجموں کے حساب کتاب کا کوئی اعتبار نہیں، اس لئے منجموں پر اپنے حساب کتاب کے مطابق روزہ واجب نہ ہوگا اور نہ ہی ان کے معتقدین پر واجب ہوگا۔ کیونکہ **شارع نے روزہ کی فرضیت "ایک ثابت ومستحکم بنیاد" پر رکھی ہے جو "ہمیشہ کے لئے نہیں بدلے گی" اور وہ ہے "چاند کا دیکھنا یا تیس دن کا پورا ہونا" ہے"۔ اب رہا منجمین کا قول!** تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کسی حتمی قول کے بجائے دقیق غیر معیّن قواعد پر مبنی ہے

جو اہلِ فن کی مختلف آراء کے راجح قول پر مبنی ہے

مرکزِ سنیت دارالعلوم دیوبند

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند اپنے دیگر کئی فتاویٰ کی طرح ذیل کے فتویٰ ۲۲۲/تب، مورخہ ۲۲/۶/۱۴۰۱ھ میں دارالافتاء کے صدر مفتی حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن، مفتی محمود حسن، مفتی وقار علی حفظہم اللہ کیا تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **الجواب وباللہ التوفیق:۔ فلکیاتی مفروضہ حسابات کی جمہوری اور جیوتی سائنکل کے مفروضہ نوموں اور اس کے امکانِ رویت کے مفروضہ حسابات شرعاً غیر معتبر ہیں۔ انہیں رویتِ ہلال کا مدار بنانا درست نہیں۔ حدیث کے بھی خلاف ہے۔ فقہاء کے اصول کے بھی خلاف ہے۔ اسے جم غفیر کی شہادت کے ساتھ مشروط کرنا بھی غیر معتبر اور حدیث وفقہ کے خلاف ہے۔** کسی باطل چیز پر کسی چیز کی بنیاد رکھنا بھی باطل ہے۔ واللہ اعلم

مفتی کفایۃ اللہؒ، حکیم الامتؒ اور حرمین شریفین پر روزہ کی فرضیت

حضرت مفتی کفایۃ اللہ صاحبؒ اپنے فتاویٰ کفایۃ المفتی میں حکیم الامتؒ کا فتویٰ وعظ العشیر کے ص ۸۷۷ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔ حکیم الامتؒ نے فرمایا: انبیاء کی شان ہی تیسیر وتسہیل ہے۔ ان کے کلام میں کسور کا نہ ہونا اولیٰ ہے اسی لئے امام صاحبؒ نے اختلافِ مطالع کو غیر معتبر قرار دیا ہے کہ اگر

مکہ یا مدینہ سے شرعی ثبوت کے ساتھ خبر آجائے کہ وہاں، یہاں (برصغیر ہند) سے پہلے چاند ہوا ہے تو ہندوستان والوں پر اس کی خبر کی وجہ سے ایک روزہ رکھنا فرض ہوگا۔ الی قولہ

مزید: حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحبؒ اور حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب دارالعلوم دیوبند اپنے ایک فتوے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ احقر کو بہت پہلے سے یہ معلوم تھا کہ سعودی عربیہ میں قمری ماہ کی پہلی تاریخ کا تعین رمضان وعیدین وغیرہ کے لئے کسی جنتری یا حساب وغیرہ پر مبنی نہیں کیا جاتا۔ بلکہ شرعی شہادت، شرعی اصول اور طریق موجب کے مطابق کیا جاتا ہے اور پھر اس کے مطابق ان عبادات پر عمل کیا جاتا ہے چنانچہ جب ۱۹۸۲ء میں ضیاء الدین لاہوری کا مضمون اس کے خلاف شائع ہوا تھا اس وقت بھی احقر نے غلط

اور اتہام بے بنیاد سمجھا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد جلد ہی معتمد علماء سعودی عرب کا تردیدی بیان شائع ہوکر حقیقت واضح ہوگئی تھی۔ **خطۂ حجاز مقدس میں حرمین شریفین ہونے کی وجہ سے اسے عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کے دلوں میں واجب الاحترام بھی کہہ دیں تو صحیح ہے۔ اسی طرح حکومت سعودی عربیہ چونکہ کتاب وسنت کے مطابق عمل کر رہی ہے اسلئے اس کو بھی واجب الاحترام کہنا درست ہوگا۔** واللہ اعلم، اھ

حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ اور سائنس

آپؒ قرآن حکیم سے سائنسی مسائل کے استنباط کے حوالے سے فرماتے ہیں: ''لوگ آپ ﷺ سے چاند کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ اس کا گھٹنا اور بڑھنا لوگوں کے کاروبار اور حج کے اوقات کے لئے ہے'' (یسئلونک عن الاھلۃ)۔ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ چاند کے گھٹنے بڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی، **جس میں وجہ اور علت نہیں بیان کی گئی بلکہ حکمت بتلا دی گئی**، فرماتے ہیں کہ لوگ چاند کے گھٹنے اور بڑھنے سے متعلق آپ سے سوال کرتے ہیں کہ اس کی **علت** کیا ہے؟ تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں، چنانچہ اس سے لوگوں کو اپنے کاروبار کے لئے وقت کا اندازہ ہوتا ہے یہ تو دنیوی فائدہ ہے اور حج وغیرہ کے اوقات معلوم ہوتے ہیں، یہ دینی نفع ہے'' **علت کو چھوڑ کر حکمت بتلانے میں اس پر تنبیہ کردی گئی ہے کہ علت کا دریافت کرنا فضول ہے''** حکمت کو معلوم کرنا چاہئے حضرت حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا: ۔ حدیث مطرب و مے گو وراز دہر کمتر جو کہ کس نکشود ونکشاید بحکمت ایں معمارا ۔ یعنی عشق ومحبت الٰہی کی باتیں کرو، زمانے کے اسرار کی جستجو ترک کرو کہ کسی نے بھی اس معمہ کو حکمت سے حل نہیں کیا نہ آئندہ کر سکے گا۔ (البلاب لاولی الالباب ملحقہ مواعظ حدود وقیود ص ۱۲۵ از حضرت تھانویؒ)

مزید: آپ دوسری ایک جگہ فرماتے ہیں:۔ (یسئلونک عن الاھلۃ) ''لوگ آپ ﷺ سے چاند کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ **اس کا گھٹنا اور بڑھنا لوگوں کے کاروبار اور حج کے اوقات کے لئے ہے''۔ اس آیت میں وجہ اور علت نہیں بیان کی گئی بلکہ حکمت بتلا دی گئی**، یہ تو دنیوی فائدہ ہے اور **حج وغیرہ کے اوقات معلوم ہوتے ہیں، یہ دینی نفع ہے**۔ ''علت کو چھوڑ کر حکمت بتلانے میں اس پر تنبیہ کردی گئی ہے کہ **علت کا دریافت کرنا فضول ہے'' حکمت کو معلوم کرنا چاہئے**، بڑے ظلم کی بات ہے کہ **حکام ظاہری (بادشاہ وغیرہ) کے**

کالوں میں تو مسائل سائنس کو تلاش نہ کیا جائے اور خدا تعالیٰ کے کالوں میں ان تمام باتوں کو تلاش کیا جائے۔ ثابت ہوا کہ **جغرافیہ وغیرہ مقصود نہیں ہیں**، البتہ اگر ان کا ذکر ہوگا تو **ضمناً** ہوگا، چنانچہ سائنس وغیرہ کے متعلق جو گفتگو ہے وہ اس قدر کہ یہ سب مصنوعات ہیں اور **ہر مصنوع کے لئے ایک صانع کی ضرورت ہے**، سو، اس استدلال کے لئے اس کی ضرورت نہیں کہ **ان چیزوں کی حقیقت بھی دریافت ہو جائے** بلکہ مجملاً ان کا علم ہونا کافی ہے، **ان مسائل کو موقوف علیہ کہنا محض** ہے، راز اس میں یہ ہے کہ ہر شخص جانتا ہے کہ مقدمات بدیل کے یا نظری ہوتے ہیں یا بدیہی اور نظری کا مرجع مقدمات بدیہیہ مسلمہ ہوں گے، جب **یہ سمجھ میں آ گیا تو سمجھو کہ قرآن "ہدی للناس" ہے اور "ہدی للمتقین"** ہے (ضرورۃ العلم بالدین ملحقہ مواعظ دین و دنیا ص ۴۲۸) اھ،

مزید براں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں :۔ اب میں **نو تعلیم یافتہ جماعت** کی ایک غلطی پر متنبہ کرنا چاہتا ہوں، کہ شریعت میں جو علم کی فضیلت وارد ہے، اس میں **علم سائنس و علم معاشیات وغیرہ داخل نہیں بلکہ علوم احکام مراد ہیں جو قرآن و حدیث و فقہ میں منحصر ہے**، بعض احادیث و نصوص میں جو علم کا لفظ مطلق وارد ہوا ہے تو اس مطلق سے یہ مقید ہی مراد ہے، اس سے ایسا عموم سمجھنا جس میں سائنس وغیرہ سب داخل ہو جائیں ایسا ہے جیسا کوئی شخص کہے کہ تعلیم حاصل کرو، اس کا مطلب بیان کیا جائے کہ بیت الخلاء صاف کرنا بھی سیکھو، ہر چند کہ یہ بھی تعلیم کا ایک شعبہ ہے مگر عرفاً تعلیم حاصل کرنے سے ہرگز ہرگز کوئی شخص یہ نہ سمجھے گا کہ بیت الخلاء صاف کرنے کی تعلیم مراد ہے، **پس اسی طرح قرآن اور حدیث میں جو علم کی فضیلت مذکور ہوئی ہے، اس علم میں سائنس وغیرہ داخل نہیں**، بلکہ **یہ علم** (سائنس) **بمقابلہ علم احکام** (دین) کے **بحکم جہل** ہے، دیکھئے قرآن میں یہود کے علم کے متعلق "لقد علموا" فرمایا،

اس سے ان کا عالم ہونا ظاہر کیا، اس کے بعد "لو کانوا یعلمون" فرمایا، جس میں انہی سے **علم کی نفی** فرماتے ہیں، تو یہاں **نفی علم سے مراد "علم مع العمل"** کی نفی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ شریعت میں جہاں **علم** کی فضیلت کا ذکر ہے **وہاں علم سے وہ علم مراد ہے جس کو "عمل میں بھی دخل"** ہو، بلکہ اس کے ساتھ عمل موجود بھی ہو، پس "بتلائیے کہ **سائنس کو عمل شرعی میں کیا دخل ہے؟" جو اس کو اطلاق شرع میں داخل کیا جائے؟**

دوسری دلیل یہ ہے کہ حدیث میں ہے: ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما ولکن ورثوا العلم۔ پس اس سے روز روشن کی طرح ظاہر اور واضح ہو گیا کہ **شریعت میں علم سے مراد علم دینا اور درہم نہیں۔ حالانکہ حق تعالیٰ نے بعض انبیاء علیہم السلام کو علوم ذرائع کسب بھی عطا فرمائے تھے مگر حضور ﷺ نے دنیا ان کو علم سے تعبیر فرمایا اور ان میں وراثت جاری ہوئی**، جیسا داؤد علیہ السلام کو زرہ بنانا سکھلایا اور ان کے ہاتھوں میں لوہے کو موم بنا دیا گیا (علوم العباد من علوم ارشاد ملحقہ مواعظ حقوق و فرائض ص ۱۴۳)

آپ مزید فرماتے ہیں :۔ آج کل بہت سے قرآن مجید کے دشمن، دوست نما پیدا ہوئے ہیں جو **قرآن مجید سے سائنس کے مسائل درجہ "دلالت" میں ثابت کرتے ہیں**، یہ سخت دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں، وہ تو فخر کے طور پر کہتے ہیں کہ جو مسئلہ اہل یورپ اور سائنس والوں نے آج سمجھا ہے وہ قرآن مجید میں تیرہ سو برس پہلے محمد ﷺ کی زبان مبارک سے نکل چکا ہے **لیکن فی الواقع:**

دوستی بے خرد چوں دشمنی ست
حق تعالیٰ زیں چنیں خدمت غنی ست،

خدا کو اور خدا کے کلام کو اس خیر خواہی کی ضرورت نہیں،

یاد رکھو! اس مسلک میں کئی طرح کی دشمنی ہے اور مولوی لوگ ان مسائل کی تحقیق اور قرآن مجید کے ساتھ زبردستی چسپاں ہو سکنے کی تقریر سے بے خبر نہیں ہیں (الباب لاولی الالباب ملحقہ مواعظ حدود و قیود ص ۲۵۱) اھ۔

حضرت مفتی محمد تقی عثمانی، حکیم الامتؒ کا اتباع اور سائنس کے حوالہ سے ہدایت نامہ

پاکستان کے کالم نگار حامد میر صاحب کے جواب میں حضرت مفتی محمد تقی صاحب نے البلاغ مئی ۲۰۰۹ء میں خود کے ذہنی اور فکری طور پر حکیم الامتؒ کے متبع ہونے کو واشگاف الفاظ میں بیان کیا ہے! یہی وجہ ہے کہ آپ نے سعودیہ کے فیصلوں کے فلکیاتی حسابات سے مخالف ہونے کے باوجود گاہے گاہے اور دیگر فتاویٰ میں سعودیہ کے فیصلوں کو صحیح قرار دیا ہے اور اسی بات کی حکاسی ماہنامہ **البلاغ** محرم ۱۴۳۰ھ / جنوری ۲۰۰۹ء سے بھی ہوتی ہے جس میں ایک متعلم کا مضمون '**قرآنی آیات اور جدید سائنس**' کے شروع میں اس کے پڑھنے والوں کے لئے ذیل کا قیمتی ہدایت نامہ ادارہ کی طرف سے جو لکھا گیا، ملاحظہ ہو:۔ "**قرآنِ کریم کی تعلیم شروع ہی وہاں سے**

ہوتی ہے جہاں عقل ودانش اور تجربہ وجستجو کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی ۔ بنیادی طور پر سائنسی فارمولے یا کائناتی حقائق کا بیان **اصالۃً** قرآن کریم کا موضوع نہیں ہے۔ **سائنسی نظریات تو بسا اوقات آئے دن کے تجربات کی بناء پر شکست وریخت کا بھی شکار ہوجاتے ہیں اس لئے یہ سعی کچھ زیادہ بارآور نہیں قرار پاتی کہ آیات قرآنیہ کو سائنسی تحقیقات پر منطبق کیا جائے ۔۔۔** اھ

تنبیہ : سائنس ایک طرف نئے چاند کی تعیین New Moon بمعنی ولادتِ چاند مع عالمی وقت متعین کرتی ہے اور کہتی ہے کہ نہ تو اس وقت سے پہلے اور نہ ہی فوری بعد بلکہ اس سے کچھ گھنٹوں بعد ہلال کی رویت ممکن ہوگی! مگر چودہ سو سالہ مسلمانوں کے تجربات و**شرعی گواہیوں** سے ثابت ہوا کہ یہ تحقیق قطعی نہیں جیسے کہ پچھلے صفحات میں دنیا بھر کی رویتِ ہلال پر کلام ہوا نیز اس کا ریکارڈ بھی پیش ہوا! ساتھ ہی کئی سائنس داں بھی اپنے تجربات کی بنیاد پر اس قاعدہ کے خلاف ہیں، دیکھیں ہماری کتاب "**شرعی ثبوتِ ہلال تاریخ فلکیات وجدید تحقیق**" کی ذیل کی لنک میں ص۲۷ تا ۴۰ :۔

(19) http://www.hizbululama.org.uk/files/thuboot-e-hilaal.pdf

خلاصہ :۔ قارئین کرام حضرات وخواتین! سائنس کی عدم قطعیت اور اس کی شرعی حیثیت کا بیان ماہنامہ البلاغ سمیت پیچھے گذرا، مگر غیر مسلم سائنسداں تو ایک طرف رہے کہ وہ تو مسلمان ہی نہیں، اس لئے انہیں اسلامی نصوص سے واسطہ ہی نہیں مگر وہ نامی ماہرین جو اسلام ومسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ بھی اپنی غیر مسلموں کی زبان میں شرعی گواہیوں کو قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اپنی گواہی کو ہی مانیں گے! ساتھ ہی وہ مسلمانوں سے بھی کہتے ہیں کہ تم بھی ہماری مانو! نبی والے طریقے کی بات وگواہی کو نہ مانو!!! اب پروپیگنڈہ مشنری اِسی سائنسی سوچ پر نبوی طریقے کے خلاف باطل حسابی قواعد پر جم کر نعوذباللہ اپنے گھڑے صراطِ مستقیم (!) کی تبلیغ کرتے ہیں اور مسلمانوں کو شرعی ثبوتِ ہلال کے نبوی طریقے کے بجائے سائنسی حوالوں کو قبول کرنے نیز جو بھی نبوی راہ پر چلتے ہیں اس کی تردید میں تبلیغ کرکے انہیں اسلامی نصوص سے ہٹانے کی مہم چلائے ہوئے ہیں! اے مسلمانوں کیا ہم نبوی طریقہ مانیں یا سائنسی طریقہ؟! ظاہر ہے نبوی طریقہ ہی مانا جائے گا، اللھم اھد

فاضل بریلی علامہ مولانا احمد رضا خان صاحب وفتاویٰ رضویہ

فتاویٰ رضویہ جلد ۱۸ اور ۱۰ (فتویٰ ۔ م قمرا) : اہلِ ہیئت وہ لوگ جو آسمانوں کے حال اور **ستاروں کی چال** سے بحث کرتے ہیں **وہ اپنے حساب سے بتاتے ہیں کہ فلاں دن رویتِ ہلال ہوگی** فلاں مہینہ انتیس ۲۹ کا ہوگا فلاں تیس کا ۔ پھر ان کی بات کہ ایک حساب ہے ٹھیک بھی پڑتی ہے، **پر صحیح مذہب میں اس کا کچھ اعتبار نہیں اگرچہ وہ ثقہ عادل ہوں ۔ اگرچہ ان کی جماعتِ کثیرہ بیک زبان ایک عبارت پر اتفاق کرے** ۔ مثلاً وہ ۲۹ شعبان کو کہیں آج ضرور رویت ہوگی کل یکم رمضان ہے ۔ شام کو ابر ہوگیا، رویت کی معتبر خبر نہ آئی، ہم ہرگز رمضان قرار نہ دیں گے، بلکہ وہی یوم الشک ٹھہرے گا، **یا وہ کہیں آج رویت نہیں ہوسکتی بلکہ یقیناً ۳۰ شعبان ہے پھر آج ہی رویت پر معتبر گواہی گزری فوراً قبول کرلیں گے اور کچھ خیال نہ کریں گے کہ بر بنائے ہیئت آج رویت ناممکن تھی۔ (کیونکہ) گواہ نے دیکھنے میں غلطی کی یا غلط کہا ۔** شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وفطر کا حکم **رویت پر معلق فرمایا** ، صحیحین وغیرہما میں **بطرق کثیرہ** بہت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان اغمی علیکم فاکملوا اعدۃ شعبان ثلثین ۔ (بخاری، کتاب الصوم ۱/۲۵۶) ۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو، چاند دیکھ کر ختم کرو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو تیس ۳۰ کی گنتی پوری کرلو ۔ **پس ہمیں اسی پر عمل فرض ہے باقی رہا حساب**، اسے خود **حضور اقدس ﷺ نے یک لخت ساقط کردیا**، صاف ارشاد فرماتے ہیں: انا امۃ امیۃ لانکتب ولانحسب الشھر ھکذا وھکذا والشھر ھکذا وھکذا ۔ رواہ الشیخان وابوداؤد ونسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ترجمہ) ہم امی امت ہیں، نہ لکھیں نہ حساب کریں اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں تین بار اٹھا کر فرمایا مہینہ یوں اور یوں اور یوں ہوتا ہے، تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا یعنی انتیس، اور مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے، ہر بار سب انگلیاں کھلی رکھیں یعنی تیس (اسے امام بخاری، مسلم، ابوداؤد ونسائی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا)۔

(آگے لکھا کہ): **ہم بحمد اللہ ولہ المن اپنے نبی ﷺ کی امی امت ہیں، ہمیں کسی کے حساب کتاب سے کیا کام؟، جب تک رویت ثابت نہ ہوگی نہ کسی کا حساب سنیں، نہ تحریر مانیں، نہ قرآن دیکھیں، نہ**

مدرزا جائیں۔(آگے فقہی اقوال نقل کئے)لاعبرة بقول الموقتین ولو عدولاً علی المذهب بل فی المعراج ، لایعتبر قولهم بالاجماع ولایجوز للمنجم ان یعمل بحساب نفسه الخ صحیح مذہب کے مطابق نجومیوں (رصدگاہ والوں) کا قول معتبر نہیں اگر چہ وہ عادل ہوں ۔ بلکہ معراج (کتاب) میں ہے کہ ان کا قول بالاجماع معتبر نہیں اور نجومی کوخود (بھی) اپنے حساب پر عمل کرنا درست نہیں ۔۔الخ ۔۔(ج) کے ماتحت آپ ''نجومیوں کے امکان رویت حساب'' کونقل کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ: خیر یہاں یہ کہنا ہے کہ نکما ئے یونان اُن قواعد کو وضع کر چکے (تو یہ اہل حساب ونجومی) خود بھی ان پر مطمئین نہیں ، (اور)۔۔۔احوال قمر کا آج تک انضباط نہ ہوا پھر ایسے شَاکٌ وَشَاکٌ فِي أَنَّهُ شَاکٌ (یعنی شک والی بات جس میں انہیں خود بھی شک ہے جان) کی بات کا کیا اعتبار اسبحنک لاعلم لنا الاما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ۔ترجمہ پاک ہے تیری ذات ہمیں علم نہیں مگر اتنا جو تو نے ہمیں سکھایا ، بلاشبہ تو ہی جاننے والا اور حکمت والا ہے، فتوے میں مزید لکھتے ہیں: ''ہم کہتے ہیں کہ حساب بھی کسی معاملہ میں قطعی نہیں جیسا کہ آپ (پہلے) جان چکے، اور غلطی کا احتمال خبر عادل میں احتمال سے کم نہیں اور شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حساب کو لغو قرار دیا اور شہادت کو بعول یقین فرمایا ۔اھ

ثبوتِ ہلال نصوص اور مختلف کانفرنسیں

پچھلے دنوں ۱۲ مئی ۲۰۱۲ء کو رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے مکۃ المکرمہ میں جو کانفرنس ہوئی اس میں مختلف مندوبین نے ''یونیول اسلامک کیلنڈر'' اور ''شرعی ثبوتِ ہلال کیلنڈر'' کو محض تیک مفروضہ نیوموں حساب سے مشروط کرنے نہ کرنے کے حوالے سے اپنے اپنے مقالات پڑھے جس کے بعد رابطہ کی طرف سے اختتامی تجاویز کا بیان جاری ہوا جس میں گیارہ سفارشات وتجاویز شامل کی گئیں! بعضوں نے اس حوالہ سے برطانیہ میں سعودی علماء اور وہاں کے شرعی ثبوتِ ہلال فیصلوں کے ضمن میں ذیل کے ای میل سے جھوٹ پھیلا کر غلط پروپیگنڈہ کیا!

..see attached MWL Conference Resolutuons, which can also be see from

(Arabic)..linkhttp://www.themwl.org/News/default.aspx?ct=1&cid=4&nid=1177&l=AR

..basically it says the Saudi Ulama are now in agreement to use astronomic

al calculations to reject all sighting claims before the Ummul Qura date.

کہ سعودی علماء اب نیومون تھیوری کے امکان رویت حسابات پر (شرعی) گواہیوں کو رد کر دینے پر متفق ہو گئے ہیں ،اھ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔۔۔۔کوئی بھی ادنیٰ علمیت یا گہری نظر رکھنے والا رابطہ کی ان تجاویز کو پڑھ کر خود بخود سمجھ جاتا ہے کہ اس میں یہ سب تجاویزات جو ہیں یہ صرف سفارشات ہیں جو ضروری نہیں کہ اس پر سب کو عمل کرنا بھی لازم ہے! نیز اس میں کہیں بھی یہ نہیں ہے کہ ''سعودی علماء یا دیگر سب کا ان تجاویز پر اتفاق ہے'' یہ بھی ان کے پچھلے جھوٹوں میں کا مزید ایک جھوٹ ہے جس کا رویہ عرصہ سے پروپیگنڈہ مشنری اختیار کئے چلی آرہی ہے اور جن کی قلعی بارہا کھولی جا چکی ہے!

رابطہ کا یہ حوالہ خود ان پروپیگنڈہ تبلیغی مشن کے لئے جہاں مذاق بن گیا وہیں رابطہ کے پاکستانی مندوب مفتی تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ کہ جو خود بھی اس اجلاس میں شریک تھے، آپ نے بھی اپنے قلم سے اجلاس اور ان تجاویزات پر تفصیل ماہنامہ البلاغ اور دین الہٰی ویب سائٹ میں لکھ کر صاف طور پر اس پروپیگنڈہ مشنری کی قلعی مکمل طور پر کھول دی ،حتیٰ کہ اپنے مضمون میں ایک جگہ آپ نے یہ تک لکھا کہ: ''۔۔اب اس مؤتمر نے یہ قرارداد تو منظور کر لی ہے کہ ایسے مواقع پر شہادت قبول نہیں کرنی چاہئے لیکن یہ رابطے کی مؤتمر کی قرارداد ہے اور جیسا کہ رابطے کے امین عام شیخ عبدالمحسن الترکی نے کہا کہ مؤتمر کی قرارداد کسی ملک پر قانوناً لازم نہیں ہوتی لہٰذا ضروری نہیں ہے کہ سعودی عرب آئندہ اس پر عمل کرے ۔۔۔اھ'' پورا مضمون اردو عربی ، انگلش میں ذیل کی لنکوں میں ملاحظہ فرمائیں: عربی

(20)http://www.hizbululama.org.uk/articles/english/DCE.HTM

(21) اردو [redacted]

(22) انگلش: [redacted]

کانفرنس کے خاص مقاصد: اس کانفرنس کے دو خاص مقاصد اس کے افتتاحی واختتامی بیانات سے معلوم ہوئے: پہلا مقصد (۱):۔ (الف) اختتامی بیان کی تجویز نمبر ۱۱ کے مطابق ایک مرکزی عالمی ادارہ (ب) مکہ مکرمہ کو مرکز مان کر عمل میں لایا جائے، (ج) جس کا صدر دفتر رابطہ عالم اسلامی کے مکہ مکرمہ کے صدر دفتر میں ہو (د) اس دفتر سے ''اسلامی سول تاریخوں'' کا ایسا ہجری کیلنڈر جاری کیا جائے جو مفروضہ نیوموں کے قوانین سے مستفاد ہو (ج) اور اس پر پوری دنیا کے مسلمان اعتماد کرے

دوسرا مقصد(۲):۔ (**الف**) یہ کہ شرعی ثبوتِ ہلال والی رسمی تاریخ کے لئے بھی مفروضہ نیومون کے قواعد کو اس میں دخیل بنایا جائے (**ب**) ''شرعی شہادتوں'' کی قبولیت کو اس کے تابع کیا جائے! اگر فلکی حساب کے مطابق امکانِ رویت نہ ہو تو شہادتوں کو قبول نہ کیا جائے۔

تجزیہ (الف): جہاں تک کلوطل اسلامی سِول ہجری تقویم کا تعلق ہے! تو چونکہ یہ ''عبادات'' سے متعلق نہیں ہے اس لئے اسے ۳۰،۲۹ کے سادہ حساب پر ترتیب دیکر یا پھر کسی اور بنیاد پر بھی بنایا جاسکتا ہے کیونکہ بنیادی طور پر اسلامی سِول کیلنڈر کا تعلق منصوص شرعی ثبوتِ ہلال تاریخ سے نہیں اس لئے ایسا کرنا اگرچہ خلافِ اولیٰ ہے مگر چونکہ پہلے سے متعین اسلامی سول تاریخوں کے کیلنڈر کا ہونا یہ ایسی ضرورت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا اس لئے اسے کسی بھی طریقے پر بنایا جاسکتا ہے!

بہرحال چونکہ یہ دنیا کے دیگر اسلامی، غیر اسلامی، غیر مسلم کیلنڈروں کی طرح پہلے سے متعین اسلامی **سِول** کیلنڈر ہے جن سے محض دفتری و دنیوی امور کی یادداشت کی تاریخ مقصود ہوتی ہے جیسے کہ رومن گیری گورین کیلنڈر، یا پھر یہود ونصاریٰ کا متونک سائکل مفروضہ نیومون پرمبنی اپنا مذہبی کیلنڈر ہے، یا چینی جینی، ہندو کیلنڈرز یا پھر دنیا بھر کے مسلم غیر مسلم ممالک میں ہمارے اپنے مختلف اسلامی کیلنڈرز اور سعودیہ کا ام القریٰ کیلنڈر وغیرہ یہ سب کئی کئی برسوں یا ایک سال پہلے سے بصرورت طے شدہ ہوتے ہیں مگر اس کے باوجود اسلامی سول کیلنڈر کو فلکیات کے حسابات کی بنیاد پر بنانا بہت بڑے دینی خطرے وتحریفِ دین کا ذریعہ ہونے کی بناء پر جیسے کہ ذیل میں آرہا ہے اس سے احتراز ہی اولیٰ وضروری ہے

فلکی حساب پر اسلامی سِول کیلنڈرز کی بنیاد اور اس کی قباحت!

اسلامی قمری سِول **کیلنڈر** بنانے کا بہترین طریقہ اسے ۳۰/۲۹ کے سادہ حساب پر بنایا جانا ہے، کیونکہ اس کو مفروضہ نیومون کے حساب پر بنانے میں دینِ اسلام کے بنیادی اصول کے خلاف ذہن سازی ہوتی ہے جس کا موجد ۳۰۰ق م میں یونانی بت پرست فلسفی میتون ہے جس کے امکانِ رویتِ ہلال قواعد کی بنیاد پر سب سے پہلے جس آسمانی کتاب والوں نے اپنے دینی حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے اس میں تحریف کردی وہ یہود ہیں جنہوں نے ۳۵۹ء میں ایلیا (بیت المقدس) کی یہودی فقہاء کونسل کے شریعتِ موسوی میں ثبوتِ ہلال کے

عینی طریقے کے خلاف اپنے اعلیٰ ربائی حائیل دوم کی سربراہی میں میتون والے مفروضہ نیومون کے قواعد سے تحریف وتبدیلی کردی تھی، اب اسی محرف یہود و میتونک غیر شرعی حسابات پر اسلامی **سِول** کیلنڈر بنانے سے یقینا اس میتونک یہود محرف غیر شرعی ''**فلکی حساب**'' کی ایک طرح تائید ہی ہوتی ہے جس کا نقصان اظہر من الشمس ہے کہ اس سے خاص کر **شرعی مذہبی** تاریخوں کے ثبوت پر مخالفانہ ذہن سازی ہوتی ہے **جو بالآخر دینی امور میں زیرِ تأمل کا سبب بن رہی ہے!**

سن ۶۱۰ عیسوی میں وحی اقـرء بـاسـم ربک الـذی خلق کے نزول پر اسلام کی آمد ہوئی اور سن ۶۲۲ عیسوی میں ہجرتِ مدینہ ہوئی جس کے دوسال بعد سن ۶۲۴ عیسوی میں رمضان کے روزوں کی فرضیت یا ایھا الـذین آمنوا کتب علیک الصیام نازل ہوئی جس پر خاتم المرسلین نبی امی ﷺ نے امت کو یہود سے مشابہت اور ان کے اختیار کردہ مذکورہ حساب پر عمل سے مسلمانوں کو روکتے ہوئے چاند کی مطلق رویت کا حکم فرمایا، پھر سن ۱۱ ہجری مطابق ۶۳۲ء میں آپ ﷺ کی وفات کے بعد، خلفائے راشدین وصحابہؓ کا بھی یہود مختار حساب کے خلاف اجماع جاری رہا یہاں تک کہ مختلف الخیال وادیان والے ممالک پر اسلام کا جھنڈا گھڑ جانے، ہر جگہ بہت سوں کے اسلام میں داخل ہونے نیز قیدیوں اور ان کی اولاد کی طرف سے اسلام قبول کر لینے کے باوجود ان کے پچھلے دین کے رسم ورواج ونظریات خالص اسلام میں فتنے کا سبب بنے اور پہلی صدی ہجری کے اختتام کے بعد ۱۲۷ھ میں بنوامیہ کی حکومت پر بنوعباس کے قبضے اور روافضیوں (شیعوں) کے منصبِ حکومت میں دخیل بننے پر حالات سنگین صورتِ حال اختیار کر گئے منصور عباسی کے اقدامات نے مسلمانوں کے اعتقادات وسوچوں میں تبدیلی کی ہوا پھیلادی، فارس کا ایک نجومی ''لو بخت'' مجوسی، منصور کی قید کے زمانہ کا دوست تھا، قید میں لو بخت نے منصور کو بنوعباس اور اس کی حکومت کی خوشخبری دی! وہ بڑا خوش ہوا، اس نے منصور سے اس وقت ایک رقعہ لکھوالیا کہ جب وہ خلیفہ بنے تو اسے یاد رکھے، جب منصور حاکم بنا تو لو بخت اس کے پاس آیا، اس نے اسے وعدہ کے مطابق انعامات سے نوازا اور اس کی عزت وتکریم کی تو لو بخت اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اس نے اسے اپنا خاص ساتھی ومشیر بنادیا، لو بخت نے اسلام قبول کرلیا مگر اسلام سے اسے دور کا بھی واسطہ نہ تھا، اس نے مجوسیوں اور یونانیوں کی روایات کو اسلام میں داخل کروانے کا کام بڑی مہارت سے انجام دیا اور تاریخ سے معدوم ہونے والے ''پرشین ایمپائر'' کا اسلامیان کے ہاتھوں

تباہ ہونے کا اس نے بھر پور بدلہ لیا جیسے کہ اس سے قبل ''ابو لوء لوء مجوسی'' نے ایک صدی پہلے خلیفہ ثانی عمر فاروقؓ کو شہید کر کے اپنے فارسی آقاؤں کا بدلہ لیا تھا!

فارسی اور یونانی فلسفہ و نجامت جس کا تعلق مذہب، تقدیر، سائنس، و فلکیاتی علوم سے تھا، لو بخت اس میں ماہر تھا اس نے منصور کو اس طرف راغب کیا اور حکومتی سطح پر اسے اِس راہ پر ڈال دیا، اس کے پوتوں ہارون رشید و مامون الرشید نے تو دادا کے کام کو وہ عروج بخشا کہ اس نے اپنے دارالحکمت سے اس فن کے پُرانے اوراق جوڑ کر ''نبوی وراثت'' کے بجائے ''یونانی وراثت'' کی دھوم مچادی، خاص کر **بطلیموس** (سن ۱۲۷ ق م) کی مجیسطی کتاب کہ جس میں چاند سورج کی گردش کے حسابات تھے اور جسے ہارون رشید نے الشمس والقمر کا نام دیا، اس کا خوب چرچہ کیا، ان سب نے مسلمانوں کی ذہن سازی میں کردار ادا کیا، شیعوں نے لو بخت کو چپکے چپکے ہاتھوں ہاتھ لیا اور منصور خاندان کی فلکیاتی میراث کو حکماً جاری کروایا، رافضی (شیعوں) کی کامیابی نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیکر جہاں اس کی تبلیغ میں جت گئے وہیں حکومت ان کے ہاتھوں میں آنے پر مصر میں نہ صرف سول مقصد کے لئے بلکہ اسے شرعی ثبوتِ ہلال تک کا درجہ دیکر حاکم بامر اللہ نے حکماً اسے سنیوں سمیت سارے ملک پر نافذ کر دیا!

منصور کی بابلی یونانی میراث سے خوارزمی، فرغانی اور بیرونی جو کہ شیعہ تھا پیدا ہوئے یہاں تک کہ پندرھویں اور سولھویں صدی عیسوی میں اسحاق نیوٹن، گیلیلیو، کوپرنک، ہیکل اور کیپلر نے اِن کی جگہ لی اور بڑھتے بڑھتے گرین وچ آبزرویٹری چمکی اور ہمارے زمانہ میں چاند کی رویت کے حوالہ سے اب جس مفروض فلکی حساب کتاب کے اصول بیان کئے جارہے ہیں یہ ۱۹۳۰ء سے آندرے ڈونجون (Andre Danjon) کی طرف سے پیش کردہ ہیں جن کا بطلان خود فلکی ماہرین تک نے کر دیا ہے، جس میں جیم اسلام، پروفیسر سلطان، اور جرمن ماہرین شامل ہیں۔

جب ہم پچھلی تاریخ خاص کر مصر کی شیعی حکمرانی میں سنیوں کی مزاحمت پر ''**فلکی حساب کیلنڈر کی شرعی حیثیت**'' کے حکم کیپابندی کو سنیوں پر سے ہٹا تو لیا گیا مگر جیسے زمین اپنے اندر ڈالے گئے بیج سے اس کی نسل میں اضافہ کرتا ہے اسی طرح مسلم اذہان کی زمین میں اس یہود مختار شیعی تخم ریزی نے اپنا ثر ورسوخ و نسل بڑھائی، مسلمانوں میں اس ذہن سازی نے شرعی ثبوتِ ہلال کے مطلق حکم میں فلکیاتی

حسابات و قواعد کی دخل اندازی کا کرتب دکھانا شروع کر دیا جس میں نہ صرف یہود و شیعہ و اہلِ فلک اپنے مشن میں کامیاب ہوئے بلکہ وہ اہلِ سنت والجماعت سنی جنہوں نے اس کے خلاف علمِ جہاد بلند کر کے حکومتِ مصر کو اپنی پانچ سالہ جانی و مالی قربانی سے اس کی پابندی ہٹانے پر مجبور کر دیا تھا، حالات نے وہ پلٹی کھائی کہ اب سنی علامہ بھی اسی فلکی حساب کی وکالت میں سینہ زوری پر اتر آئے، یہ وہی **اہلِ سنت والجماعت** ہے جس کی بنیاد و نام ہی **آپ ﷺ کے طریقے** اور **صحابہ و خلفائے راشدینؓ** کی طرف سے **اس پر اجماع** اور **اجتماعیت سے** موسوم ہے، اس میں دو ٹکڑے کر دئے!

اسلامی یہود کے خلاف اس طرح چند محاذ قائم ہو گئے (۱) قرآن اور رسول ﷺ کے فرمان و عمل کے مطابق صحابہؓ و خلفائے راشدینؓ کا فلکی حساب کے خلاف جو عملی اجماع ہوا اس کی تردید کرنا (۲) حکومتوں کی ملوثی نے نامی ماہرین اور ان کے حسابات کو حکومتی سرپرستی میسر ہوئی جس نے دینی نظریہ کے خلاف یہود و شیعہ مختار فلکی حسابات کے لئے پروپیگنڈہ کا انہیں بھرپور موقعہ دیا (۳) **اسلامی سول کیلنڈرز** نیومون تھیوری کے حسابات پر بنائے جانے لگے، ظاہر نتیجہ جو ہونا تھا وہ ظاہر ہو گیا کہ دنیا بھر میں مسلم ممالک یا غیر مسلم ہر جگہ حکومت یا مسلم تنظیموں کی طرف سے جاری ہونے والے ''اسلامی **سول** کیلنڈرز'' اسی غیر اسلامی حساب پر چھپنے لگے! ظاہر ہے اس کا نتیجہ یہی تو آنا تھا کہ مسلمان آہستہ آہستہ اصل شرعی ۲۹ویں کی شام رویتِ ہلال کی کوششوں سے ہٹتے چلے گئے، اب انہیں اصل شرعی ۲۹ویں پر واپس لانے میں نہ صرف فلکی حساب کے نامی ماہرین، ان کے شاگرد و مرشد، خود اس حساب پر بنی اسلامی **سول کیلنڈرز** کے علاوہ حکومتی ادارے حتیٰ کہ دین کے وہ نامی علمبردار جو ''**ورثۃ الانبیاء**'' لقب کا خود کو مستحق سمجھتے ہیں سب **صواب و ثواب** (!) کے حصول میں دینی اصول مخالف پلڑے کے اندر جمع ہو گئے ہیں، صد افسوس اس میں خود رابطہ کا ایسے اجلاسوں کا داعی بننا بھی شامل ہے!!!

یہاں تک تو جملہ معترضہ کے طور پر بیان ہوا، اب ذیل میں اصل بیان کہ رابطہ کی کانفرنس کے دو مقاصد تھے جس کے تحت تجزیہ تحریر میں الف والے بیان کے بعد ذیل میں با ء کے تحت پڑھیں: ۔

(**ب ا**) : جہاں تک رابطہ کانفرنس کے انعقاد کے دوسرے **مقصد (۲)** کا تعلق ہے (دیکھیں ص ۱۱) کہ منصوص شرعی ثبوتِ ہلال میں غیر شرعی مفروضہ نیومون کے قواعد کے عمل دخل کو شرعی حیثیت دیجائے! تو شرعاً اس تجویز و مقصد کا باطل ہونا نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہے اس لئے یہ تجویز دین میں تحریف کرنا ہے جیسے کہ تفصیل وفتاویٰ گذرے، مزید ہماری ویب سائٹ کتب وفتاویٰ میں دیکھے جاسکتے ہیں،

رابطہ کانفرنس وتجاویز

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ شافعی المسلک علامہ سبکیؒ ثبوتِ ہلال کے مسئلہ میں فلکیاتی قواعد کی رعایت میں اپنی رائے رکھتے تھے ظاہر ہے یہ کوئی قرآن وحدیث تو نہیں کہ اس کی تردید نہیں کی جاسکتی! اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت موجود اور بعد میں بھی اب تک کے تمام مسالک کے فقہاء بشمول شوافع نے ان کی اس رائے کو مردود قرار دیا اور بعض نے تو اِن فلکی حسابات کو ثبوتِ ہلال میں دخیل بنانے پر اسے دین میں تحریف اور کفر تک قرار دیا! یہی نہیں بلکہ تب سے اب تک اور آج کے مفتیانِ کرام دارالافتاء ودارالعلوم دیوبند ودیگر دارالافتاء بشمول مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی حفظہ اللہ، دارالعلوم کراچی نے بھی اسے مردود قرار دیا ہے، کیونکہ یہ نقل ونصوص یعنی قرآن وسنت نیز ہدایت یافتہ خلفائے راشدین وصحابہ کرامؓ کے اجماع کے بھی خلاف ہے، ساتھ ہی یہ سلف صالحین ائمہ کرام حتیٰ کہ حالیہ زمانہ کے فقہاء ومفتیانِ کرام کے فتاویٰ تک کے بھی مخالف ہے،

مفتی تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ کی تجویز: جہاں تک کانفرنس میں مخالفانہ رائے کا تعلق ہے جیسے کہ مفتی تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ نے اپنی تجویز پیش کی اور دلیلاً علامہ سبکیؒ وغیرہ کا حوالہ دیا، تو اس حوالے سے چاہے کتنی ہی **عقلی** دلائل پیش کی جائیں ان سے نصوص، اصولِ دین اور **نقلی** دلائل کو مشروط کر کے شرعاً انہیں ہرگز تبدیل نہیں جاسکتا! کیونکہ اولاً تو یہ ہمارے دین وایمان کا تقاضہ ہی نہیں کہ دینی احکامات کو سائنس کی کسوٹی پر پرکھا جائے! ثانیاً اس طرح کے عمل سے اہلِ کتاب کے ادیان کی طرح دینِ اسلام کا بھی ستیاناس ہو جائے گا! بہر حال یہ مفتی صاحب کی اپنی ایک رائے تھی!

دیوبندی بزرگوں کی رائے: اب ذیل میں ہمارے ومفتی صاحب سب کے بزرگوں کے فتاویٰ پڑھیں کہ فلکیاتی حسابات کے بارے میں برطانیہ سے بھیجے گئے استفتاء کے جوابات میں انہوں نے کیا لکھا! مجلس العلماء

یو کے سرفہرست بانی حضرات مولانا موسیٰ کرماڈی قاسمی ومولانا یعقوب کاوی قاسمی حفظہما اللہ نے ہمارے بزرگ مفتیانِ کرام سے ۱۹۶۶ء میں جو خط وکتابت کی تھی ان کے جوابات میں انہوں نے بھی ''رویت وثبوتِ ہلال میں فلکیاتی حسابات کی شرط کے عمل دخل کو ناجائز بتلایا'' ملاحظہ ہو ہمارے بزرگوں کے فتاویٰ:۔

فتویٰ ۱۹۶۶ء مفتی محمد شفیع صاحبؒ:۔ برطانیہ میں موسم کے حالات کے مدنظر مقامی رویت کے نہ ہونے اور ملک میں تین تین گروپس بشمول نیومون یا امکانِ رویت پر عمل کر کے رمضان وعیدین کا ذکر کرتے ہوئے مولانا موسیٰ کرماڈی قاسمی صاحب حفظہ اللہ کے مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۶ء کے استفتاء میں امکانِ رویت طریقے پر عمل کرنے کے جواز وعدم جواز کے سوال پر حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے جوابی فتوے میں تحریر فرمایا کہ ''نمازوں کے اوقات میں ان حسابی اوقات اور گھڑیوں پر عمل جائز ہے کیونکہ یہ سب اوقات فی نفسہ **مشاہدات** سے **(جانچ کر)** معلوم کئے جاسکتے ہیں۔۔۔**رویتِ ہلال کا مسئلہ** اس سے **مختلف** ہے اس لئے کہ بہت مرتبہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ محکمہ موسمیات کے حسابات کے ذریعہ کسی تاریخ میں چاند قابلِ رویت ہونے کا وہ اعلان کرتے ہیں مگر مطلع صاف ہونے کے (باوجود) یہ چاند نظر نہیں آتا اس لئے (ان کے) اس اعلان پر عمل کرنا یہ ایک غیر ثابت شدہ چیز پر عمل کرنا ہو جائے گا'' اھ)،

مزید (فتویٰ ۱۹۶۹ء) مفتی محمد شفیع صاحبؒ: مورخہ ۸ شوال ۱۳۸۹ھ بمطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعرات مولانا یعقوب صاحب کاوی قاسمی کی طرف سے جو استفتاء آپؒ کو روانہ کیا گیا اس میں موصوف نے برطانیہ میں مخالف گروہ کی طرف سے مکۃ المکرمہ، کویت، مصر، شام وغیرہ میں ۹ دسمبر بروز منگل شام کو وہاں چاند دیکھے جانے کی شہادت وفیصلہ پر عید الفطر ۱۳۸۹ھ بروز بدھ بمطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۶۹ء کو منانے کو بیان کیا، ساتھ ہی عید کے ان کے اس فیصلے کے بطلان کی دلیل میں موصوف نے ''نیومون تھیوری کے فلکی حسابات کے مطابق اس شام فلکی امکانِ رویت نہ ہونے کا رصدگاہی حوالہ پیش کیا اور مذکورہ ممالک میں عید کے چاند کی گواہیاں غیر معتبر ہونے کا اشارہ کر کے لکھا کہ: ''**محکمہ موسمیات کی اطلاع اخبار میں یہ تھی کہ بدھ کے روز چاند دس بجے سے 5.25 تک زمین پر سے قابلِ رویت ہوگا، غروب آفتاب 4.53 کو تھا**'' اھ، اس استفتاء کے جواب میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے مورخہ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ کے اپنے فتوے میں فلکیاتی حسابات کی تردید کرتے ہوئے لکھا کہ: ''**محکمہ موسمیات پر اعتماد کرنا درست نہیں**''!

مزید (فتویٰ ۱۹۶۹ء) حضرت مولانا یوسف بنوریؒ اور مفتی ولی حسن ٹونکی:۔ اسی طرح مولانا یعقوب قاسمی کاوی کے ایک سوال کے جواب میں حضرت مولانا یوسف بنوریؒ اور مفتی ولی حسن ٹونکی ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۹۶۹ء میں فرماتے ہیں:۔"رمضان اور عیدین کے سلسلہ میں محکمہ موسمیات کے حساب پر روزہ شروع کرنا صحیح نہیں ہے۔ **علامہ سبکی کی تحقیق پر بہت سے علماء نے سیر حاصل بحث کی ہے اور اس کی تغلیط کی ہے** کیونکہ شریعت نے رویت کو سبب **قرار دیا ہے! "حساب کو سبب قرار دینے کا مطلب (تو) یہ ہے کہ ایک نیا سبب** شریعت کے سبب کے مقابلہ میں اختراع کیا جائے" اھ ۔

خلاصہ: مطلب یہ کہ جب نیو مون یا امکانِ رویت کے وقت پر یا ان میں سے دونوں یا کسی ایک کے پائے جانے کی شرط کے ساتھ رویت وثبوتِ ہلال کا حکم لگایا جائے گا تو "صاحبِ شرع ﷺ نے بلا کسی فلکی حسابی شرط وسبب کے ۲۹ ویں شرعی دن کی شام محض رویت یا ۳۰ دن کی تکمیل کا جو قطعی حکم فرمایا ہے اس کے مقابلہ میں یہ ایک نیا سبب گھڑتے ہوئے شرعی نص وسبب میں اسے دخیل بناتا ہوا، لہٰذا شرعاً یہ باطل ہے، کیونکہ یہ دین میں اختراع وتحریف کرتا ہوا، بہر حال ہمیں دینی اصول ونصوص کو عقلی دلائل پر منطبق کرتے ہوئے ان میں شکوک وشبہات، انہیں مخدوش کرنے کے جواز پیدا کرنے سے بچنا چاہئے اور یہی تعلیم آپ ﷺ وصحابہ کرامؓ اور امت کے بزرگوں کی طرف سے ہمیں دی گئی ہے ۔

قارئینِ کرام اوپر تو آپ نے ہمارے مذکورہ بزرگوں کے فتاویٰ پڑھے، اب آیئے دیکھیں کہ خود **حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب** اپنے ذیل کے فتوے میں کیا لکھتے ہیں:۔ رابطہ کے اجلاس میں آپ کی مذکورہ تجویز کے برخلاف مفتی صاحب نے اپنے فتویٰ میں **فلکی حسابات بخالفانہ وا قبل مفروضہ نیو مون** والے فیصلوں کا ذکر کرکے **حساب بخالفانہ فیصلوں پر عمل کرنے کو جائز تک قرار دیا۔** آپ گلاسگو سے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:۔ **الجواب:** حامداً ومصلیاً۔۔آپ نے اپنے سوال میں جن باتوں اور اشکالات کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے، **ان کا خلاصہ** یہ ہے کہ فلکی حسابات کی رو سے سعودی حکومت کی رؤیتِ ہلال کے اعلانات بعض مرتبہ قابلِ اشکال ہوتے ہیں، اور بسا اوقات ان کی طرف سے ایسے وقت میں بھی رؤیتِ ہلال کا اعلان ہوتا ہے جب" **فلکی حسابات" کے اعتبار سے وہاں رؤیت ممکن ہی نہیں ہوتی**، جس کی مثالیں اور ثبوت بھی آپ

نے ارسال فرمائے ہیں۔ یہ تمام باتیں اپنی جگہ درست ہیں۔۔۔۔**لیکن بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اس طرح فلکی** حسابات سے مخالف گواہی شرعاً قابلِ قبول ہے یا نہیں؟۔۔۔۔(تو معلوم ہو کہ) **۔۔علمائے کرام کی ایک "بڑی جماعت"** کا قول یہ ہے کہ فلکی حسابات کا اعتبار نہیں اور ایسی صورت میں رویت کی گواہی معتبر مانی جائے گی۔ چنانچہ اس موضوع پر حضرت اقدس مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے دستخط سے ایک تفصیلی فتوی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے جاری ہو چکا ہے، **جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:** مذاہب اربعہ کے جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ **شہادت اور فلکی حسابات میں تضاد کی صورت میں شہادت یعنی گواہی کا اعتبار ہوگا اور فلکی حسابات کو معتبر نہیں سمجھا جائیگا۔۔(دستخط)** مفتی محمد عثمان صاحب۔ **مفتی محمد تقی عثمانی صاحب**۔ مفتی محمد عبدالمنان صاحب۔ مفتی محمود اشرف صاحب (رجسٹر نقل فتاویٰ:۱۱/۳۶۱،۷۶/۳۶۱،۸۵) دیکھیں ذیل کی ویب لنک:

(23)http://www.hizbululama.org.uk/highlights/follow_saubia_moonsighting.pdf

ایک اور فتویٰ:۔ دارالعلوم کراچی سے (مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی کے) ثبوتِ ہلال کے متعلق فلکی حسابات کی شرعی تردید وعدم جواز کے جاری ہونے والے فتاویٰ کی تائید میں **مفتی محمد تقی عثمانی صاحب** نے مولانا اسلام علی شاہ صاحب کے سوال کے جواب میں لکھا کہ میری رائے دارالعلوم کراچی سے جاری شدہ فتاویٰ سے مختلف نہیں! **ملاحظہ فرمائیں:** حامداً ومصلیاً۔۔(سوال میں)۔۔منسلکہ فتویٰ میں جو رائے حضرت اقدس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ کی طرف منسوب کی گئی ہے وہ ہرگز ان کی رائے نہیں، **بلکہ حضرت مدظلہ کی رائے وہی ہے جو یہاں سے جاری ہونے والے فتویٰ میں ذکر کی گئی ہے۔نیز ہماری معلومات کے مطابق سعودی عربیہ میں گرینویچ کے حساب سے بنایا گیا کیلنڈر (ام القریٰ) صرف دفتری امور کے لئے ہے، شرعی احکام جیسے رمضان المبارک وعیدین وغیرہ کے لئے چاند دیکھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اس لئے ان کی رؤیت پر علی الاطلاق اعتماد نہ کرنا درست نہیں۔** واللہ تعالیٰ اعلم (مفتی) اعجاز احمد غفرلہٗ، دارالافتاء دارالعلوم کراچی (۴-۱۲-۱۴۲۶ھ) **الجواب صحیح:** بندہ **محمد تقی عثمانی عفی عنہ** (۵-۱۲-۱۴۲۶ھ)

مزید ایک فتویٰ:۔ حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب: آپ جرمنی سے سعودی حکومت کے اعلان

سے متعلق آمدہ سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:۔۔سعودی حکومت کا کہنا یہی ہے کہ ان کے ہاں رؤیت ہلال کا فیصلہ خالص شرعی ضابطہ کے مطابق ہوتا ہے، اور رؤیت کے مطابق ہوتا ہے، فلکی حسابات کی بنیاد پر نہیں، اگرچہ سعودی حکومت کے اس اعلان کی صداقت پر بہت سے لوگوں کو اطمینان نہیں **لیکن اس اعلان کی تکذیب کی بھی کوئی "شرعی دلیل" موجود نہیں**۔ بہت سے حضرات کو سعودی عرب کے اعلان پر اس وجہ سے اطمینان نہیں ہوتا کہ بسا اوقات سعودی حکومت کا اعلان فلکی حسابات کے خلاف ہوا ہے، یعنی رؤیت کا فیصلہ ایسے وقت کر دیا گیا ہے۔ جب سعودی عرب میں فلکی حساب کی رو سے رؤیت ممکن ہی نہیں تھی لیکن 'شریعت **میں چونکہ رؤیت کا مدار شرعی ضابطہ شہادت پر ہے اور فلکی حساب پر مدار نہیں"۔اس لئے اہل حرمین اگر سعودی عرب کے فیصلے پر عمل کرلیں تو شرعاً اس کی گنجائش ہے**(رجسٹر نقل فتاویٰ ۵۶/۴۲۱)

مزید فتویٰ:۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی رفیع احمد عثمانی حفظہ اللہ کا مولوی یعقوب قاسمی کاوی (ڈیوزبری، یوکے والوں) کے مورخہ 10.01.2001 کے سوال کا جوابی فتویٰ

الجواب: حامداً و مصلیا۔۔رؤیت ہلال سے متعلق آپ کا استفتاء موصول ہوا، جس میں سعودی عرب کے نظام رؤیت پر عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔۔۔استفتاء کے مندرجات کا خلاصہ دن کے تجربات کی بناء پر شکست وریخت کا شکار رصد یہی نکلتا ہے کہ سعودی عرب میں رؤیت کے مسئلہ میں فلکی قواعد کا لحاظ نہیں رکھا جاتا، جس کے نتیجہ میں مختلف قسم کی خرابیاں لازم آتی ہیں مثلاً:۔ (الف): ولادت ہلال سے قبل رؤیت ہلال کا اعلان کرنا، (ب): رمضان کی ابتداء شک کے روز اور بعض دفعہ اس سے بھی پہلے ہو جانا وغیرہ۔۔گویا کہ آنجناب کی رائے یہ ہے کہ رؤیت ہلال کے باب میں حساب فلکی کا اعتبار ہونا چاہئے، اور سعودی حکومت کے لئے اسکا لحاظ رکھنا چاہئے۔اس سلسلہ میں ہماری گزارش یہ ہے کہ عبارات فقہ پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور سامنے آئی ہے کہ "**رؤیت ہلال کے مسئلہ میں حساب فلکی کا بالکل اعتبار نہیں**"**یعنی نہ اس کی بنیاد پر رؤیت ثابت ہو سکتی ہے اور نہ اس کی نفی ہو سکتی ہے**۔حساب فلکی رؤیت کے باب میں کوئی شرعی ذریعہ نہیں۔۔۔اس تفصیل سے سعودی عرب والوں پر حساب فلکی کے قواعد کو نظر انداز کرنے کا جو اعتراض تھا، اور یہ کہ ان قواعد کو نظر انداز کرنے سے مختلف قسم کی خرابیاں لازم آتی ہیں، یہ سارے اعتراضات رفع ہو گئے، کیوں کہ سب کا منشاء حساب فلکی

پر مدار رکھنا ہے۔۔۔۔۔**نتیجہ بحث** یہ کہ سعودی عرب والے اگر "**شہادتِ شرعیہ**" کی بنیاد پر رمضان اور عیدین کا فیصلہ کرتے ہیں، تو یہ درست ہے، "**اگرچہ نصاب شہادت ان کے فقہی مذہب کے مطابق ہو، اور حساب فلکی کے خلاف ہو"۔۔۔اس صورت میں برطانیہ یا امریکہ کے رہنے والے اس کے مطابق عمل کر سکتے ہیں**۔۔۔ **(نوٹ)**: آنجناب نے تحریر فرمایا کہ "سعودی عرب کا رمضان وعیدین کے تعین کا فیصلہ چاند کی بصری رؤیت پر نہیں، بلکہ حساب فلکی کے مطابق غیر مرئی (نہ دکھائی دینے والے) چاند پر ہوتا ہے الخ۔۔۔" یہ قول آنجناب کے خط میں شروع میں ذکر کردہ اعتراضات کے معارض اور متناقض ہے کیوں کہ **ان اعتراضات کا حاصل یہی ہے کہ سعودی عرب والے حساب فلکی کو نظر انداز کرتے ہیں، اور وہ حساب فلکی کا رمضان اور عیدین کے چاند میں بالکل لحاظ نہیں رکھتے**۔واللہ تعالیٰ اعلم (مفتی) عصمۃ اللہ عصمہ اللہ۔الجواب صحیح:۔(مفتی) محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ، دار الافتاء دارالعلوم کراچی (۴ ذی الحجہ ۱۴۲۱ھ)۔

نوٹ از مرتب:۔ مفصل سوال وجواب ہماری کتاب "ثبوتِ ہلال، نیوسون تھیوری اور دارالعلوم کراچی کا فتویٰ" کے ص ۱۳ کے فتویٰ نمبر ۳ میں یہاں کلک کر کے پڑھ سکتے ہیں

(24) http://www.hizbululama.org.uk/files/RUYAT_E_HILAL.pdf

وحیانہ منصوصات اور نامی اجتہادی کانفرنسیں!

رابطہ کانفرنس کے اختتامیہ میں "اسلامک سول ہجری کیلنڈر" کے حوالہ سے جو سفارشات پیش کی گئیں ظاہر ہے سول کیلنڈر کا "**شرعی رسمی کیلنڈر**" سے کوئی تعلق نہیں اس لئے ہر ایک کی اپنی مرضی اپنی سوچ ہے مگر جہاں تک اسلامک شرعی رسمی تاریخ کہ جس کا تعلق رمضان کے روزوں، حج وعبادات سے ہے اور جو منصوصات قطعیہ وحیانہ قرآن وسنت کے علاوہ آثار واجماع صحابہ سے ثابت ہو کر چودہ سو سال سے جو جاری ہے اس کے لئے کسی تجویز اور اس پر عمل کی دوہائی! تو یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا اسلامی قوانین ونصوص کو عقلی سوچ و دلائل سے ثبوت نہ ہونے کی بنیاد پر کانفرنسوں کے ذریعہ تبدیل ومحرف کیا جا سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یقینی طور پر نفی میں ہے! کیونکہ یہ دین میں تبدیلی وتحریف ہے! اسلام کی آمد سے پہلے کی قوموں کے احوال ہمارے سامنے ہیں خصوصاً اہل

کتاب کا دینی مسائل کو تبدیل کر دینا! قرآن خود گواہی دیتا ہے؛ فبدل الذین ظلموا قولاً غیر الذی قیل لھم (پ۱ ۔آیت ۵۹)/من الذین ھادوا یحرفون الکلم .. (۴۔۴۶)/یحرفون الکلم (۵۔۴۱)، ان کے علاوہ اور بھی آیات نیز حدیث امیہ اور یہودیوں کا ۳۵۸ء میں چاند کے ثبوت کے مسئلہ میں فلکیاتی حساب کا جدید طریقہ اختیار کر لینا کسی سے پوشیدہ نہیں اور آج بھی یہود ونصاریٰ اسی پر قائم ہیں، کیا مسلمان بھی ان کے نقش قدم پر چل کر نصوص قطعیہ کو تبدیل کر لیں! اور قرآنی احکامات اور دلیل کتاب کی طرح آپ ﷺ کے فرامین کو ایک طرف کر کے من تشبہ بقوم فھو منھم (الحدیث) میں داخل ہو جائیں؟! ہرگز نہیں! یہود ونصاریٰ کے مذہبی کیلنڈر کی ''مفروضہ نیومون کے حساب والی'' ترتیب ذیل کی لنک میں دیکھیں! کانفرنس والے کیا یہود مختار فلکی حساب کی تائید میں شرعی ثبوتِ ہلال'' کے خلاف تو تجاویز نہیں دے رہے!

(25)Http://www.hizbululama.org.uk/highlights/How_Cristain_Jews_relagius_lunar_date_count.pdf

دین کامل یا دین ناقص! :۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یٰایھا الرسول بلغ ماانزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (پ۶ ۔آیت ۶۷) اے رسول پہونچا دو ان باتوں کو جو تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کی گئیں، اگر ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت کو نہ پہونچایا، نیز فرمایا: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (پ۶ ،آیت ۳) آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر میری نعمت پوری پوری اتاردی اور تمہارے لئے دین اسلام ہوا اس سے میں راضی ہو گیا۔ ذیل میں دیکھیں آپ ﷺ نے اپنے اور خلفائے راشدین کے طریقے سے ہٹنے والوں کو صاف طور پر بدقسمت اور مہلوک بتلایا؛

اجماع الخلفاء واجماع العترة واجب

خلفائے راشدین اور آلِ رسول ﷺ کے اجماع پر عمل کرنا واجب ہے

حدیث؛ عن عرباض؛قال صلی بنا رسول اللہ ﷺ ذات یوم ثم اقبل علینا بوجھہ فوعظنا موعظة بلیغة ذرفت منھا العیون ووجلت منھا القلوب فقال رجل یارسول اللہ کان ھذہ موعظة مودع فما وصانا قال ؛الی آخر الحدیث (۱۶۵ مشکوٰۃ ،صحیح) ترجمہ: حضرت عرباضؓ فرماتے ہیں کہ

ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں بڑا مؤثر وعظ فرمایا جس سے ہمارے آنسوں نکل پڑے اور دل گھبرا گئے تو ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ ﷺ؛ یہ تو گویا الوداعی نصیحت ہے آپ ہمیں اور بھی نصیحت ووصیت فرما دیجئے ؛تو آپ ﷺ نے فرمایا؛ میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی اور **پوری اطاعت** کی وصیت کرتا ہوں **اگر چہ تمہارا سردار کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو**، بس تم میں سے جو لمبی زندگی پائے گا وہ بہت سارے اختلافات دیکھے گا ایسی صورت میں تم میرے طریقے (**سنت**) اور میرے بعد والے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے (**سنت**) کو لازم پکڑنا اور اسے مضبوط دانتوں سے تھامے رکھنا، اور دیکھو تم نئی نئی گھڑی ہوئی باتوں (طریقوں) سے بچتے رہنا اس لئے کہ ہر نئی گھڑی ہوئی بات وطریقہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (احمد ،ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن العرباضؓ)

مذکورہ روایت کی بہ نسبت مسند احمد کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں؛ وفی روایة عن العرباض ؛قلنا یارسول اللہ ان ھذہ لموعظة مودع فماذا تعھد الینا قال **ترکتکم علی البیضاء لیلھا کنھارھا** لایزیغ عنھا بعدی **الا ھالک** ومن یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بما عرفتم من سنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین وعلیکم بالطاعة وان عبداً حبشیاً عضوا علیھا بالنواجذ فانما المؤمن کالجمل الانف حیثما انقید انقاد (مسند احمد) ترجمہ؛ میں تم میں ایک **سفید روشن چیز** چھوڑے جا رہا ہوں **جس سے کوئی بھی نہیں ہٹتا سوائے اس کے جس کی قسمت میں ہلاکت لکھی ہے**، تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت کچھ اختلاف دیکھے گا، بس تم لازم پکڑو میری سنت کو جو تمہیں معلوم ہو جائے اور میرے بعد خلفائے راشدین کی سنت کو جو ہدایت یافتہ ہیں، اسے تم مضبوطی سے تھامے رکھو

خلاصہ؛ معلوم ہوا کہ رویتِ ہلال اور مشاہدات یہ آپ ﷺ اور آپ کے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدینؓ کا معین طریقہ وسنت ہے جسے چھوڑنا گمراہی ہے اور بزبان نبی امی ﷺ، ایسا شخص بدقسمت ہلاک ہونے والا ہے، یاد رہے کہ ثبوت ہلال میں فلکی حسابات وڈگریاں آپ ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کی سنت ہرگز نہیں، نہ تو اس پر عمل جائز اور نہ ہی لوگوں کو اس طرف بلانا جائز، یہ دینی طریقے کے بجائے ''غیر'' طریقہ تحریفِ دین ہے

حدیث ؛عن جابر عن النبی ﷺ حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یھود تعجبنا افتری ان نکتب بعضھا ؟ فقال ؛امتھوکون انتم کما تھوکت الیھود والنصاریٰ ؟ لقد جئتکم بھا بیضاء

لقبة ولو کان موسی حیا ماوسعه الا اتباعی (رواہ احمد و البیھقی فی کتاب شعب الایمان) ترجمہ؛ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے پاس آئے اورعرض کیا کہ ہم ان یہودیوں سے کچھ باتیں سنتے ہیں جو (عقلاً) اچھی بھلی معلوم ہوتی ہے کیا ہم ان کی کچھ باتیں لکھ لیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا؛ تم بھی برباد ہونا چاہتے ہو جیسے یہ یہود اورنصارٰی برباد ہوئے؟ (یعنی کہ تم اپنے نبی کی باتوں کو چھوڑ کر یہودونصارٰی کی باتیں دین میں داخل کرکے برباد ہونا چاہتے ہو؟) بےشک میں تمہارے پاس صاف وشفاف اور روشن چیز (دین وشریعت) لایا ہوں (اب اس کے بعد کسی نئی چیز کی کیا ضرورت رہی؟) اگر آج (یہودیوں کے پیغمبر) موسیٰ زندہ ہوجاویں تو میری اتباع کے سوا انہیں کوئی چارہ نہیں!

خلاصہ؛ معلوم ہوا یہودونصارٰی کے مختار فلکی ڈگری حسابات کی بنیاد پر شرعی رویتِ ہلال، اس کی گواہیوں و مشاہدات کو رد کرنا اس روایت کےمطابق اللہ کے رسول ﷺ کی سخت ناراضگی وگمراہی کو اختیار کرنا ہے

حدیث؛ عن النبی ﷺ قال **علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی تمسکوا بھا و عضوا علیھا بالنواجیز** ھذا حدیث صحیح فی السنن. وقال ﷺ انی تارک فیکم الثقلین **کتاب الله و عترتی** وانما لم یفترقا حتی یردا علی الحوض (ترمذی و حسنہ)

حدیث؛ وعن مالک بن انس مرسلاً قال؛ رسول الله ﷺ؛ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما؛ کتاب الله وسنۃ رسولہ (رواہ الموطا) صاحب مشکوٰۃ نے امام مالکؒ سے نقل کیا؛ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا؛ میں تمہارے درمیان دوچیزوں کو چھوڑ کے جارہا ہوں جب تک تم اسے تھامے رہو گے تو ہرگز (دین سے) نہ بھٹکو گے، ایک تو کتاب اللہ اوردوسری چیز میرا طریقہ (سنت)

خلاصہ؛ معلوم ہوا کہ آج کل اختلافات اور پریشانیوں کی جو بھرمار ہے، یہ سب امتِ مسلمہ کا اللہ کی کتاب اوررسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ احکامات، طریقوں اورنصائح کو چھوڑنے کی وجہ سے ہے، ہم نے قرآن اوررسول ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقوں پر اعتماد کرنے کے بجائے **بقول مفتی سعید پالنپوری صاحب** "**کافروں کے فلکی حساب وکتاب اورروڈگریوں**" پر (ایمان بالوحی کی طرح) اعتماد کرلیا ہے!

حدیث؛ عن علی قال انی سمعت رسول الله ﷺ یقول: **سیخرج قوم فی آخر الزمان حدثاث الاسنان** سفھاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لایجاوز ایمانھم حناجرھم یمرقون

من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ الخ (بخاری) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم وحضرات ظاہر ہوں گے جو (آپ ﷺ وخلفائے راشدین کے طریقوں کےخلاف بات کرنے میں) چرب زبان ہوں گے وہ قرآن کوبطور دلیل پیش کریں گے جبکہ ان کے ایمان ان کے نرخروں سے نیچے نہ اترے ہوں گے، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے

خلاصہ؛ اس حدیث کوحضرت علیؓ کے زمانہ کے خوارج پر بھی منطبق کیا گیا ہے مگر یہ بات یقینی ہے کہ آپ ﷺ کی پیش گوئیاں کسی ایک زمانہ تک محدود نہیں جیسے کہ آج ہم اپنے زمانہ کے حالات میں ایسے لوگوں دیکھتے ہیں جوعلوم میں کمال کی مہارت واستعداد رکھتے ہیں، ان کی علمیت ان کی عقلی باتیں وچرب زبانی لوگوں کوحیران کردیتی ہے، وہ بات بات میں قرآن کی آیت کو دلیل میں پیش تو کردیتے ہیں مگر ان باتوں کی اصلیت خود قرآنی آیات و رسول ﷺ اورخلفائے راشدینؓ کے طریقے سے ثابت نہیں، جیسے کہ ثبوتِ ہلال میں فلکیاتی حسابات! کہ چاند سورج وسیاروں کی گردش کے حوالے سے فرقانِ حمید کی بہت سی آیات مثلاً الشمس والقمر بحسبان ،والقمر قدرناہ منازل (یٰس) وغیرہ کووہ پیش کرتے ہیں حالانکہ یہ سب آیات آپ ﷺ اورگذرے وموجود اور مستقبل کے فلاسفرز اورفلکی حساب والوں کی علمیت کے درمیان تقابل کے حوالے سے ہے، اس حوالہ سے ذیل میں کچھ فلکیاتی فلسفہ وفلسفیوں کے احوال ملاحظہ ہو؛

ماقبل اسلام فلکیات میں اولین تجسس ۲۰۰۰ باقبل مسیح میں میسوپوٹیا (حالیہ عراق کے بغداد کے قریب کے ایک علاقہ) سے شروع ہوا جہاں ۱۸۰۰ قم میں بابل کے بادشاہ حمورابی نے بظاہر اس کی ابتداء کی، پھر طالس ۶۶۰ قم، فیثاغورس ۵۳۶ قم افلاطون ۳۴۰ قم ہوا جہاں سے یہ ریلہ یونان، ہند اورچین تک جاپہونچا اور ۳۳۱ قم میں میتون نامی فلسفی نے سیاروں کی حرکات کے حساب کی بنیاد ڈالی، سقراط ۳۹۹ قم، ارسطو ۳۸۴ قم، اس کا بھتیجا یکس تھیور ۳۶۰ قم، جالینوس، انکساغورس، انکسانس، ایپنڈکس، اوریہودی ربائی ہلیل دوم ۳۵۸ء میں مجسطی (الشمس والقمر) کا مصنف بطلیموس ۱۲۷ قم، اورارخس ۱۲۰ قم، نیز یہودی ربائی ہلیل دوم کی نسل جو اسلام کی آمد پر مدینہ منورہ میں بھی خاصی موجود تھی اور جنہیں اپنی فلکی حساب دانی پر فخر بھی تھا کہ یہ ان کے آباؤ اجداد کی کارستانی تھی! یہ صحابہ کرامؓ کو اس علمیت کے حوالے سے سوالات کر کے حیران وپریشان کرتے رہتے تھے جیسے ہمارے زمانہ میں بھی ان کی نقل کرنے میں فخر محسوس کیا جاتا ہے اوراس کے لئے اللہ کے گھر مساجد تک کو اس کی

تعلیم وتفاخر پر استعمال کیا جاتا ہے حالانکہ یہودیوں کی اسی حرکت کی وجہ سے آیت شریفہ یسئلونک عن الاھلۃ کا نزول تک ہوا تھا بہر حال آپ ﷺ کی موجودگی میں یہود مدینہ اور ان کے علاوہ قیامت تک کے فلاسفرز کی علیمت کی تحقیر اور دین فطرت و نبی امی ﷺ (کہ جن پر قرآن کا نزول ہوا ہے) کی علیمت کی برتری کے تناظر میں یہ آیات نازل ہوئیں، دیکھیں یہ لنک:۔

(0) http://www.hizbululama.org.uk/highlights/Thuboote_Hilal_Ecli.pdf

موجودہ زمانے کے الفاظ وچرب زبانوں کا حال جو ہے وہ مخفی نہیں کہ قرآن ورسول اللہ ﷺ اور خلفا ئے راشدین کی سنت وطریقوں کی جھلک ان میں مفقود ہوتی ہے یہ سوٹ بوٹ، ٹائی، ڈاڑھی مونڈ یا نام کی ڈاڑھی اور غیروں کے طریقہ میں ملبوس دکھائی دیتے ہیں ان میں کے بعض بظاہر اگر سنت پر عامل دکھائی دیتے ہیں مگر یہ اسلامی طریقہ کے مقابل ایسے بے دینوں اور غیر مسلموں کے پسندیدہ طریقوں (مثلاً ثبوت ہلال کے لئے غیروں کے طریقے فلکیاتی حساب وکتاب) کو ترجیح دیکر قرآن ورسول ﷺ اور خلفا ئے راشدین کے طریقے واجماع سب کی گویا کھلم کھلا تردید کرتے ہیں! ساتھ ہی دین کے مخالفین، علمائے حق کے خلاف اس موذیں محاذ کی تائید کرکے ان کے حوصلے بلند کرتے ہیں، مثلاً (کئی علماؤں کے علاوہ) ڈاکٹر قرضاوی، دین کے کئی مسائل میں حدود کو پار کرگئے ہیں جو علماء سے مخفی نہیں خاص کر ثبوت ہلال میں یہاں تک آگے نکل گئے کہ کسی کو چاند دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں! یہ وہی بکواس ہے جسے ایک امریکی شیعہ ذوالفقار علی شاہ نے تحقیق کے نام پر کہی ہے! کہ بس نیوٹن تھیوری کے مخصوص قواعد مخصوص شام کو پائے جائیں تو برسہا برس تک کے رمضان وعیدین اور دوسرے مہینوں کے چاند ابھی سے ثابت ہو چکے! لاحول ولا قوۃ الا باللہ

ان تمام کے ساتھ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ علمائے دین نما ئی حضرات ایسوں کی اتباع وپیروی میں قرآن ورسول اور خلفائے راشدین کی سنت واجماع کے خلاف ان کے قدم بوس ہوتے ہیں اور جو آپ ﷺ وخلفائے راشدینؓ کے طریقے کی بات وتبلیغ کریں، یہ ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں، اس سے بھی زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ پروپیگنڈہ مشری بظاہر "رویت ہلال" کی قائل ہے (اگر چہ الٹا جائز وباطل ملمع بہ حساب کتاب کی شرط کے ساتھ) مگر انہیں اپنے مخالف اکثر قرضاوی یا ذوالفقار علی شاہ کے موقف کے خلاف زبان کھولتے پر مصلحت کا سانپ سونگ گیا ہے کہ ان کے خلاف زبان وقلم چلانا گویا اپنی ہی زبان وقلم سے خود کے خلاف گواہی دینا ہے کیونکہ فلکی حسابات کو دینی نصوص میں دخیل بنانے میں آپس میں یہ ایک ہی تو ہیں! یہی وجہ ہے کہ دونوں گروہ اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر مل جل کر قرآن ورسول ﷺ اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کے خلاف "فلکی حساب" کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں خاص کر یہ مساجد ومراکز

میں جا جا کر کمپیوٹرز سے حسابی خاکوں سے چاند کو اپنے ہاتھ کے پوروں میں دکھاتے ہیں اور عوام کو دین کے خلاف ورغلا کر قرآن ورسول ﷺ اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت وکے طریقے کے خلاف انہیں اپنے ساتھ شامل کرکے شیعہ ویہودیوں کے طریقے پر لے جا کر سب کو آپ ﷺ کی مذکورہ حدیث کے مطابق ہلاک کرتے ہیں، اللھم اھد

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی حسابیوں پر فتکار

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنے فتاویٰ کی پندرھویں جلد پوری کی پوری فلکیاتی حساب کتاب اور اس گروہ کے خلاف نصیحت ووعید سے بھری ہے جس میں ایک جگہ آپؒ لکھتے ہیں: وقد یقارب ھذا قول من یقول من الاسماعیلیۃ بالعدد دون الھلال، وبعضھم یروی عن جعفر الصادق جدولا یعمل علیہ، وھو الذی افتراہ علیہ عبد اللہ بن معاویۃ. وھذہ الاقوال خارجۃ عن دین الاسلام، وقد برء اللہ منھا جعفرا وغیرہ. ولاریب ان احدا لایمکنہ مع ظھور دین الاسلام ان یظھر الاستناد الی ذلک، الا انہ قد یکون عندہ شبھۃ فی کون الشریعۃ لم تعلق الحکم بہ، والا ان شاء اللہ بین ذلک واوضح ما جاءت بہ الشریعۃ دلیلا وتعلیلا، شرعا وعقلا. (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۵ ص ۱۳۲) ترجمہ: اسماعیلی شیعوں میں سے کسی کا کہنا ہے کہ (چاند کے ثبوت میں) عدد وگنتی کافی ہے چاند دیکھنے کی ضرورت نہیں اور اس بات کو بعضوں نے حضرت جعفرؒ کی طرف منسوب کرکے کہا کہ آپؒ کے پاس پہلے سے تیار فلکی حسابی نقشہ وجدول تھا تا کہ اس پر عمل کریں، یہ سراسر جھوٹ ہے جو عبد اللہ ابن معاویہ یا کسی شخص نے گھڑا تھا، اس بات کی کوئی حقیقت نہیں، یہ سب **خرافات ہیں اسلام سے خارج ہیں**، اللہ کے نزدیک حضرت جعفرؒ اس جھوٹ سے بری ہیں ((فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۵ ص ۱۳۲)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی حسابیوں پر فتکار: آپؒ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں اعتدال رہا یہاں تک کہ ان میں **مخلوط النسل** لوگ اور **قیدیوں کی اولاد پیدا ہوئی**" تب انہوں نے اپنی رائے کو مذہب میں دخل دیا وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا"۔ ایسے ہی ہمارے مذہب اسلام میں بھی بنی اسرائیل کے علوم، خطبائی جاہلیت کے تذکرے، **یونانوں کا فلسفہ**، بابلیوں کی دعوات، پارسیوں کی تاریخ اور **علم نجوم ورمل** اور علم کلام مخلوط ہوگیا ہے (حجۃ اللہ البالغہ ص ۱۹۷)، **نیز فرمایا** "شارع علیہ السلام نے استقبال قبلہ اور نماز عیدین کے اوقات معلوم کرنے کیلئے **لوگوں کو علم ہیئت یا ہندسہ کے مسائل حفظ کرنے کی تکلیف نہیں دی** (ایضا ص ۱۸۲)

شیعی فاطمی حکمرانی وثبوتِ ہلال

قارئین کے مطالعہ میں ہوگا کہ حکومتی سطح پر مصر کی فاطمی شیعی سلطنت ہی اسلام کی چودہ سوسالہ تاریخ میں پہلی حکومت ہے جس نے نبوی طریقہ چھوڑکر رویتِ ہلال پرمبنی رمضان وعیدین کے فیصلہ کے برخلاف یہود مختار فلکیاتی مفروضہ قواعد پرمبنی پہلے سے متعین تاریخوں پر عمل کے لئے حکم دیا اورکم ازکم سنیوں پر اپنی حکمرانی کی مصلحت تک کو بالائے طاق رکھ کر اکثریتی اہل سنت عوام پر بھی اسے مسلط کیا جس کے خلاف اہل سنت والجماعت سنیوں نے پانچ برس تک اپنی مالی جانی قربانیاں پیش کر کے بالآخر فاطمی حکمران حاکم بامر اللہ کو اپنا یہ آرڈر جس میں اس نے اپنے شیعی رافضی عقیدہ کے مطابق تھیوراٹیکل نیومون کی مفروضہ تاریخوں پر رمضان وعیدین کی تعیین کردی تھی، واپس لینا پڑا تھا، جیسے کہ آج بھی شیعوں کے یہاں اسی فلکیاتی تھیوری کے مطابق رمضان وعیدین کے فیصلے ہوتے ہیں اوروہ نبوی موقف پرمبنی شہادتوں کو بالکل قبول نہیں کرتے! تاریخ میں یہ بات مرقوم ہے کہ مصر پر قبضہ سے پہلے فاطمی شیعوں کے سردار عبیداللہ مہدی نے موجودہ مراکش ،تونس ،الجیریا ولیبیا ہی کے علاقوں پر اپنی حکمرانی قائم کی تھی

افسوس کا مقام ہے کہ مراکش ،تونس، الجیریا ورلیبیا کے موجودہ حکمرانوں نے اپنی گذری تاریخ پر فخر کرتے ہوئے ثبوتِ ہلال کے لئے فاطمی فلکی حسابات کی اتباع کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ اگرچہ سنیت کا قلع قمع کرنے والا ملعون غالی شیعہ کرنل قذافی تولیبیا میں مجاہدین اسلام کے ہاتھوں واصل جہنم ہوچکا جس سے وہاں تبدیلی کے آثار پیدا ہوچکے ہیں جبکہ مراکش کے حکمران اور وزارۃ الاوقاف نیز الجیریا وتونس کے حکمرانوں کی ہدایت کے لئے خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے کہ وہ بھی فاطمی شیعی طریقے کو خیرباد کریں! یادرہے کہ سترکی دہے میں مفتیان کرام کی طرف سے برطانیہ والوں کو مذکورہ قریبی ممالک (بشمول مراکش) کے ثبوتِ ہلال کے اعلان پر عمل کا جومشورہ دیا گیا تھا وہ ان ممالک میں فلکی حسابات کی بنیاد پر ثبوتِ ہلال کی بنیاد کی علمیت نہ ہونے کی بناء پر تھا جبکہ مفتی شفیع صاحبؒ سمیت ہرایک نے ان حسابات پر عمل کو باطل تک قرار دیا ہے کہ پیچھے یہ فتاویٰ گذرے!

ہمارے ہاں برطانیہ میں بھی نامی سنی ورپروپیگنڈہ مشنری اسی یہود وشیعی حساب کی تقلید میں مسلمانوں، علماء، حفاظِ قرآن اور مشہور دینداروں تک کی گواہیوں کو رد کردیتے ہیں، دیکھیں ذیل کی یہ لنکس:

(26)http://www.hizbululama.org.uk/highlights/ramadan1431_vitness_urdu.pdfdf

(27)http://www.hizbululama.org.uk/highlights/1432ah/rajab/ramadan1430h_moon_after_magrib.pdf

یاد رھے کہ اسلام میں جو فتنے برپا ہوئے وہ آزادی کی بنیاد پر اٹھائے گئے, جنہیں اپنی ذات ونفس کو آپ ﷺ واسلام کے حوالے کرنا چاہئے, **حضرت مولانا یوسف بنوریؒ** "اپنی عقل ورائے پر اعتماد اوراس کا نتیجہ" کا عنوان قائم کرکے فرماتے ہیں؛ علوم نبوت کی غرض وغایت، ہدایت وارشاد اورمخلوقِ خدا کی رہنمائی ہے اس لئے شیطان لعین کی عداوت کا سخت خطرہ ہوتا ہے۔۔۔وہ اپنی شرارت کے لئے بے تاب ہوتا ہے مختلف وسائل سے اپنی پوری طاقت صرف کرتا ہے کہ کس طرح یہ رشدوہدایت، ضلالت میں تبدیل ہوجائے۔۔۔اس کا سب سے بڑا کارنامہ تلبیس ہوتا ہے۔۔۔انسانی فطرت میں کبروعجب ہے ریاکاری وحُبِ جاہ وشہرت ہے۔ دنیا کی علمی تاریخ کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ **جتنے فتنے پیدا ہوئے ہیں سب اذکیاء اورعقلاء حضرات کے ذریعہ سے وجود میں آئے** اورعلمی دور میں **اکثر فتنے علم کے راستے سے آئے ہیں۔۔۔بہت سے اپنی ذہانت وذکاوت کی وجہ سے جمہور امت سے شذوذ اختیار کرکے غلط افکار ونظریات کا شکار ہوگئے** اور وہاں زیادہ تر یہی حقیقت کارفرما رہی کہ **اپنے تبحرِ علمی وذکاوت پر اعتماد کرکے علمی کبر اوراعجاب بالرائے کے مرض میں مبتلاء ہوئے**۔۔۔۔۔الخ (دورِحاضر کے فتنے اوران کا علاج ص ۲۳)

برطانیہ میں علماء کا ثبوتِ ہلال پر شرعی اجماع

یہ بات مخفی نہیں کہ برطانیہ میں موسم کے حالات کے ناموافق ہونے کی وجہ سے سال بھر کے بارہ مہینوں میں شاذ ونادر ہی شرعی پہلا چاند دکھائی دیتا ہے اس لئے باہر کی ثبوتِ ہلال خبر پر ہی عمل کرنا پڑتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ۲۷ سال کا عرصہ پورا ہونے جارہا ہے، مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۶ھ کو دارالعلوم بری میں مختلف علماء نے اپنے اجلاس میں اجماع کیا اورشرعی ثبوتِ ہلال کے ضمن میں اجتماعی فیصلہ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اب سے یہاں ثبوتِ ہلال کے لئے حرمین شریفین سعودی عربیہ کے شرعی فیصلوں پر عمل کیا جائے، الحمدللہ تب سے اب تک مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ کے حرمین شریفین کی خبر کے مطابق رمضان وعیدین کے اعلان پر یہاں عمل جاری ہے، اوریہ بات بھی عیاں ہے کہ سعودی عربیہ اور دیگر چند ممالک کے علاوہ ہرجگہ ثبوتِ ہلال میں فلکی حساب کے امکانِ رویت کی شرط پر عمل کیا جاتا ہے جو شرعاً ناجائز بلکہ ایسے فیصلوں پر عمل کرانا بھی ناجائز ہے جیسے کہ نصوص کی بنیاد پر دارالعلوم دیوبند سمیت دیوبندی، بریلوی اہل سنت والجماعت دارالافتاء کے فتاویٰ

موجود ہیں (نیومون تھیوری، ثبوت ہلال فتاویٰ اور برطانیہ میں ثبوت ہلال کی تاریخ'' کے حوالہ سے تفصیل ہماری اردو انگلش کتب ومضامین اور فتاویٰ میں ہماری ویب سائٹ پر دیکھیں)

چند صفحات پہلے قارئین نے اجماع صحابہؓ کے حوالہ سے تفصیل پڑھی، جہاں تک اجماع کا تعلق ہے عموماً یہ ان مسائل کے حل کے لئے واقع ہوتا ہے جس کی تفصیل وحکم بظاہر نص قرآن وسنت وآثار صحابہ میں موجود نہ ہو مگر ثبوت ہلال کے مسئلہ میں ۲۹ ویں شرعی کی شام رویتِ ہلال کی مطلق شرط رسول اللہ ﷺ کے فرامین وعمل سے ثابت ہے (جس میں نیومون تھیوری کے امکان رویت کی شرط کو آپ ﷺ نے دخیل نہیں بنایا ہے)۔ ۲۹ ویں شرعی کی شام اسی مطلق رویت کی شرط پر خلفائے راشدین وصحابہ کا عملی اجماع بھی ہے۔ اگر اللہ کی مشیت پر آپ ﷺ ہدایت یافتہ خلفائے راشدین وصحابہ کرامؓ اس مطلق رویت کو نیومون تھیوری کے امکان رویت حساب سے مشروط کرنا چاہتے تو اس کا مواقع آپ کو میسر تھا، کیونکہ نہ صرف مدینہ منورہ کے یہود اس علم سے واقف تھے بلکہ مصر وشام وفارس میں بھی اس کے ماہر ورومی کتب موجود تھیں جن سے آپ ﷺ استفادہ فرماتے مگر آپ ﷺ نے ایسا نہ کیا اور قیامت تک کے لئے امت کو سبق دے گئے، آپ کے بعد اسی سبق پر خلفائے راشدین وصحابہؓ نے عمل کیا حالانکہ مصر وشام وفارس اور وہاں کی کتب وماہرین ان کے قبضہ میں آچکے تھے بلکہ نہ صرف اسکندریہ وفارس کے کتب خانوں کی ان کتابوں کو یہ کہہ کر تلف کر دیا کہ ہمارے لئے قرآن اور آپ ﷺ کی تعلیمات کافی ہیں، صحابہ وخلفائے راشدینؓ کے اس عمل کو تب سے اب تک اجماع صحابہ سے یاد کیا جاتا ہے، صحابہ کرام کے بعد امت مسلمہ تب سے اب تک اسی اجماع صحابہؓ پر عمل پیرا ہے۔

جہاں تک برطانیہ یا دیگر ممالک میں ثبوتِ ہلال کے مسئلے میں اجتماعی طور پر اتفاق واتحاد کرنے کا سوال ہے تو یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق قرآن وسنت اور خلفائے راشدین کی سنت وطریقے پر چلیں اور شیعہ ورافضیوں کی طرف سے ثبوتِ ہلال کے دینی مسئلہ میں دخیل' بنائے گئے' فلکی حساب کی نیومون تھیوری اور اس کے امکانِ رویت تو اعدکی پاسداری کی شرط' کو بالائے طاق نہ رکھدیں!

بات چل رہی ہے دارالعلوم بری میں علمائے برطانیہ کے اجتماعی فیصلہ میں علماء کے اجماع کرنے کی! یاد رہے کہ بعض حضرات، علمائے برطانیہ کے اس اجماعی فیصلہ پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہاں ایسا کوئی اجماع وجماع نہیں ہوا وغیرہ، خیر نہ ماننے والوں کو مجبور تو نہیں کیا جاسکتا! البتہ اس حوالہ سے کچھ تفصیل قارئین

کے پیش خدمت ہے، علمائے کرام کے اس اتفاق کو علمائے برطانیہ کا ''اجماع'' جب کہا گیا تو افسوس اس پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوگیا، حالانکہ وہ اگر اسلاف خاص کر ہمارے دیوبندی بزرگوں کی تاریخ وتصنیفات کا مطالعہ کرتے تو انہیں کسی طرح بھی اس اتفاق کو 'علماء کا اجماع'' کہہ کر یاد کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہوتا!

یاد رہے کہ ''ثبوتِ ہلال'' کا مسئلہ ''نص قطعی سے ثابت ہے'' اس لئے ثبوتِ ہلال میں نہ تو ''اجتہاد'' کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس میں ''اجماع'' کی ضرورت ہوگی کیونکہ اس مسئلہ پر صاحب شریعت ﷺ نے ''شرعی ۲۹ ویں قمری کی شام کو رویتِ ہلال سے ورنہ ۳۰ دن پورے کر کے نئے ماہ کو شروع کرنے کا ثبوتِ ہلال کا طریقہ'' بتلا کر اس پر خود بھی عمل کیا اور اسی پر صحابہؓ سے بھی عمل کروالیا (کتب سنن)۔

آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی اسی عمل کو جاری رکھا جسے صحابہؓ کے ''عملی اجماع'' سے تعبیر کیا گیا، معلوم ہوا کہ قطعی الثبوت مسئلے میں بھی اجماعی عمل وتاکیدی فیصلہ کو ''اجماعی عمل واجماع'' سے تعبیر کیا جاسکتا ہے علمائے برطانیہ کے فیصلے کو علماء کے اجماع واجماع سے تعبیر کرنے میں لفظ اجماع اسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے جس کا ذکر اوپر ہوا کہ باوجود ثبوتِ ہلال کے مسئلے کے قطعی الثبوت ہونے کے صحابہؓ کے عمل کو جیسے اجماعِ عملی سے تعبیر کیا گیا یہاں بھی اجماع کو اسی مفہوم میں مانا جائے، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ صحابہؓ کے اجماعِ عملی پر تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور اب تک کی امت مسلمہ کا اجماعِ عملی قائم ودائم ہے اور تا قیامت جاری رہے گا کہ ''امت کا یہ عملی اجماع، نص قطعی پر '**اجماعِ عملی**' ہے۔

اس کی یہ مثال ملاحظہ فرمائیں؛ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند سے حضرت مفتی نظام الدین صاحبؒ نے حزب العلماء یوکے کی طرف سے اوقاتِ نماز کے مشاہدات کے برطانیہ میں ممکن ہونے اور ان کے مشاہدات ہوجانے کی معلومات پر ان کے متوثر ہونے کے حوالے سے پوچھے گئے ہمارے استفتاء کے جواب میں تائید لکھا کہ ''حساب فلکیات پر عمل کرنے والوں کے برطانیہ پہونچنے سے پہلے **علمائے حق** کا برطانیہ جانا اور ہر قرن میں ڈگریوں کے بغیر ان کا بالاتفاق عمل کرنا ملتا ہے اور ان کا یہ عمل ''**اجماعِ عملی**'' وسکوتی ہوگیا ہے جو حجت شرعیہ ہے۔۔۔ الخ، معلوم ہوا کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کی جانب سے ''علمائے برطانیہ کے اتفاق کو جو اجماع کہا گیا ہے وہ صحابہ کے اپنے قیاس پر مبنی ''کسی مسئلہ پر اجتہاد کر کے اجماع کرنے'' کے مفہوم میں نہیں کہا گیا بلکہ یہ تو صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کے بعد آپ کے طریقے طریقہ پر جو عملی مداومت اختیار کی ان کے اس عمل کو 'عملی

اجماع'' سے تعبیر کرتے ہوئے کہا گیا ہے، نیز اس پر حضرت مفتی نظام الدینؒ کی مذکورہ فتوٰی کی تحریر بھی دال ہے، اسی مفہوم میں قیامت تک مسلمانوں میں آپ ﷺ وصحابہؓ کے عمل پر تعمیل کر کے اس پر مزید ثبات کے لئے ایسے تنظیمی واجتماعی فیصلے و ''اجماع'' کا تسلسل بھی جاری رہے گا۔

دوسری مثال ملاحظہ فرمائیں: **فتاوٰی امداد الاحکام** جو حضرت تھانویؒ کے زیرِ تربیت ونظر فتاوٰی کا مجموعہ ہے جس کے شروع میں مفتی اعظم پاکستان حضرت **مفتی رفیع عثمانی** صاحب حفظہ اللہ کا امداد الاحکام جلد اول کے شروع میں جو مقدمہ ہے وہ وسیع معلومات سے بھرپور ہے خاص کر اجماع کے حوالے سے بڑی لمبی اور واضح تفصیل آپ نے یہاں جمع فرما دی ہے، اسی جلد کے مقدمہ میں ص ۱۶ پر آیت شریفہ **وکذلک جعلناکم** امۃ وسطا ۔۔۔ کے ضمن میں آپ لکھتے ہیں: **ہر زمانہ کے مسلمانوں کا اجماع** معتبر ہے کیونکہ آیت میں پوری امت کو خطاب ہے آپ ﷺ کی امت صرف صحابہ و تابعین نہ تھے بلکہ قیامت تک آنے والی نسلیں جو مسلمان ہیں وہ سب آپ کی امت ہیں تو ہر زمانہ کے مسلمان اللہ کے گواہ ہوگئے۔ اھ، معلوم ہوا کہ اجماع صرف صحابہؓ کے اجماع تک محدود نہیں جیسے کہ ایک جماعت کا یہ نظریہ ہے بلکہ **بقول مفتی اعظم**:۔''اجماع کو صرف صحابہ کرامؓ کے ساتھ خاص کرنے والے حضرات جن احادیث سے استدلال کرتے ہیں ان سے تو صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا اجماع حجت ہے مگر یہ کسی آیت یا حدیث سے ثابت نہیں ہوتا کہ بعد کے فقہاء کا اجماع حجت نہیں **(ایضا ص ۱۸)**، نیز مفتی صاحب صفحہ ۲۳ پر آیت شریفہ **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا** کے ماتحت'' مسلمانوں کے متفقہ دینی فیصلے کو مخصوص طور پر بریکیٹ میں لفظ ''**اجماع**'' تک سے تعبیر فرما رہے ہیں،

اجماع کا اثر: اس حوالے سے آپ کیا لکھتے ہیں ملاحظہ ہو: لکھتے ہیں: رہا یہ سوال کہ جب مؤمنین، امت، الجماعۃ، اور سواد اعظم (ان میں سے جب کسی۔ی م) کے اجماع کو قرآن وسنت میں حجت قرار دیا گیا ہے، تو اس کا تقاضہ تو یہ ہے کہ عام مسلمانوں بلکہ اہلِ بدعت اور فاسق وفاجر مسلمانوں کی موافقت بھی اجماع کے لئے شرط ہو اور ان کے اختلاف کی صورت میں اجماع منعقد نہ ہو، کیونکہ مؤمنین اور امت میں یہ لوگ داخل ہیں، **جواب یہ ہے کہ** جن دلائل سے اجماع کی حجیت ثابت ہوئی ہے ان میں اور دیگر آیات واحادیث میں غور کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اجماع صرف متبع سنت فقہاء کرام ہی کا معتبر ہے باقی لوگوں کی موافقت یا مخالفت سے اجماع پر اثر نہیں پڑتا (ایضا ص ۸۷)، معلوم ہوا کہ جب غیر منصوص مسائل میں امت کے

اجماع پر کسی کے عمل نہ کرنے سے اس کا اجماع پر اثر نہیں پڑتا تو پھر وہ اجماع جو نصوص اور آپ ﷺ کے طریقے اور خلفائے راشدین وصحابہؓ کے اجماع عملی پر ہی ثبات کے لئے منعقد ہو اس پر کسی کے عمل نہ کرنے سے اس کے متوثر ہونے میں کیا فرق پڑسکتا ہے!

بہرحال برطانیہ کے موسمی حالات کے مدِ نظر یہاں ثبوت ہلال کا فیصلہ سرزمینِ حرمین شریفین سعودی عربیہ کے عین نصی واجماع خلفائے راشدین وصحابہؓ کے طریقہ والی ثبوت ہلال کی خبر کے مطابق برطانیہ میں عمل کئے جانے کے برطانوی علماء کے اجتماعی فیصلہ کو ''اجماع'' کا نام دئے جانے میں کوئی شرعی قباحت نہیں جبکہ اس میں نہ تو منصوص ثبوت ہلال طریقہ میں اجتہاد کے نام پر کسی تبدیلی کا فیصلہ کیا گیا اور نہ ہی اس منصوص طریقہ کے خلاف کوئی نیا طریقہ گھڑ آگیا بلکہ حدیث شریف **صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ** سے ثابت عموم مقام پر جمہور فقہاء کے مطابق اختلاف مطالع کا اعتبار نہ کرتے ہوئے مقامی جگہ (برطانیہ) سے باہر کی خبر پر فیصلہ کرنے کو ایک ایسے مخصوص مقام سے متوکد کیا گیا جہاں کا قانونی نظام خالص دینی وشرعی ہے اور ساتھ ہی یہ مرکزِ اسلام بھی ہے خاص کر ثبوت ہلال کے مسئلے میں دیگر ممالک کی بہ نسبت سو فیصد یہاں قرآن و رسول اللہ ﷺ اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت وطریقے پر (فلکیاتی حسابات اور اس کے امکان رویت قواعد کی شرط پر عمل کئے بغیر) شرعی ثبوت ہلال کے فیصلے ہوتے ہیں جبکہ دیگر ممالک خاص کر مراکش وساؤتھ افریقہ وغیرہ میں نصی حکم وثبوت ہلال کو غیر دینی وناجائز فلکی حسابات کے مفروض امکان رویت قواعد کے پائے جانے پر فیصلے کئے جاتے ہیں جس پر دارالعلوم دیوبند کیساتھ ساتھ دیگر دیوبندی بریلوی فتاوٰی میں بھی ایسے فیصلوں کو ناجائز اور اس پر عمل کرنے کروانے کو بھی ناجائز کہا گیا ہے

نصِ قرآن کی دو آیاتِ شریفہ، احادیث اور فلکیات کی شرعی حیثیت!

تفسیر مظہری **(۱)** آیت شریفہ **فلا اقسم بمواقع النجوم** (پ ۲۷ آیت ۷۵) اس آیت کے شانِ نزول پر بیان کیا گیا کہ ابن حاتم نے حضرت **ابو ہریرہؓ** سے روایت کیا کہ غزوہ تبوک کے موقعہ پر آپ ﷺ نے بارش کے لئے نماز پڑھ کر دعاء فرمائی اور بارش ہوئی ایک شخص جسے منافق سمجھا جاتا تھا اس سے ایک انصاری صحابیؓ نے کہا کہ دیکھو رسول اللہ ﷺ نے دعاء کی اور فوراً بارش ہوئی تو وہ بولا ہم پر تو **ایسے ایسے بچھتر** (فلکی حساب ڈائچہ) سے بارش ہوئی! **مسلم شریف**:۔ اس کی روایت میں حضرت ابن عباسؓ کے بیان کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا آج صبح کچھ لوگ شکر گذار ہوئے اور کچھ کافر نعمت (کیونکہ) بعض نے کہا یہ اللہ کی رحمت ہے جو اللہ نے عطا فرمائی اور بعض

نے کہا پچھتر (یعنی ستاروں کی گردش پر تقویم وفلکی حساب زائچہ) سچا ثابت ہوا(تفسیر مظہری ج ۱۲ص ۸۸) **(۲)** دوسری نص وآیت شریفہ **وتجعلون رزقکم انکم تکذبون** (س ۵۶ آیت ۸۲) ہے، اس آیت شریفہ کے تحت بیان ہے کہ مقام **حدیبیہ** جوکہ جدہ روڈ کے درمیان ،مکہ کے قریب **شمیسی** کے نام سے موسوم ہے وہاں آپ ﷺ نے صحابہ کو فجر کی نماز پڑھائی جبکہ **رات** کوبارش ہوچکی تھی ،نماز کے بعد لوگوں کی طرف رخ کرکے فرمایا ۔۔جس نے کہا کہ **اللہ** کے فضل ورحمت سے بارش ہوئی وہ تو مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا منکر ہے(یعنی ستاروں کی گردش کے فلکی حساب پر بارش ہونے کا منکر ہے)، اور جس نے کہا کہ **پچھتر** سے ہم پر بارش ہوئی **وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے**۔یعنی اس کا ایمان ستاروں کے فلکی حساب پر ہے(مظہری ج ۱۲ص ۸۷پ)، کیا مسلمان اپنے نبی ﷺ کی تردید کا متحمل ہوسکتا ہے؟!ہرگز نہیں تو پھر مذکورہ آیا**ت** واحادیث کے پیشِ نظر فلکی امکانِ رویت حساب زائچہ کوان نصوص کے خلاف دلیل بنانا ایمان کا کونسا جزء ہے؟!

ثبوتِ ہلال اورتحریفِ دین میں اہلِ کتاب کانصیحت آمیز تاریخی واقعہ!!!

قال ﷺ : لتتبعن سنن الذین من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلوا حجر ضب لاتبعتموھم قلنا یارسول اللہ الیھود والنصاری؟ قال فمن ؟ (رواہ مسلم) مسلمان تحریفِ دین کے حوالہ سے اسلام کی آمد سے پہلے ۳۵۸ء میں ہونے والے اہلِ کتاب کی تحریف کے تاریخی واقعہ کو بھلانہیں سکتے جب اسلام کی آمد سے تقریباً ڈھائی سوسال سے زیادہ عرصہ پہلے یہودی ربائی حائیل دوم نے ایلیا (بیت المقدس) کی اپنی اعلیٰ فقہاءعلماءکونسل کی کانفرنس میں اس میتونک سائکل حساب کے دلائل پر تورات کے الہیانہ پیغمبری ثبوتِ ہلال حکم وطریقہ میں اجتہاد کے نام پر تبدیلی کا سوچا اور ۹۰۰سال ماقبل ۴۳۱ق م میں گذرنے والے فلکی حساب کے موجد، بت پرست **میتون** کے مفروضہ نیوموں اوراس کے حسابی قواعد کی بنیاد پر تحریف کردی (یہ وہی قواعد ہیں جنہیں آج میتونک سائکل حساب سے پکارا جاتا ہے) مگر اسلام کی آمد پر ختم المرسلین ﷺ نے الٰہی وحیانہ حکم ومنصوصات سے دوبارہ اسے اصل شرعی طریقہ پر سن ۲ہجری میں بدل دیا، اب اسلام کی آمد کے چودہ سوسال بعد ایلیا اور یہودی فقہاءکونسل کے منحوس تاریخی واقعہ کی طرح مکۃ المکرمہ کے مقدس نام اور رابطہ کانفرنسکے از کیا ء کی عقول ومنطق کے حوالہ سے اسلامی نصوص میں تحریف وتبدیلی کی راہ ہموار کی جارہی ہے!اگر ایسا کیا گیا تو یہود ونصاریٰ کے منحوس واقعہ کی طرح ۔اسلامی تاریخ میں یہ بھی یہود واقعہ کے مثل ایک منحوس تاریخی تحریفی

غمناک واقعہ مرقوم ہوگا۔

تقدسِ حرمین شریفین،حقیقتِ تقدس اورخاتمۃ البیان

تقدسِ حرمین کے حوالے سے یہ بات بظاہر صحیح ہے کہ کوئی بھی مسلمان حرم کعبہ ومدینہ طیبہ کی بےعزتی کا سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ آخری پیغمبر (ﷺ) کے دین کی ابتداء یہیں سے ہوئی ہے اور یہیں سے اس کی انتہاء ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ کہ حرمینکا تقدس ان دونوں مقاما**ت** سے دینِ اسلام اور اس کے پیغمبر (ﷺ) کی وجہ سے ہے، اگرکوئی پیغمبر کے دین کے بجائے اس سے مخالف چلے گا تو یقیناً یہ شخص حرمین کے تقدس کو پامال کررہا ہے اگرچہ بظاہر یہ ان کی تعظیم وتکریم کا انکار نہیں کرتا !ہم دیکھتے ہیں کہ حرمین شریفین کے حامل والی سرزمین حرمین سعودی عربیہ پر مغربی قوانین کے بجائے اسلامی شریعہ کو حکماً وعملاً نافذ کئے ہوئے ہیں جس سے یہ مقدس سرزمین دنیا کی مادر پیدر آزاد طاقتوں کی آنکھوں کا کانٹا بنے سازشوں کا گھڑبنی ہوئی ہے،قسم قسم کے ایجنٹ اندرونی وبیرونی طور پر اسلام دشمنوں کے خادم بنے ہوئے ہیں ،عرب نوجوان نسل کو گانجی وشی بناکرانہیں دین سے اعتقاداً وعملاً ہٹانے کی بھرپور سازشیں جاری ہیں ،جن چھوپے طریقوں سے نشہ آور چیزیں مقدس سرزمین میں داخل کی جارہی ہیں آنکھیں اسے دیکھ کرحیران رہ جاتی ہے، پھرعرب نسل کی ان برائیوں کا کوڑہ کرکٹ ارضِ مقدس کے شرعی قوانین پرڈالا جاتا ہے جبکہ دشمنان اسلام اپنے ایجنٹوں کی خدما**ت** اور بدترین سیاسی چالوں سے خودکوان برائیوں سے مبرا رکھنے میں کامیاب رکھ کرخودا می مسلمانوں ہی سے حرمین شریفین کےوالیوں کو ہرقسم کی آزادی،سزاؤں،وہابی ازم،مسلک وغیرہ کی کسی شیطانی چال میں پھنستے ہیں تواس سے بلیک میل کرکے مکمل شرعی قوانین سے ہٹانے کی یہ چالیں چلتے ہیں،اسلام دشمنوں کے لئے تقدسِ حرمین اوران کی سرزمین کے حوالے سے یہ حربہ کیا کچھ کم ہے کہ مسلم دنیا کی اکثریت ماقبل اسلام کے فلکیاتی حساب جس کی تردید مرکزِ اسلام کے نبی (ﷺ) تک نے فرمائی ،اس کی چال میں پھنس کر پیغمبرِ اسلام کے ثبوت ہلال کے جس خالص دینی حکم کو نہ صرف عملاً بلکہ اعتقاداً تک بھلا چکے،سرزمین مرکزِ اسلام والے اس پرحتی

سے عمل پیراں ہیں، مگر معاف کیجئے گا! خود نامی مسلمان ہی اس مرکزِ اسلام، پیغمبرِ اسلام اور آپ کے احکامات کے تقدس کے خلاف دنیا کو سر پر اٹھائے حرمین شریفین کی نفرتوں میں اضافے میں مددگار بن رہے ہیں، بے شک حرمین سے اگر صاحب حرمین شریفین کے خلاف احکامات و سازشیں جاری ہوں تو اس کی دشمنی کا تو خود دین حکم کرتا ہے مگر یہاں تو معاملہ ہی اولٹا ہے جس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ بھی اسلام دشمن ایجنٹوں کے ہتھے چڑھ کر مرکزِ اسلام، سرزمین مرکز، پیغمبر اسلام (ﷺ) اور آپ کے احکامات کی مخالفت میں دشمن کے ہاتھ مضبوط کئے جا رہے ہیں!

تقدیسِ حرمین کے خلاف سازش میں یورپی ہسٹورین Tom Holland نے اپنی کتاب سے اور چینل 4 کو استعمال کر کے ایک بدترین تاریخی مثال قائم کی ہے، بہت سے مردودوں نے پیغمبر اسلام ﷺ اور آپ سے منسلک مقدسات پر بہت کچھ کیچڑ اوچھالا ہے مگر ان تمام میں نامی مسلمان ملعون رشدی کے بعد اگر کوئی نام لیا جائے تو یہ ٹوم ہولانڈ کا نام ہے جو اپنی سوچ میں دوسرے کذابوں میں لعین ترین ہے، اس کی شیطانی کمال کو دیکھئے جس نے اسلام کی جڑوں ہی کو مشتبہ و مشکوک بنا دیا؛ آخری پیغمبر (ﷺ) کی پیدائش مکہ میں، خود مکہ، مکہ سے ہجرتِ مدینہ، غارِ حراء، نزولِ وحی، قرآن وغیرہ پر اس کے مطابق کسی کا بھی تاریخی ثبوت نہیں! کہتا ہے کہ محمد نام پہلی مرتبہ آپ کی وفات کے سو سال بعد تحریر میں دکھائی دیا جبکہ عبداللہ بن زبیر نے سکہ پر کلمہ طیبہ آپ کی وفات کے پچاس سال بعد لکھ کر اس کا تاریخی ثبوت دیا اس سے پہلے کوئی نہیں جانتا تھا کہ محمد کون ہے، یہ دشمنِ اسلام "بکہ" کا حوالہ دیکر اسے ایک ہزار کیلومیٹر دور کے ایک ریگستانی شہر ابدا کو مکہ قرار دیکر سرے سے یہ اسلام کی پوری تاریخ اور حرمِ **مکہ** اور اس کے تقدس ہی کا انکار کر رہا ہے۔۔۔لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

اس واقعہ کو یاد دلانے کا مقصد یہ ہے کہ دینِ اسلام و مسلمانوں کے دشمن قسم قسم کے حربوں سے اسے مٹانے کی فکر میں ہیں اور مسلمانوں کا ہمدرد بنکر یہ انہیں دینی دنیوی بے پناہ نقصان پہونچاتے ہیں، ایسے میں نامی مسلمانوں کا مرکزِ اسلام میں جاری دینی احکام کے خلاف وار کرنا ایسے ملعونوں ہی کے ہاتھوں کو مضبوط کرنا ہوگا! لہٰذا غیروں کی سوچوں کو اسلامی نظریات میں **دخل** نہ بنائیں اور اپنی اور نئی نسل کے ایمان کو محفوظ رکھیں، آمین

خاتمۃ الکتاب

ضمیمہ

اسلام میں ماقبل اسلام کے نظریات کی تاریخ!

تاریخ کی اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد پہلی صدی ہجری گذرنے پر، اہلِ روم کی کتب کا ذخیرہ جو باطل، یونانی فلسفیانہ نظریات پر مبنی تھا اور جوگی اور جگیوں کی طرح خاص کر کونسٹنٹی نیوپول (قسطنطنیہ۔**استنبول** ترکی) کے عیسائی پادریوں نے سالہا سال سے اپنے دینِ عیسوی کی حفاظت کے خاطر حجرہ در حجرہ بند کئے رکھا تھا اور کسی کو پڑھنے کی اجازت نہ تھی (جیسے آپ ﷺ کی تعلیمات پر مسلم علماء و فقہاء کی جد و جہد جاری رہی)، انہی میں کی بعض کتب کے تراجم **عباسی** خلیفہ منصور (۱۳۶ھ) نے عربی میں کروائے جس سے اسلامی عقائد و ایمان بالغیب کے بالمقابل ملحدانہ و مہریانہ سوچ و نظریات کی بحثیں زور پکڑ گئیں اور بعد میں اس پر کئی باطل فرقوں نے بھی جنم لیا جو آج بھی امتِ مسلمہ کیلئے دردسر بنے ہوئے ہیں۔

منصور کے بعد اس کے پوتے ہارون رشید نے "بیت الحکمت" نامی ادارہ کھول کر اپنے دادا منصور کے کام کو آگے بڑھایا، اس کے بعد اس کے بیٹے مامون رشید نے مشرقی رومن پایہ تخت قسطنطنیہ کے بادشاہ کو دھمکی آمیز خط لکھا اور ان کتب کی مانگ کی (یہ وہی مشرقی رومن ایمپائر شہر ہے جس پر سلطان محمد فاتح نے قبضہ کر کے ۳ جون ۱۴۵۳ء کو اس کے لا صوفیہ چرچ میں جمعہ کی ادائگی کر کے اسے اسلام بول کا نام دیا جسے مصطفیٰ کمال پاشا نے ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو خلافت ختم کرتے ہوئے استنبول نام سے بدل دیا ہے) کہ جس پر بادشاہ نے اپنے بطریق، پادری کونسل اور درباریوں سے مشورہ کیا کہ کیا کیا جائے؟ جس پر کہا گیا کہ ہم نے یہ کتابیں اس لئے حجرہ میں بند کر دی تھیں تا کہ ان کے عام ہونے سے ہمارا دین برباد نہ ہو جائے، یہ ذخیرہ ہمارے کام کا نہیں اگر اسے "مسلمانوں کو دیدیا جائے تو بحیثیت ان کا دین برباد ہو"! دیدو! چنانچہ وہ ذخیرہ مامون کو بھیج دیا جس میں مشہور فلسفی حکیم بطلیموس مصری کی مجسطی بھی تھی، مامون نے ان کے تراجم کروائے اور مجسطی میں موجود چاند سورج کی گردش کے حسابات پا کر اس کا عربی نام "الشمس والقمر" ہی رکھ دیا! یاد رہے کہ بطلیموس کی پیدائش مصر میں "بطالسۂ مصر" (بطلیموس اول ۳۲۳ ق م سے قلوپطرہ ۳۰ ق م تک) کے حکمرانوں کے دور کے بعد ۹۰ء میں ہوئی ہے، اس نے ۱۲۷ء سے لیکر ۱۵۱ء تک اسکندریہ میں رہتے ہوئے اپنی کتاب مجسطی کی تیرہ جلدیں لکھیں!

جیسے کہ یہ ایک مشہور حقیقت ہے کہ ان فلسفیانہ کتب کے تراجم کے بعد مسلمانوں میں ملحدانہ نظریات پھیلنے لگے تو ان کی تردید میں علمائے اسلام نے اپنی عقلِ سلیم و زندگیوں کو قرآن و حدیث سے ثابت اسلامی عقائد و نظریات کی

صحت وبلا دلیل ثابت کرنے میں خرچ کردیں اور جو باتیں انسانی عقل کے ماوراتھیں انہیں کلام اللہ کی زبان الــــــذیــن یـؤمـنـون بـالـغـیـب پر ایمانی تقاضے کے مطابق خالق کائنات کی مرضی ومنشاء پر بلا دلیل آمنا وصدقنا کہتے ہوئے امت کو ایمان بالغیب پر قائم رہنے کی تلقین فرمادی۔

چونکہ سورج کے طلوع وغروب سے پانچوں نمازوں کے اوقات کی رہبری ہوتی ہے جو ہیں چاند کی گردش سے اسلامی ماہ کی تاریخوں کا پتہ چلتا ہے لہٰذا مسلم حکمرانوں نے ان حسابات کو نماز روزوں کی اسلامی ضرورت جان کر ان کی مزید ترقی کیلئے کوششیں جاری کردیں لیکن قرآنی وپیغمبرانہ تعلیمات کے مدِ نظر علمائے اسلام کا چاند کی رویت کو ان حسابات سے متعین کرنے میں اہلِ فن اور حکمرانوں سے ہمیشہ اختلاف رہا جن میں بشمول چاروں ائمہ مجتہدین ہونا وے فیصد فقہائے امت سب شامل رہے اور تب سے لے کر اب کے جدید ترقی یافتہ زمانہ میں بھی جبکہ انسان نے چاند پر قدم رکھ دئے اس کے باوجود ان حسابات کو فقہاء نے ایمانا جہاں تسلیم نہیں کیا وہیں اس کے بطلان پر ابتدائے اسلام سے اب تک کی چودہ سو صدیوں میں رویتِ ہلال کی گواہیاں، اہلِ فن کی تحقیق وتجربات نیز سائنس والوں کی طرف سے بار بار ان کی تھیوریاں ومفروضات بدلتے، کسی ایک تھیوری پر ان کے متفق نہ ہونے وغیرہ دلائل سے بھی ثابت ہو چکا کہ آپ ﷺ کے فرامین وقرآنی نصوص وفرامین رسول ﷺ ہی کامل ہیں انہی پر ایمان رکھا جائے جیسے خلفائے راشدین وصحابہ کا خالص آپ ﷺ ہی کے طریقے پر اجماع رہا۔

حسابی لوگ کہتے ہیں کہ مفروضہ نیومون کے وقت چاند نہیں دکھائی دے گا مگر دوسرے ماہرین کہتے ہیں کہ چاند اس وقت بھی دکھائی دے سکتا ہے اور ڈون جون یا جس نے بھی مفروضہ اجتماع شمس وقمر (Conjunctio) کے وقت چاند اور سورج کا عین ایک دوسرے کے سامنے ہونے کا جو مفروضہ طے کیا ہے غلط ہے بلکہ عین مفروضہ کنجنکشن کے وقت بھی یہ دونوں آمنے سامنے ہونے کے بجائے یک دوسرے سے ہٹ کر کچھ فاصلے پر ہوتے ہیں جس کا تعین ڈون جون (۱۹۰) نے ۷ ڈگری مفروض کیا ہے حالانکہ یہ فاصلہ اس سے بھی بہت کم ہے (دیکھو ذیل کی لنک ص ۲۸ سے ص ۳۲ تک ـــــ ہوم میجر مسلم ورلڈ قابلیت ـــــ http://www.hizbululama.org.uk/files/thuboot-e-hilaal.pdf ـــــ کی تحقیق)

مفتی رشید احمد لدھیانوی کے نزدیک فلکیاتی حساب کی شرعی حیثیت!

آپ نے لکھا:ـ ’’حسابات ریاضیہ وآلاتِ رصدیہ کے ذریعہ بھی تعیین کعبہ تو درکنار مسجد حرام بلکہ مکہ مکرمہ کے استقبال کا بھی یقین نہیں ہوسکتا مندرجہ وجوہ کی بنیاد پر (۱) فلکیاتی کتب میں سمتِ قبلہ کے قواعد تقریبی بیان ہوتے ہیں (نہ کہ تحقیقی) (۲) جن طریقوں کو تحقیق کہا جاتا ہے ہر مقام کے صحیح طولِ بلد وعرضِ بلد کے بالکل صحیح نکالنے میں ’’مشکل‘‘ ہے اور (۳) ایک مقام سے دوسرے مضافاتی مقام کے طولِ بلد وعرضِ بلد میں تفاوت کی وجہ بالکل صحیح سمتِ قبلہ نہیں نکالی

جاسکتی (صرف اندازاً حساب بتلایا جاتا ہے) (۴) بالکل صحیح تعیین فرض کر بھی لی جائے تب بھی عملی طور پر استقبالِ کعبہ یا مسجد حرام بلکہ استقبالِ مکہ کا بھی یقین نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ ایک بال برابر بھی انحراف نمازی کے رخ کو مکہ سے میلوں دور لے جائے گا۔ **آگے مزید فرمایا:** شبہات فلسفیہ وریاضیہ میں پڑنا شرعاً مذموم وموجب تشویش ہے۔ بسا اوقات ان تدقیقات میں پڑنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حضور ﷺ، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اور عامۃ المسلمین پر بدگمانی ہو جاتی ہے (احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۳۲۳،۳۲۴)

کیا برطانیہ یا کسی بھی ملک کے لئے صرف اس سے جاب شرق بلاد کی خبر ہی معتبر ہوگی؟!

(فتویٰ) حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی

آپ نے احسن الفتاویٰ میں یہ عنوان باندھا ہے: ’’جہاں ہمیشہ ابر کی وجہ سے رویت ممکن نہیں‘‘ اس کے ماتحت ایک سوال نقل کر کے اس کا جواب دیا ہے ملاحظہ ہو؛ سوال: برطانیہ میں ہر وقت ابر رہنے کی وجہ سے رویتِ ہلال ممکن نہیں تو رمضان وعیدین کا ثبوت کیسے ہوگا؟ بینوا توجروا۔ **الجواب:** ہلالِ رمضان کے لئے کسی ایسے ملک کے ریڈیو پر اعتماد کیا جائے جس کے بارے میں یہ یقین ہو کہ وہاں ’’قواعد شرعیہ‘‘ کے مطابق رویتِ ہلال کا فیصلہ ہوتا ہے خواہ یہ ملک کتنا ہی بعید کیوں نہ ہو، دوسری صورت یہ ہے کہ کسی معتبر عالم سے بذریعہ ٹیلیفون معلوم کر کے اسکے مطابق عمل کیا جائے بشرطیکہ آواز کی پہچان یا دوسرے ذرائع سے یہ معلوم ہو جائے کہ ٹیلیفون پر کون بول رہا ہے بندہ نے مسئلہ اختلاف مطالع پر انفراداً واجتماعاً بار ہا غور کیا ہر مرتبہ یہی نتیجہ نکلا کہ عند الاحناف بلاد بعیدہ میں بھی اختلاف مطالع غیر معتبر ہے، اور یہی قول ’’مفتی بہ‘‘ ہے ضرورت کے پیش نظر بلاد بعیدہ وقریبہ میں فرق کے قائلین کو بھی وسعت سے کام لینا چاہئے (احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۴۲۵) اھ

مفتی صاحب نے برطانیہ کے لئے کسی بھی ملک (بشمول سعودیہ) کی خبر پر عمل کے لئے صرف یہ شرط بتائی کہ اس ملک میں ’’قواعد شرعیہ‘‘ کے مطابق رویتِ ہلال کا فیصلہ ہوتا ہوا اور یہ بات مشہور ہے کہ ایسا ملک صرف سعودیہ ہی ہے ورنہ دوسرے ممالک کو چھوڑ کر ہر جگہ قواعد شرعیہ کے بجائے فلکیاتی حساب کے امکانِ رویت کی بنیاد پر ہر جگہ رویت کا فیصلہ ہوتا ہے!

دیوبندی، بریلوی سرخیل بزرگوں کے حرمین شریفین کے ثبوتِ ہلال پر عمل کے مستند فتویٰ

دیوبندی فاضل اعلیٰ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب

مسئلہ: آپ فرماتے ہیں کہ اگر کلکتہ (ہندوستان) میں چاند جمعہ کی رات کو نظر آیا اور مکہ میں خمیس (جمعرات) کی رات کو اور کلکتہ والوں کو پتہ نہ چل سکا کہ مکہ میں رمضان خمیس سے شروع ہو چکا ہے جب بھی ان کو اس بات کا پتہ چلے گا ان کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ عید مکہ والوں کے ساتھ منائیں اور پہلا روزہ قضاء کریں (کوکب الدری شرح ترمذی ص ۳۳۶) اھ، اعلیٰ حضرت دیوبندی فاضل کا یہ فتویٰ

اس بات کا غماز ہے کہ آپ کے نزدیک حرمین کی شرعی خبر ہندوستان والوں کو یا دنیا میں کہیں پر بھی پہونچے تو انھیں اس پر عمل کرنا ضروری اور چھوٹے ہوئے روزہ کی قضا بھی لازم

بریلوی اعلیٰ حضرت فاضل بریلی مولانا احمد رضا خان صاحب

مسئلہ ۲۳۰: از بہرائچ۔۔**سوال**: اگر رمضان شریف کا چاند مکۂ معظمہ یا ہندوستان سے دور دراز ملکوں میں ۲۹ شعبان کو ہوا اور مثلاً بہرائچ میں اس تاریخ کو چاند نظر نہ آیا بلکہ ۳۰ شعبان کو چاند ہوا، کیا اس صورت میں بہرائچ کے باشندوں کو ایک روزہ کی قضا علم و واقفیت قطعی ہونے پر لازم آتی ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے صورتِ مذکورہ میں قضا ایک روزہ کی لازم نہیں اس لئے کہ جب قریب ملک میں چاند نظر آئے تو اس کا اعتبار ہے دور ملک کا اس بارے میں اعتبار نہیں، عمرو کا قول اس کے برخلاف ہے یعنی وہ قضا لازم ہونے کا التزام کرتا ہے۔ **الجواب**: عمرو کا قول (کہ ہند سے دور دراز ملک مکۂ معظمہ میں ۲۹ کا چاند ہو گیا تو بہرائچ والوں کو ان کے ساتھ روزہ نہ رکھنے کی بنا پر ایک روزہ کی قضا کرنا لازم ہے) صحیح ہے ہمارے ائمہ کرام کا مذہب صحیح و معتمد یہی ہے کہ رویت ہلال رمضان و عید اختلاف مطالع کا کچھ اعتبار نہیں، اگر "مشرق میں رویت ہو تو مغرب پر حجت ہے، اور مغرب میں ہو تو مشرق پر" مگر ثبوت بروجہ شرعی چاہئے (اس کے بعد) آپ اختلاف مطالع کے عدم اعتبار پر دلائل کا حوالہ دیتے ہوئے نقل فرماتے ہیں "اختلاف المطالع غیر معتبر علی المذہب وعلیہ اکثر المشائخ وعلیہ الفتوی الخ اھ، اعلیٰ حضرت فاضل بریلی کے فتاوی رضویہ ج ۱۸ سے یہ فتویٰ اس بات کا غماز ہے کہ حرمین شریفین کی شرعی خبر ہندوستان والوں کو یا دنیا میں کہیں پر بھی پہونچے تو آپ کے نزدیک انھیں اس پر عمل کرنا ضروری اور چھوٹے ہوئے روزہ کی قضا بھی لازم

مضمون میں مذکور لنکس کے علاوہ مزید معلومات کے لئے ذیل کی لنکس دیکھی جا سکتی ہیں

(28) سعودیہ سے فتویٰ

http://www.hizbululama.org.uk/highlights/1432ah/ramdan/1_Fatawa_from_SAUDI.pdf

(29) سعودیہ سے مکتوب http://www.hizbululama.org.uk/letters_of_saudi_arabia.php

(30) اردو مضمون http://www.hizbululama.org.uk/articles/urdu/africa.htm

(31) گورنر مدینہ و علماء کے نام مکتوب http://www.hizbululama.org.uk/highlights/Europian_urdu.pdf

(32) عید کے چاند کے بارے میں اردو مضمون

http://www.hizbululama.org.uk/highlights/1432ah/shawwal/Eid_ke_chand_ke_bare_me_shukuk_shahadt.pdf

(33) کیا سعودیہ نے ثبوت ہلال کے لئے چاند دیکھنا بند کر دیا؟!

http://www.hizbululama.org.uk/highlights/1432ah/ramdan/Sharee_Rasmi_date_and_Civil_Ummul_Qura_at_S.pdf

(34) فلکیات مفتی لاجپوری

http://www.hizbululama.org.uk/highlights/Thuboote_Hilal_Falakiyyat.pdf

(35) عینی شاہد موڑ سے چاند کی رویت

http://www.hizbululama.org.uk/highlights/Testimony%20for%20the%20Hilal%20of%2

(36) سعودیہ میں رویت ہلال اور ایرانی ایجنسی کا پروپیگنڈہ

http://www.hizbululama.org.uk/highlights/1432ah/shawwal/The_Astronomical_Society_pledges_not_to_stir_opinion_URDU.pdf

(37) http://www.hizbululama.org.uk/other_fatawa_hilal.php

(38) تیونس کے ہلالیوں کا فتویٰ

http://www.hizbululama.org.uk/highlights/1432ah/shawwal/Ramdan_wa_Eid_main_Ittihad_Ka_Masala.pdf

(39) حدیث ذکاۃ و مولانا سعید احمد پالنپوری

http://www.hizbululama.org.uk/highlights/Hadis_jannat_nahi.pdf

(40) http://www.hizbululama.org.uk/files/Tuhfatul_Almaea_by_M_S_Palanpuri_and_D_Deoband.pdf

[redacted]

نبی کریم ﷺ کی ہر بات و دینی احکام، نصوص کا تعلق ختم نبوت کے عقیدہ سے ہے

اہل ایمان کو چاہئے کہ وہ اپنے "ایمان بالغیب" پر دعوے کی حدود کو غیر دینی نظریات سے محفوظ رکھے اور صاحب شرع ﷺ کی حدیث پاک من تشبہ بقوم فهو منهم کو مدِ نظر رکھ کر ما قبل اسلام اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے جو جو احکامات آپ ﷺ نے باقی رکھے ان کے علاوہ کسی کو اختیار نہ کرے نہ ان کی نقل کرے

وماعلینا الاالبلاغ اللهم صلّ وسلم علی حبیبک محمد وعلی آله وسائر الصحابة اجمعین و من تبعه الیٰ یوم الدین، وصلی الله علی النبی الامی الكريم وعلیٰ آله وصحبه اجمعین و من تبعه الیٰ یوم الدین

شائع کردہ : مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ [redacted]

Email: info@hizbululama.org.uk / www.hizbululama.org.uk

http://www.hizbululama.org.uk/articles/english/Shawwal.pdf

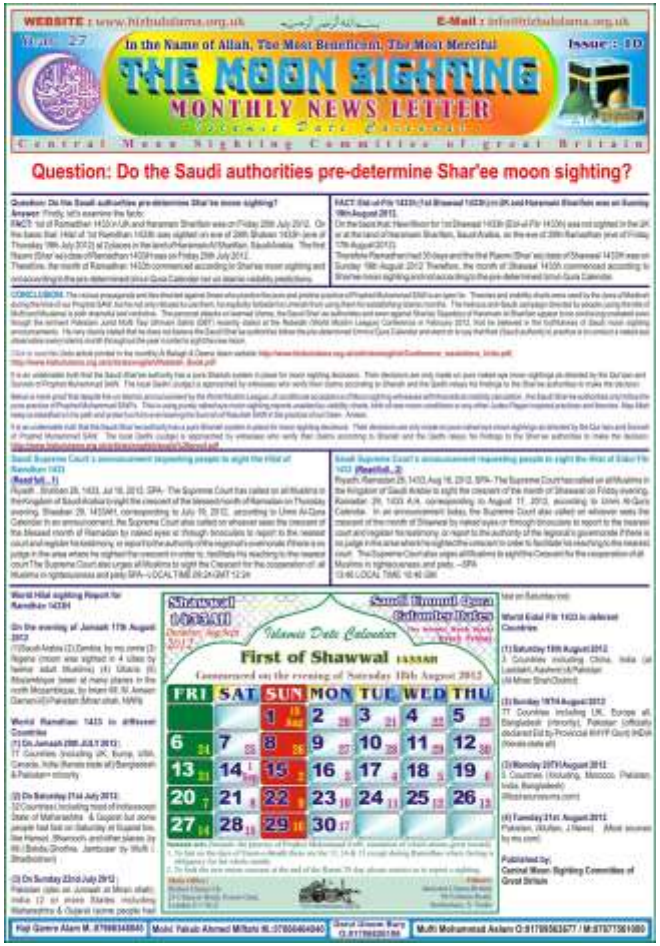

WEBSITE : www.hizbululama.org.uk

E-Mail : info@hizbululama.org.uk

Year : 27

In the Name of Allah, The Most Beneficent, The Most Merciful

Issue : 10

THE MOON SIGHTING

MONTHLY NEWS LETTER

Central Moon Sighting Committee of great Britain

Question: Do the Saudi authorities pre-determine Shar'ee moon sighting?

First of Shawwal 1433AH

FRI	SAT	SUN	MON	TUE	WED	THU
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30			

http://www.hizbululama.org.uk/articles/english/Shaban.pdf

THE MOON SIGHTING

MONTHLY NEWS LETTER

First of SHABAN 1433AH

FRI	SAT	SUN	MON	TUE	WED	THU
						1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29